حضور سرورِ کونین ﷺ کے میلاد شریف کی محافل کی
بارہ نقابتیں
بمع طریقۂ نقابت
گدائے کوئے مدینہ
حافظ قاری محمد نوید شاکر چشتی
مکتبہ زین العابدین

حضور سرورِ کونین ﷺ کے میلاد شریف کی محافل کی

بارہ نقابتیں

بمعہ طریقہ نقابت

گدائے کوئے مدینہ

قاری محمد نوید شاکر چشتی

مکتبہ زین العابدین۔ لاہور

0315-4300213

ضابطہ :

نام کتاب بارہ نقابتیں

مرتب قاری محمد نوید شاکر چشتی 03004300213

تاریخ اشاعت اول: جنوری 2008 بمطابق ذوالحج ۱۴۲۸ھ

دوئم: فروری 2010 بمطابق صفر المظفر ۱۴۳۰ھ

تعداد 1100

کمپوزنگ علوی گرافکس (لاہور) 6825541, 8573384

پرنٹنگ

قیمت 260/- روپے

رابطہ

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
دربار مارکیٹ لاہور

مکتبہ قادریہ
دربار مارکیٹ لاہور

کرمانوالہ بک شاپ
دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

نیو منہاج بک شاپ
دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

مکتبہ غوثیہ ہول سیل
کراچی

اظہار القرآن
اردو بازار لاہور

نوری کتب خانہ
دربار مارکیٹ

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز
داتا دربار مارکیٹ لاہور

مکتبہ نظامیہ کتاب گھر
اردو بازار لاہور

مکتبہ نبویہ
دربار مارکیٹ لاہور

احمد بک کارپوریشن
راولپنڈی

غوثیہ کتب خانہ
اردو بازار گوجرانوالہ

چشتی کتب خانہ
فیصل آباد

مکتبہ امام احمد رضا
کری روڈ راولپنڈی

فہرست

انتساب

میں اپنی اس کاوش بارہ نقابتیں کو..... محبت کی خوشبوؤں کو حضور سرورِ کونین ﷺ کے غلاموں میں بکھیرنے والے......اور مدینہ شریف کے گداؤں کو تبرکات بے مثال کی زیارت کروانے والے......عاشقِ رسول، سفیرِ عشقِ رسول، حاجی محمد افتخار شاہد صاحب کے نام کرتا ہوں......اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل خوشبوئے مدینہ (آف فاروق آباد) کی بہاروں کو اسی طرح راحتِ جاں کا سبب بنائے رکھے آمین

حضور ﷺ کے نام لیواؤں کیلئے

حقیقت تو یہ ہے کہ!

جس دل میں مدینے کے ارمان مچلتے ہیں
سو بار خزاں آئے ہوتا نہیں ویرانہ

گدائے مدینہ

قاری محمد نوید شاکر چشتی

چند باتیں پیار کی

ممتاز نعت گو شاعر الحاج محمد رفیق ضیاءؔ قادری

نقابت لفظوں کے استعمال اتار چڑھاؤ اور آواز کے بارعب اثرات سے ایک فن کی شکل اختیار کر گئی ہے محافل نعت میں فن نقابت کے میدان میں جہاں بڑے بڑے نام آتے ہیں جیسے صاحبزادہ تسلیم احمد صابری، قاری محمد یونس قادری، افتخار احمد رضوی، جناب عابد حسین خیال صاحب

ان ناموں کے ساتھ جڑا ہوا ایک نام محترم ومکرم قاری محمد نوید شاکر صاحب ہیں جن میں ہمہ وقت بہت سی خوبیاں پائی جاتی ہیں یعنی کہ قاری صاحب ایک بہترین قاری ہیں، ایک اچھے خطیب ہیں، اور ایک نعت گو شاعر ہیں اور یہ بھی یاد رہے کہ قاری صاحب نقابت اور خطابت پر لکھنے کے حوالے سے ایک بہترین مصنف ہیں کسی نقیب یا نعت خواں کے موضوعات کا نام زیادہ ہو یا کم ہو اس کا تعلق آج کے دور میں کوالٹی سے نہیں ہے قاری محمد نوید شاکر صاحب ایک کوالٹی مین ہیں لفظ وتلفظ اور ادائیگی کے فن سے خوب واقف ہیں میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ سرکار دو عالم ﷺ کی ذات پاک کا صدقہ اللہ رب العزت قاری محمد نوید شاکر صاحب کو دین ودنیا کی دولت سے مالا مال فرمائے قاری صاحب جتنی فن نقابت وخطابت کی خدمت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ اس کا اجر عطا فرمائے...... آمین

تجھے زیارت حضور ﷺ کی نوید ملے
اور یہ نعمتِ عظمیٰ تجھے مزید ملے

نعت خواں ونعت گو شاعر
الحاج محمد رفیق ضیا قادری
(مصنف کتاب لکیاں نیں موجاں)

دورِ حاضر کا اختر سدیدی

انسان ہمیشہ تین چیزوں سے پہچانا جاتا ہے

(۱) حسب (۲) نسب (۳) کسب

لیکن اس وقت میں نمبر 3، یعنی کسب پر کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں کسب بمعنی کام اچھا کام ہی انسان کو بڑا نام دینے میں معاون ثابت ہوتا ہے...... ہر شعبہ ہائے زندگی میں مختلف لوگوں نے کارنامے سرانجام دیئے ہیں...... جن کی وجہ سے تاریخ نے اپنے صفحات پر اُن کو بڑے اور معتبر ناموں کے طور پر جلی حروف میں جگہ دی ہے ان لوگوں کا کام صرف قوموں کا اثاثہ اور ورثہ ہی نہیں بلکہ مشعل راہ بھی ہے...... اور منزل کا تعین بھی ہے...... بالکل اسی طرح میری موضوع سخن شخصیت عاشق رسول...... گدائے درِ بتولؓ جناب عزت مآب قاری نوید احمد شاکر چشتی صاحب نے بھی وہ کام کیا ہے جس سے نہ صرف اپنے بلکہ غیر بھی فیضیاب ہو رہے ہیں جو کام "الحاج اختر سدیدی" نے شروع کیا اس کو نقطۂ عروج بلاشبہ قاری نوید احمد شاکر چشتی صاحب نے دیا ہے۔

"دنیائے نقابت کے درخشندہ ستارے" وہ تصنیف ہے جس نے بلا مبالغہ نقابت کی دنیا میں انقلاب برپا کر دیا ہے پاکستان میں اس حوالے سے پہلی کتاب نوجوان نسل کی توجہ کا مرکز بنی ہے...... جو لڑکے مذہب یا مذہبی لوگوں سے دور بھاگتے تھے اب نقابت سیکھنے کیلئے جوق در جوق اساتذہ کی طرف رجوع کر رہے ہیں...... جس کی واضح مثال میرے اپنے شاگردوں کی تعداد میں بیش بہا اضافہ ہے...... یہ سارا کریڈٹ بے لوث اور بے غرض شخصیت جناب قاری نوید احمد شاکر چشتی کو جاتا ہے یہ

کریڈٹ بے لوث اور بے غرض شخصیت جناب قاری نوید احمد شاکر چشتی کو جاتا ہے یہ وہ مصنف ہے جس نے اس فن کو متعارف کروانے کیلئے اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیا ہے مگر پیچھے نہیں ہٹا جبکہ وہ بہترین عالم دین اور خوبصورت خطیب ہیں چاہیں تو بہت کچھ کما سکتے ہیں مگر انہوں نے پیسے سے زیادہ محبت رسول ﷺ اور عزت نفس کو ترجیح دی اور یہ کتاب ''بارہ نقابتیں'' لکھ کر انہوں نے نقیب حضرات کو جاودانی زندگی دی جس کا احسان کوئی نقیب بھلا نہیں سکتا...... بقول اقبالؒ

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

میری مصروفیت کی وجہ سے اور ٹائم کم دینے کی وجہ سے ہوسکتا ہے قبلہ قاری صاحب مجھ سے خفا بھی ہوں مگر میں اُن کی خدمات کے اعتراف میں اُن کو ''دور حاضر کا اختر سدیدی'' ہونے کا خطاب دیتا ہوں جو یقیناً اُن کی خدمات کے صلہ میں ایک خوبصورت نذرانہ ہے اور نقیب حضرات کیلئے پاکستان بھر میں ''قاری نوید احمد شاکر'' ایوارڈ کے اجراء کی سفارش کرتا ہوں تاکہ یہ نام ہمیشہ اپنے کام کی طرح تابندہ و روشن رہے...... آمین!

دعا گو:

ڈاکٹر طاہر عباس خضر کھچی

0300-7703317

نقابت کسے کہتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور اس اتنے عظیم اعزاز بے مثال کے بعد اس انسان کو اپنی بے شمار نعمتیں عطا کیں ان نعمتوں میں سے جن نعمتوں کا مشاہدہ ہر وقت انسان کرتا ہے مثلاً ہاتھ عطا کیے پکڑنے کیلئے، پاؤں عطا کیے چلنے کیلئے ......دماغ عطا کیا سوچنے کیلئے......کان عطا کئے سننے کیلئے......زبان عطا کی بولنے کیلئے، یہ ایسی نعمتیں ہیں......خدانخواستہ ان میں سے ایک بھی چھن جائے تو انسانی زندگی ادھوری ہو جاتی ہے......اور زبان جیسی قیمتی نعمت جس نے انسان کے مقصد زندگی کو چار چاند لگا دیئے ہیں......اسی لئے تو کہا جاتا ہے کہ انسان کی دانائی اس کی زبان کے نیچے پوشیدہ ہے......اور زبان سے ہی انسان احسن طریقے سے اپنا اظہار مافی الضمیر کرتا ہے بحر حال گفتار کا اصل حسن زبان کا صحیح استعمال ہے، میرا موضوع تحریر ہے ''فن نقابت'' اس بات کی حقیقت سے تو آج کے دور میں کوئی بھی انکار نہیں کرتا کہ ''فن نقابت'' بے شک ایک علمی ...... تجزیاتی اور ظاہری تجرباتی موضوع ہے......اور وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ اب اس فن نے کمال کا عروج حاصل کر لیا ہے، پہلے تو یہ دیکھنے میں آتا تھا کہ جہاں بھی کوئی جلسہ، کوئی محفل، کوئی مشاعرہ، کوئی بزم، کوئی مجلس ہوتی تو اس محفل اور مجلس میں ایک بندہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیتا ہے......اور اب اس نظامت کے کردار کو ناظم اور نقیب کا عہدہ دیا جاتا ہے اسٹیج سیکرٹری اور ناظم نشر گاہ کے ذمے ماحول کو ہر طریقے سے ذوق سے سجا ہوا

شاعر، سے پہلے اس کے مزاج کے مطابق ماحول کو بنانا ہوتا ہے، اور اچھے باوزن اور خوشامد سے پاک الفاظ سے ہر نئے آنے والے مہمان کا تعارف اہل مجلس کو کروانا ہوتا ہے، نقابت ایک سلجھا اور نکھرا ہوا فن ہے جس کو صحیح طریقے سے اپنانا اور نبھانا ہی اس کے حسن کو برقرار رکھ سکتا ہے...... لفظ لفظ پر محتاط اور حاضر دماغ رہنا پڑتا ہے اور اگر نقیب یعنی نقابت کے فرائض سرانجام دینے والے کا دامن اس اصول سے ہٹ جائے تو پھر نقابت کا حسن اور وقار مجروح ہو جاتا ہے ایک نقیب کو جس طرح کے سامعین کے سامنے بولنا ہے ان کے ذہن، ان کے علاقائی ماحول کے مطابق گفتگو کرنے کی کوشش ہی اس فن کو اپنانے والے نقیب کی ڈیوٹی کے حسن کو برقرار رکھ سکتی ہے ایک نقیب کے لئے یہ بے حد ضروری عمل ہے کہ وہ کسی محفل میں نقابت کی ڈیوٹی پیش کرنے کے علاوہ بھی اچھی گفتگو کرنے اور اچھی گفتگو سننے کا عادی ہو اس فن سے وابستہ انسان اس عمل سے نکھار پائے گا اور یہ بات بھی یہاں قابل ذکر ہے کہ نقیب صرف چند الفاظ رٹ کر سامعین سے داد، دولت وصول کرنے کو ہی اپنا مقصد نہ سمجھیں کیونکہ ایسا ذہن رکھنے والے لوگ اکثر حقیقت اور روحانیت سے میلوں دور ہو جاتے ہیں نقابت جیسے ایک معروف فن سے وابستہ نقیب کو اپنے منصب اور عہدے کا پاس رکھنا بے حد ضروری ہوگا کیونکہ اس نے کم وقت کے اندر سننے والوں کو اللہ اور اسکے رسول کی محبت کی باتیں عبادت سمجھ کر سنانا ہوتیں ہیں اور یہ بھی ایک ادبی اصول ہے کہ موقع محل کے مطابق ہی گفتگو کی جائے کیونکہ نقابت ایک ایسے فن کا نام نہیں ہے کہ جس میں چند ٹوٹکے رٹ کر عوام کو سنائے جائیں اور داد و دولت کی حرص کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے...... اکثر نقابت کے قواعد وضوابط سے ناواقف نقباء حضرات کو دیکھا گیا ہے کہ وہ بات شروع

کسی ماحول اور موضوع کی کرتے ہیں، ان کا عنوان گفتار اور حسن گفتار کوئی اور موضوع ہوتا ہے مگر وہ اپنے ذہن کے مطابق بات سے بات کی بے وزن کڑی ملاتے ہوئے اس محفل کی ضروری گفتگو سے کافی دور ہٹ جاتے ہیں اور بڑے سے بڑا دعویٰ کرتے ہوئے بھی ذرہ برابر جھجک محسوس نہیں کرتے بلکہ یوں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بولنے کی اتنی خوبصورت دولت بخشی ہے کہ اگر میں چاہوں تو صرف ایک گھنٹہ ہی نہیں کئی گھنٹے گفتگو کر سکتا ہوں...... استغفر اللہ

میرے بھائیو اور بہنو!

یہ نقابت تو مہذب اور عاجزی کا پیکر ایک فن ہے جس میں اپنی نفی کر کے کسی اپنے سے اچھے کو اچھے ماحول میں اچھے الفاظ سے پیش کیا جائے، فن نقابت کے قواعد سے واقف لوگ اس بات کو بخوبی جانتے ہیں کہ فن نقابت سے وابستہ ایک نقیب کے لئے اسلامی طریقہ گفتگو ضروری ہونا چاہیے...... اور نقیب میں حافظہ کی قوت تخیل کی پرواز اور اچھے انداز میں اظہار مافی الضمیر کرنے کی صلاحیت اور باشعور طریقے سے صحت استدلال کی دولت ہونی چاہیے، فن نقابت کی یہ ڈیمانڈ ہے کہ اس فن سے وابستہ بندہ قوی حافظہ رکھنے والا، زکی الطبع، شریف الطبع اور سلیم الطبع ہو...... نقابت اس چیز کا قطعاً نام نہیں ہے کہ نقیب چند جملے بغیر کسی ترتیب کے بیان کرنا سیکھ لے اور خود کو یہ سمجھے کہ اب مجھے کسی کی اصلاح و تربیت کی ضرورت نہیں یاد رکھیے ایسا تصور رکھنے والے نقباء کا ایسا تصور اکثر اوقات صرف غلط بات کی طرح نشانہ تنقید بن جاتا ہے... نقیب اور فن نقابت سے وابستہ نقباء حضرات کو انتہائی سلیس اور سادہ گفتگو کو خوش ادائیگی کا جامہ پہنا کر سننے والوں کے سامنے پیش کرنا چاہیے، کسی بھی مذہبی

اجتماع میں بولنے کو وہ چاہے نقیب ہوں یا خطیب، ان کو اپنے فن سے وفا کرتے ہوئے نبی ﷺ کے انداز گفتگو سے روحانی فیض حاصل کرنا چاہیے، کہ جن کا انداز گفتگو اتنا حسین اور انتہائی شگفتہ ہوتا کہ کبھی بھی آپ ﷺ کی صحبت بابرکت میں بیٹھنے والے کو آپ ﷺ کی زبان مبارک سے نکلا ہوا ایک ایک جملہ......ایک ایک لفظ......ایک ایک حرف اکتاہٹ کا شکار نہ ہونے دیتا اور زبان مبارک سے جو بھی کلمات حسین نکلتے وہ اس طرح محبت اور شگفتگی کی چاشنی سے لبریز ہوتے کہ ہر سننے والے کے دل میں اتر جاتے......تو آج اگر نقیبان محفل کے ہاتھ میں کسی حد تک ہمارے مذہبی جلسوں اور محفلوں کی اگر باگ ڈور ہے تو ان کو اپنے عہدے کی پاسداری کرتے ہوئے محفل میں نقابت کی خدمت سرانجام دینے کو ایک اچھی اور حقیقت برمبنی باخلوص نیت سے عبادت سمجھتے ہوئے محافل میلادِ سرکار ﷺ میں اس ڈیوٹی اس نوکری کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے...... جب ہر پرانے اور نئے نقیب محفل کے دل ودماغ میں یہ بات اتر جائے کے ہم نے تو صرف کوشش کرنی ہے اصل تو یہ سعادت اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور سید دوجہاں ﷺ کی نگاہ کرم سے ہی حاصل ہو رہی ہے تو میرے خیال میں یہ بات اور یہ ایک حسین ضابطہ ذہن میں بٹھا لینے سے نقابت جیسا فن ہمیشہ کیلئے تکبر اور خود نمائی سے دور ہو جائے گا اور اس بات پر عمل کر کے ہی نظامت ونقابت کے فرائض سرانجام دینے والے ناظم محفل یا نقیب ہی اپنے سننے والوں کو بتا سکتے ہیں کہ اس طریقے کو نقابت کہتے ہیں۔

محفل اور نقابت کا حسن

یہ ایک واضح بات ہے کہ ایک خوبصورت انسان کے حسن میں ایک خوبصورت لباس اضافے کا سبب بنتا ہے..... خوبصورت لباس پہننے کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ جس نے یہ لباس پہن رکھا ہے وہ خوبصورت نہیں بلکہ ایسے خوبصورت حسین و جمیل کے حسن کو ایک خوبصورت کپڑا اس کے حسن کو دوبالا کرتا ہے جس طرح ایک اچھا اور خوبصورت کپڑا کسی حسین کے حسن کو دوبالا کرتا ہے اسی طرح نقابت بھی ایک حسین فن ہے اور ایک اچھا بولنے والا نقیب اس کے حسن میں اضافے کا سبب ہوتا ہے اور ایک محفل ایک جلسے کا حسن...... جہاں ایک اچھا بولنے والے نقیب محفل کا محتاج ہوتا ہے اسی طرح سے اچھا اور پختہ انداز گفتگو سننے والے سامعین بھی محفل کو چار چاند لگا دیتے ہیں، کیونکہ اگر ایک محفل یا کسی جلسے میں بیٹھے لوگوں کا ذوق اس طرح کا ہے کہ وہ بڑی تیز گفتگو سننا پسند کرتے ہیں تو یعنی ان کا مقصد یہ ٹھہرا کہ نہ ہی تو یہ ہمارے سامنے بولنے والا نقیب زبان اور دماغ کے مضبوط ترازو میں اپنے الفاظ کو تول سکے اور نہ ہی اسکی کوئی بات ہمارے لئے قابل غرض ہے، بس محفل میں آتے ہیں اور دو چار نعرے بلند کرتے ہیں اور گھر کا راستہ لیتے ہیں تو میری ایسے بھائیوں سے گزارش ہے کہ واللہ اس چیز کا مقصد قطعاً یہ نہیں کہ اس محفل میں نقابت، خطابت کے فرائض نبھانے والے کے ذمے بھی ذمہ داری نہیں اور نہ ہی آپ سننے والوں پر کوئی دینی اور مذہبی وابستگی کی ذمہ داری ہے بلکہ یہ تو ایک بڑا پاکیزہ اور پیکر شرافت فن ہے کہ سب سننے والوں میں سنانے والا اس غرض سے کھڑا ہو کہ میں نے ان اپنے سامعین و سامعات کو کچھ دین کی

باتیں دامن میں دے کر بھیجنا ہے اور سننے والوں کی بھی ایک بہت بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ ہم نے بھی اپنی عقل اور سوچ وفہم کے مطابق اس بات کو سننا ہے، سوچنا ہے اور اپنے دائرہ عمل میں شامل کرنا ہے...... کچھ نقیبان محفل کی عادت ہوتی ہے کہ وہ لچھے دار کلام محفل میں پڑھتے ہوئے بہت خوش رہتے ہیں اور ایسے نقیبان محفل کے چاہنے والے بھی ان لچھے دار کلاموں کے پڑھنے کی ہی بار بار چٹ بھیج کر فرمائش کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور پھر اگر محفل میں موجود کوئی مستند عالم دین ٹوک دے تو نقیب محفل بھی ناراض اور سامعین محفل بھی ناراض ہوتے ہیں...... تو ایسے اعتراضات سے بچنے کے لئے میری نقیبان محفل اور سامعین محفل سے ایک عاجزانہ گذارش ہے کہ ایسے سامعین اپنے سامنے اسٹیج پر محفل میں نقابت کرنے والے نقیب محفل کو نہ ہی تو کوئی ایسی فرمائش کریں اور اگر سامعین میں سے کوئی صاحب ایسی فرمائش کر بھی دے تو ایک فن شناس نقیب محفل پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ یہ سوچ سمجھ کر فرمائش پوری کریں کہ آیا یہ جس کلام کو پڑھنے کی خواہش ایک فرمائش کی صورت میں میرے سامنے آئی ہے کیا یہ پیش کرنے سے محفل کا حسن اور نقابت کا حسن اور شخصی وقار برقرار رہے گا یا نہیں اور اگر محفل کے ذوق کے حسن اور فن نقابت پر اسے ایسے لچھے دار بے معنی کلام پڑھنے سے کوئی بھی حرف تنقید اور انگشت اعتراض بلند ہوتی ہے تو ایسے مرحلوں سے گزرنے والے نقیب حضرات سے یہی گذارش ہے کہ وہ ہرگز ایسی کوئی فرمائش پوری نہ کریں تاکہ محفل کے ذوق کا حسن اور نقابت کا حسن قائم رہ سکے

نقیب کیلئے مواد کی حیثیت

راقم الحروف نے اس فن نقابت سے وابستگی کے پچھلے پندرہ سالوں میں یہ مشاہدہ کیا ہے کہ ہر نقیب محفل کی کوشش ہوتی ہے کہ میں زیادہ سے زیادہ اچھا پڑھوں اور سامعین سے ڈھیروں داد وصول کروں مگر اس بات کی طرف بھی تو توجہ دینی چاہیے کہ اچھے اور ادبی اہل زبان لوگوں میں بولنے کیلئے اور ان سے داد و دعا کی دولت حاصل کرنے کے لئے مواد بھی اچھا ہونا ضروری ہے اگر مواد سامعین کے ذوق کے مطابق نہیں تو اس سے داد و دعا کیا حاصل ہونی ہے؟ بلکہ نقل کر کے کسی کے جملے بولنے والا نقیب اپنی پہچان ہمیشہ کے لئے دفن کر بیٹھتا ہے ایک مشاق اور اچھا بولنے والے نقیب محفل کے لیے اچھے اور بہترین مستند علمی مواد کا ذخیرہ ہونا اتنا ہی ضروری ہے کہ جتنا منہ سے بولنے کیلئے زبان کی اہمیت ہے یعنی قوت گویائی ضروری ہے کیونکہ سامعین سے تادیر گفتگو کرنے والے نقیب وہی ہوتے ہیں کہ جن کے پاس اچھے مواد کا خزانہ اسٹاک کی صورت میں پڑا ہوتا ہے...... کچھ میرے بھائیوں نے تو بس دیکھا دیکھی نقابت کی دنیا میں شہرت حاصل کرنے کے لئے خود کو کسی بڑے نقیب کا شاگرد ہونا ظاہر کیا ہوا ہے حالانکہ ان حضرات کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ کسی بڑے نقیب کا شاگرد ہونا یا خدمتگار ہونا ہی آپ کے ایک اچھا نقیب ہونے کی دلیل نہیں ہے ایسے نقیبان محفل کو یہ چاہیے کہ وہ خود اپنے اندر یہ صلاحیت پیدا کریں کہ اپنے پاس اچھی مذہبی مستند کتابوں کا ذخیرہ کریں اور ان کتابوں میں تفاسیر و احادیث مبارکہ، تاریخ، سیرت طیبہ، عظمت صحابہ کرام، مقام اہلبیت، شان اولیاء کرام، سلجھی اور مستند شعرا کی شاعری جیسے

موضوعات کی کتابیں شامل ہوں اوران سے مواد لینے کا طریقہ کامل یہی ہے کہ قرآن پاک کی آیت مبارکہ کو عنوان گفتگو کے طور پر یاد کیا جائے اور یہ بھی یاد رکھا جائے کہ جو آیت مبارکہ عنوان گفتگو کے طور پر یاد کی ہے اس کے صحیح تلفظ سے بھی آگاہی ہو اور اگر تلفظ غلط کر کے قرآن پاک کی کوئی بھی آیت مبارکہ پڑھی گئی تو یہ کھلا گناہ ہے اور آپ نقیب حضرات سرکار مدینہ ﷺ کے ذکر پاک کی محفل میں ایسا نہ ہو کہ نیکی کے طالب ہو کر گناہ ہی کرتے رہیں اور کبھی کبھار ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ اکثر نقیب حضرات قرآن کے کسی حرف کا تلفظ یعنی ادائیگی ٹھیک نہ کر سکے تو محفل میں موجود کوئی بھی حافظ قرآن، اور قاری قرآن اٹھ کر با آواز بلند کہہ دیتا ہے کہ جناب نقیب صاحب قرآن کی آیت تو صحیح پڑھیں، بس محفل میں خدا نہ کرے کوئی شخص بھی نقیب محفل کو اگر ایسا کہہ دے تو اس سے رسوائی بھی ہوتی ہے اور مقبولیت میں بھی خاصی کمی واقع ہوتی ہے

کتنا ہی بہتر ہو کہ جو بھی نقیب محفل قرآنی آیات مبارکہ کے صحیح تلفظ اور اعراب کی صحیح ادائیگی سے آشنائی نہ رکھتا ہو وہ محلے میں موجود حافظ صاحبان یا قرأ حضرات محفل میں سے کسی سے بھی قرآنی آیات کے صحیح تلفظ کی اصلاح حاصل کرے اور ہاں یہ کام تو من مار کر ہی ممکن ہو سکتا ہے اور اب اگر کوئی نقیب بھائی یہ کہے کہ میں اتنا نامور بندہ ہو کر اس حافظ سے اصلاح کرواؤں یہ میرے ضمیر کو گوارہ نہیں ہے تو ایسے نقیب حضرات کو بھی محفل میں اپنے اتنے چاہنے والوں کے سامنے ہونے والی رسوائی کو برداشت کرنے کی تیاری میں رہنا چاہیے ...... میرے خیال میں تو ساری عبادات میں قرآن کی آیات پڑھی جاتی ہیں اور اگر ہم قرآن کو ہی غلط پڑھنا شروع کر دیں تو پھر خود ہی سوچیے کہ ہمارا اسلام سے کس حد کا تعلق ہے؟

اور اگر محفل کا موسم بہار شروع ہونے سے پہلے ہی کسی قاری قرآن سے تعلیم قرآن حاصل کر لی جائے تو میرے خیال میں تو یہ ہر لحاظ سے بہتر ہی ثابت ہوگا اور اس کی روحانی برکتیں بھی حاصل ہوں گی ویسے بھی قرآن کی صحیح ادائیگی کے لئے کسی اچھے قاری قرآن سے رہنمائی حاصل کرنے سے نقیبان محفل کی شہنشاہی میں کوئی فرق نہیں پڑتا...... آج یہ عام ہو چکا ہے کہ ہر نقیب محفل کے نام کے ساتھ بطور القاب لکھا ہوتا ہے شہنشاہ نقابت، فصیح اللّسان، مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کے قرآن کا تلفظ تو ٹھیک نہیں اور یہ خدا جانے کس زبان میں فصاحت رکھتے ہیں اور یہ کن علاقوں کے شہنشاہ ہیں، برائے مہربانی پہلے قرآن کی تعلیم لازمی ہے اور اسٹیج پر بولنے کی جسارت کرنے کے مراحل بعد کے ہیں...... اچھا تو راقم بات کر رہا تھا اچھے مواد کا ذخیرہ کرنے کی تو اس کے لئے تفاسیر خریدی جائیں، مثلاً تفسیر ابن عباس، تفسیر مظہری، تفسیر ابن کثیر، تفسیر کبیر، تفسیر الحسنات اور تفسیر درّ منثور وغیرہ خریدی جائیں اور ان سب تفاسیر کے تراجم اور شروحات بھی اب مارکیٹ میں دستیاب ہیں اور بعد اس کے احادیث مبارکہ کی چند کتابیں بھی حاصل کی جائیں، مثلا بخاری شریف، مسلم شریف، جامع ترمذی، ابن ماجہ، سنن نسائی شریف، سنن ابوداؤد شریف مصنف عبدالرزاق اور جامع الاحادیث وغیرہ وغیرہ

اور اسی طرح نقابت وخطابت کی دوسری کتابیں بھی زیر مطالعہ رکھیں اور ان سے اپنے مواد کو انتہائی مستند سے مستند کرنے کی کوشش جاری رکھیں اور ساتھ ساتھ مستند شعرا کا کلام بھی یاد کریں مگر یہ یاد رکھیں کہ ہرگز ہر ایسے شعرا کا کلام اپنے مواد میں ذخیرہ نہ کریں کہ جو شاعری کی ''ش'' سے بھی واقف نہیں اور مختلف شعرا کے اتنے اچھے

کلاموں کا آپریشن کر کے اپنے مقصد کے کلام بنا لیتے ہیں اور کلاموں کی حالت یہ ہوتی ہے کہ ستائی مشرق میں ہوتی ہے اور ان کلاموں کا انترہ شمال و جنوب کی سیر کر رہا ہوتا ہے...... ہمیشہ ایسے مستند شعرا کا کلام پڑھیں کہ جنہوں نے اپنی شاعری میں اللہ اور اسکے رسول کی عظمت بیان کرنے کے ساتھ ساتھ امت مسلمہ کو کوئی اصلاحی درس بھی اپنی شاعری کے ذریعے دیا ہے...... کیونکہ اس وقت امت کو درپیش مسائل کی طرف بھی توجہ دلانا صاحبان اسٹیج کی ذمہ داری ہے اور اس ذمہ داری کی پاسداری ہی دین و دنیا سے وفاداری ہے

اور ایک اچھے اور ذمہ دار نقیب محفل کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے مسلک حق کے ترجمان خطباء اور مقررین کی انتہائی عزت کرے اور اپنے کو درپیش مسائل کا حل ان علماء کرام کی رہنمائی میں تلاش کرے...... نقیب محفل اپنے مواد میں پختگی کے لئے اپنے مسلک کے ترجمان اور مستند علماء کرام کے خطابات کی کیسٹیں سنے اور جس بات کی سمجھ نہ آئے تو وہ اپنے کسی قریبی مستند عالم دین سے اصلاح کروالے...... اس چیز کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ جہاں ایک اچھا بولنے والے نقیب محفل کو پکا سچا سلجھا ہوا مواد حاصل ہوتا ہے وہاں اسٹیج پر بولنے والے معروف علماء کرام کے مزاج سے بھی آگاہی ہوتی ہے اور کبھی بھی کسی محفل میں وہ عالم دین یا خطیب اور مقرر آپ کے ساتھ ایک نشست ہو سکتے ہیں اور ان کے گفتگو کے مزاج سے آشنائی، آپ کو محفل میں ان حضرات کا تعارف احسن انداز میں پیش کرنے میں رہنمائی ملتی ہے اور اس محفل میں آپ کے تیار کردہ مواد کو داد تحسین بھی حاصل ہوگی اور آپ کے فن کو بھی عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا

❁❁❁❁❁

ابتدائی نقیب حضرات کیلئے گزارشات

شب وروز میں کیا جانے والا یہ ایک حقیقی مشاہدہ ہے کہ جیسے جیسے یہ فانی دنیا اپنے انجام کی طرف بڑھ رہی ہے ایسے ہی اس میں ایجاد ہونے والے فنون کے عروج میں بھی اضافہ ہو رہا ہے..... جیسے فن تقریر، فن شاعری..... فن خطابت کے بعد اسی طرح عروج پکڑنے والا ایک فن نقابت بھی ہے اس فن کے میدان میں جہاں بہت سارے لوگ شہرت پا چکے ہیں وہاں ان کے ساتھ ہی کچھ نئے چہرے بھی قسمت آزمائی کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں..... میری مراد فن نقابت سے نئی وابستگی اختیار کرنے والے نئے نقیب ہیں انہی ابتدائی نقباء حضرات کے دامن میں بڑی عاجزی سے چند گذارشات میرے ذہن میں تھیں جنہیں میں سپرد اوراق کر رہا ہوں کہ اس حقیقت کو تو ہر کوئی جانتا ہے کہ کسی بھی فن میں مہارت اور ناموری حاصل کرنے کے لئے اس فن سے بے حد وابستگی اور ذوق وشوق کی ضرورت ہوتی ہے اگرچہ فن کوئی بھی ہو اس کے لئے یہ چیز بے حد ضروری ہوتی ہے اور مجھے بڑے افسوس سے یہ لکھنا پڑھ رہا ہے کہ ابتدائی نقیب حضرات یعنی اس فن کے میدان کے نئے کھلاڑی جس فن میں حاضر دماغی اور احسن الفاظی چلتی ہے اس میں محنت کرتے ہوئے دکھائی نہیں دیتے ...... بلکہ اپنے من پسند نقیبوں کی نقالی کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور وقت کی بربادی کو ہی اپنی کامیابی قرار دیتے ہیں مگر حقیقت تو یہ ہے کہ حقیقت یہ نہیں ہے فنون سے وابستہ لوگوں کا یہ طریقہ ہے کہ جس کو جس فن سے لگن ہو وہ اسی کے کسی پہلو کی جانچ پڑتال میں لگا رہتا ہے مگر آج کے ابتدائی نقیب محفل میرے بھائی ایسے بھولے

بھالے ہیں کہ وہ اپنا وقت ایک رٹے رٹائے کلام پر صرف کرتے ہیں اور دل میں یہ بات بیٹھا لیتے ہیں کہ فلاں نقیب کو اس کلام کے پڑھنے سے بڑی شہرت ملی ہے اور اگر میں بھی یہ کلام اس نقیب کی نقل کر کے پڑھوں گا تو مجھے بھی پذیرائی ملے گی مگر برادران محترم ایسا نہیں ہوتا...... یہ ذہن میں رکھیں کہ اس نقل کیے ہوئے کلام کے پڑھنے کی ناکامی کی بہت ساری وجوہات ہو سکتی ہے کہ جو آپ کو کبھی بھی منظر عام پر نہیں آنے دیں گیں، مثلاً ہو سکتا ہے کہ آپ جس نقیب کے معروف کلام کو نقل کر کے پیش کر رہے ہیں اس کے الفاظ صحیح طریقے سے آپ کو سمجھ ہی نہ آئے ہوں......اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس کلام کو پڑھ کر شہرت پانے والے نقیب جس خود اعتمادی کا سرمایہ رکھتے ہوں اس دولت سے آپ کی ذات خالی ہو یا پھر آپ سے سننے والے سامعین ممکن ہے کہ اس معروف نقیب کے معروف انداز میں وہی کلام سن چکے ہوں، اور کسی کے صحیح انداز میں پڑھے کلام کو آگے پیچھے پڑھ کر آپ اپنا ابتدائی تعارف ہی کھو بیٹھیں......تو میری یہ گزارش ہے ان نئے آنے والے نقیب بھائیوں سے کہ وہ لوگ کبھی بھی کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوتے جو کچھ بننے کا شوق تو رکھتے ہیں مگر کچھ بننے کے لئے محنت کرنے کا جذبہ نہیں رکھتے......اسلئے آپ کسی محفل میں نقابت کے فرائض سرانجام دیں تو خود اپنی قابلیت کے مطابق بولنے کی کوشش کریں ہو سکتا ہے قدرت نے آپ کو جن صلاحیتوں سے نوازا ہو وہ معروف نقیب محفل جس کی آپ نقل کر کے ایک نام پیدا کرنا چاہتے ہیں اور سستی شہرت حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ آپ کے اندر کی خوبیوں کے قریب سے بھی نہ گزرا ہو، اسلئے ابتدائی نقیب حضرات کیسٹوں کو اپنا بے جان استاذ بنانے سے بہتر ہے کہ کسی اچھے فن شناس بندے کی شاگردی اختیار کریں جو آپ کو آواز کا زیر و بم اور فن

کی رموز سے شناسا کرے راقم الحروف یہاں یہ بات بھی عرض کر دینا...... موقع محل کی ضرورت سمجھتا ہے کہ اکثر ابتدائی نقیب سنئیر نقیبوں کی کیسٹیں سن کر کہتے ہیں کہ میں الحمد اللہ فلاں بڑے نقیب صاحب کا شاگرد خاص ہوں حالانکہ ایسی دروغ گوئی اکثر اوقات رسوائی کا سبب بنتی ہے کیونکہ نئے نقیب جو جملہ کسی سے سنتے ہیں وہ بھی اور جو اضافے اپنے پاس سے کرتے ہیں سب کو اپنے اس انجانے استاذ سے منسوب کر دیتے ہیں جس سے ان کی اپنی پذیرائی میں تو واضح کمی واقعہ ہوتی ہی ہے مگر اپنے سنئیر روحانی استاذ نقیب کی بھی بدنامی کا سبب ایسے نقیب حضرات بنتے ہیں تو ایسے ابتدائی نقیب حضرات کو باقاعدہ ایک کلاس اور ایک تجربہ کار استاذ کی ضرورت ہوتی ہے اور بدنصیبی سے ایسے بھائی نہ ہی تو کسی اچھے مقرر کے پاس جانا گوارہ کرتے ہیں اور نہ ہی کسی سے سنے ہوئے غیر مستند جملوں کو محفلوں کی اسٹیج پر بیان کرنے سے گریز کرتے ہیں...... کیونکہ ان کا دل اسطرح بڑھ جاتا ہے کہ کسی نہ کسی محفل میں ایسا کھوٹا سکہ چل جاتا ہے اور اسی ایک دن کی محفل کے بھولے بھالے سامعین سے داد حاصل کر کے یہ دوست اس کو بہت بڑا معرکہ گردانتے ہیں...... اس کی مثال ایسے ہی ہے کہ جیسے ماہی گیری کے فن سے ناآشنا مچھیرا روزانہ جال پانی میں پھینکتا ہے اور روزانہ ہی ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے اور اگر کسی دن اس مچھیرے کے جال میں اگر کوئی بیمار مچھلی آجائے تو اس کی خوشی کی انتہا نہیں رہتی وہ خود کو دنیا کا کامیاب ترین کھلاڑی سمجھنے لگتا ہے مگر اتنی زحمت سوچنے کی گوارہ نہیں کرتا...... کہ اتنے دن مجھے جو ناکامی کا سامنا کرنا پڑا ہے اس کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ میں اس فن میں اناڑی ہوں اور اگر میں اس اپنے فن کو جاننے والوں کی شاگردی اختیار کرتا تو ہر دن خوشحالی کا پیغام لیکر آتا اور اس کے آخر

میں بندہ عاجز اس فن کے نئے شہسواروں کو یہی ایک پیغام دینا چاہے گا کہ جہاں تک ہو سکے اپنے اس فن کے ساتھ مخلص ہو کر بڑے اچھے طریقے سے اس کی پوری کلاس لیں...... کیونکہ کامیابی کا راز تو یہی ہے کہ انسان جس فن سے لگاؤ رکھتا ہو وہ اس کو سیکھنے کے لئے بڑی ہمت اور محنت شاقہ سے اس کی پیچیدگیوں کو سمجھنے کی کوشش کرے اور جب اس طرف دھیان ہوگا تو یہ پھر اس چیز سے آگاہی ہوگی کہ آیا نقابت کسے کہتے ہیں؟ محفل یا مجلس میں ایک نقیب کا کردار کیا ہے؟ اور ایک اچھے نقیب کے لئے مطالعہ کس حد تک ضروری ہے؟ ایک اچھے نقیب کا تلفظ کیسا ہونا چاہیے؟ الفاظ سے الفاظ کو اور جملے سے جملے کو اور بات سے بات کو بدلنے کا طریقہ کیا ہوتا ہے؟ اور نقابت کو الفاظ کی کان اور نقیب کو الفاظ کا کھلاڑی کیوں کہا جاتا ہے؟ اسٹیج پر بیٹھنے کے ادب و آداب کیا ہیں؟ اور مذہبی محافل میں نقابت کی خدمت پیش کرنے کے لئے کن مذہبی کتابوں کا مطالعہ میں رہنا ضروری ہوتا ہے؟ وغیرہ وغیرہ

اب میرے خیال میں میرے پرانے نقیب ساتھی جوان اوپر لکھی گئی باتوں کو خوب جانتے ہیں وہ انشاءاللہ یہی باتیں اپنے نئے نقیب بھائیوں کو سکھا کر ہی اپنے استاذ ہونے کی قابلیت کو قائم رکھیں گے

کلام کی مشق اور ذمہ دار نقیبِ محفل

کوئی بھی علم ہو اس کے حاصل کرنے کے آج کے دور کے اندر مختلف طریقے سامنے آچکے ہیں مثلاً...... انٹرنیٹ کے ذریعے سے کورسز کروائے جا رہے ہیں، ٹیلی ویژن پر مختلف قسم کے تعلیمی اور فنی کورسز کی تعلیم دی جاتی ہے اور آج کے وقت میں سی ڈی اور آڈیو کیسٹ کے ذریعے بھی تعلیم حاصل کی جا رہی ہے۔ بحر حال حصول تعلیم کے اب بے شمار مواقع حاصل ہو چکے ہیں ان تمام جدید طرز تعلیم کے مراحل سے خطیب اور نقیب بھی گزر سکتے ہیں مثلاً کسی اچھے خطیب یا سینئر نقیب کی نقابت آپ نے آڈیو کیسٹ سے اگر سنی اور اس سے علمی مواد اور مذہبی رہنمائی حاصل کی تو اب اس اپنی من پسند علمی مذہبی شخصیت سے آپ مزید رہنمائی لینے کے لئے ان کی سی ڈی لا کر دیکھئے اور فائدہ اس کا یہ ہوگا کہ آپ نے جہاں اس صاحب کی کیسٹ سے اتنا اچھا مواد حاصل کیا اور اب سی ڈی دیکھنے سے آپ کو ایک اچھا انداز بھی مل سکتا ہے اور اگر آپ ان جیسا انداز نہیں اپنانا چاہتے تو آپ کو کسی کو بیان کرتے ہوئے اس کے انداز گفتگو کو دیکھ کر اپنا جدا انداز متعارف کروانے کی صلاحیت ضرور حاصل ہو سکتی ہے......

اب وہ نقیبانِ محفل کتاب کی ان سطروں کی طرف متوجہ ہوں کہ جو اپنی انتہائی کوششوں سے انتہائی معیاری اور اچھا مواد اور کلاموں کا ذخیرہ تو اکٹھا کر لیتے ہیں مگر کسی کے سامنے بیان کرتے ہوئے، خوف اور جھجک محسوس کرتے ہیں اور اکثر ابتدائی نقیب تو اس بات کی شکایت بھی کرتے ہیں کہ جی اتنی محنت سے کلام ایک دو چار یاد کئے مگر کچھ ہی دن گزرے کہ میں کچھ مصروفیت کی وجہ سے پڑھ نہ سکا تو وہ کلام اب ذہن کے اوراق سے مٹ چکے ہیں ان کی کیا وجہ ہے؟ تو میرے بھائی جب بھی کوئی کسی بھی محفل کی اسٹیج پر بولنے کی سعادت حاصل کرنے والا ساتھی شب و روز کی محنت سے اچھا مواد حاصل کر لے، تو اب اس مواد کو اچھی طرح یاد کر لینے کے بعد ایسا ہر گز تصور نہ کیا جائے

کہ بس اب تو یاد ہو گیا ہے اب نہیں بھولے گا چلو اب اس کی جگہ اور نیا کلام تیار کرتے ہیں اور جلدی جلدی آگے جانے کی سوچتے ہیں

محترم قارئین کرام!

فن نقابت ہو یا فن خطابت اس میں کلاموں کی مشق کرنے کا کردار ایسا ہی ہے جیسے انسانی جسم میں ریڑھ کی ہڈی کا کردار ہے......یعنی اگر آج آپ نے ایک اچھا کلام یاد کیا اور اس کو اپنے ذخیرہ مواد میں شامل کر لیا تو اب آپ پر ایک ذمہ داری یہ عائد ہوتی ہے کہ آپ ہر روز ایک وقت مقرر کریں اور اس وقت میں روزانہ اپنے ذخیرہ کردہ مواد کی مشق کیا کریں اکثر مشاہدے میں یہ بات آئی ہے کہ جو لوگ کلام اور الفاظ تو بڑی پختہ قسم کی اپنے مواد میں ذخیرہ کئے ہوئے ہوتے ہیں مگر جب وہ کلام اسٹیج پر بیان کرنے کا موقع حاصل ہوتا ہے تو کیا ہوتا ہے کہ سارے کا سارا مواد اور اشعار کے گلدستے اور ہم قافیہ الفاظ کے گجرے سب ہی بکھرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اس کی سب سے بڑی وجہ یہی ہوتی ہے کہ نقباء حضرات کی پوری توجہ کلام کا ذخیرہ کرنے پر ہوتی ہے مگر میرے نقیب بھائی اس طرف بہت کم توجہ دیتے ہیں کہ ہم جو علمی اور مذہبی مواد یاد کرتے ہیں اس کی روزانہ مشق بھی کیا کریں اور یہ بھی یاد رہے کہ اسکے لئے کسی خاص وقت کی بھی قید نہیں ہوتی، آپ کو جب وقت ملے جب آسانی ہو اور ذہنی یکسوئی ہو تو اس وقت اپنی ڈائری جس میں آپ نے اپنا نقابت کا مواد اکٹھا کیا ہوا ہے اس سے با ترتیب کلام نکالیں اور مناسب آواز میں اپنے انداز نقابت میں اس کی مشق کرنا شروع کریں اور مناسب رفتار میں نثری مواد اور نظمی مواد کو گردانتے رہیں اکثر نقیب حضرات ملاقات کے لئے تشریف لاتے ہیں اور یہ بات ذکر کرتے ہیں کہ ہمارے تو جب پروگرام قریب آتے ہیں یعنی ماہ ربیع الاوّل شریف قریب آتا ہے تو ہم تو پھر ہی مشق کرتے ہیں تو میں ایسے احباب سے بھی یہ گذارش کرتا رہتا ہوں اور یہاں

بھی تحریر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اپنے نقابت کے مواد کی بلا ناغہ مشق کرنا آپ کو اس کلام کے اُتار چڑھاؤ میں مہارت دیتا ہے اور کلام کے اندر کوئی کمی رہ جائے تو روزانہ مشق کرنے سے روزانہ دوہرانے سے کلام اور مواد کی ادائیگی میں موجود کمیاں ختم ہو جاتی ہیں اور اس کی مشق کرنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ اگر آپ کے مواد میں شامل عربی، انگلش، فارسی، سرائیکی اردو اور پنجابی کے مشکل الفاظ ہیں جو کہ ادائیگی کے وقت بعض اوقات روانی کے اندر رکاوٹ بنتے ہیں تو مشق کرنے کے فوائد میں سے یہ ایک واضح فائدہ ہے کہ مشق کرنے سے مشکل الفاظ نوک زبان پر تیرنے لگتے ہیں اور اگر ان کی معنوی آگاہی حاصل کر کے مشق کی جائے تو پھر تو آپ کے فن کو چار چاند لگ سکتے ہیں تو گذارش ہے جب بھی وقت ملے اپنے تیار کئے ہوئے مواد میں سے آپ کو جہاں جہاں کچھ خامیاں نظر آتی ہیں ان کلاموں کو زبان سے مناسب آواز میں دوہراتے رہیں اور پھر یہ عمل اپنانے کے بعد آپ دیکھیں گے کہ آپ کا مواد بھی بہتر ہو جائے گا اور کلاموں کی ادائیگی میں بھی نکھار آجائے گا مشق کرتے ہوئے اگر کوئی آپ کو فن نقابت سے آگاہی رکھنے والا کوئی صاحب کہیں موجود ہو تو یہ اور بہتر ہے کہ مشاورت سے اچھی رہنمائی ملتی ہے اور مواد بہتر سے بہتر ہو جاتا ہے میں نے دیکھا ہے کہ اکثر دوست ادھر کسی محفل میں موجود شاعر سے کلام اسٹیج پر بیٹھے بیٹھے لکھواتے ہیں اور آنے والی گھڑی میں پڑھنا شروع کر دیتے ہیں تو پھر اوپر بیان کردہ اصول کے مطابق فیصلہ آپ خود ہی کیجئے کہ اس کے کلام کو کیا پذیرائی ملے گی کہ جو آپ پڑھنے والے نے خود پہلی مرتبہ اس کلام کو دیکھ رہے ہیں اور اگر اس کلام کو مناسب وقت میں تیار کیا جاتا اور پھر اس کی بار بار مشق کی جاتی تو اس نئے کلام کا انداز اور رنگ اور اثر ہی کچھ اور ہوتا

❁❁❁❁❁

خدا کے لئے عبادت کو عبادت ہی رہنے دو!

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے...... کہ!

وَرَفَعْنَالَكَ ذِكْرَكَ

ہم نے آپ کے ذکر کو آپ کے لئے بلند فرمادیا

قرآن پاک میں اس فرمان خداوندی کے اندر اللہ تعالیٰ سید دو جہاں ﷺ کے ذکر کو بلند کرنے کا واضح اور روشن اعلان فرما رہا ہے...... اب قرآن کریم کی خوش الحانی سے تلاوت پاک کرنے والا بھی سید دو جہاں ﷺ کا ذکر کر رہا ہے اور سید دو جہاں ﷺ کی احادیث مبارکہ محبت اور ادب سے بیان کرنے والا بھی نبی کریم ﷺ کا ذکر کر رہا ہے قرآن کے حکم پاک سے آپ اس ذکر کی بلندی اور رفعت کو دیکھیں کہ جس ذات کریم کا ذکر پاک اس محبوب کا پیدا کرنے والا بلند کر رہا ہو اگر ہم جیسے گنہگار اس ذکر کو پیش کرنے کی جسارت کرتے ہیں تو یہ اللہ کریم کا کتنا بڑا احسان ہے؟ کتنی بڑی کرم نوازی ہے کہ ہم جیسے نکموں کو بھی اللہ کریم اس ذات پاک صاحب لولاک ﷺ کے ذکر کے کرنے کی سعادت عطا فرما رہا ہے...... مقررین اور خطباء، ثناء خوان اور نقیبان محفل اپنے اپنے انداز اور بساط کے مطابق سید کائنات ﷺ کی ثنا خوانی کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں مگر کسی کسی جگہ پر کچھ کمیاں نظر آ رہی ہیں اور دل لرز رہا ہے کہ کہیں ادب کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹ جائے مثلاً!، راقم الحروف نقیبانِ محفل کے حوالے سے یہ بات لکھنا چاہ رہا ہے کہ اکثر اوقات یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ سید کائنات ﷺ کے میلاد کی محفل پاک ہو رہی ہے اور کچھ نئے نئے اس فن سے وابستہ ساتھی اسٹیج پر ہلسی

مذاق میں مصروف نظر آتے ہیں اور جب دل چاہے جس کو دل چاہے اسٹیج پر بیٹھ کر تنقید کا نشانہ بناتے رہتے ہیں...... کبھی تو عقیدے کی بات کرتے ہیں کبھی اور اپنے ہی عقیدے کی وضاحت بھول جاتے ہیں اور کبھی تو بڑے بڑے بول بولتے ہوئے محفل میں اپنی ڈیوٹی اور خدمت کو بھول کر مناظروں کے چیلنج شروع کر دیتے ہیں خدارا میرے بھائیو اور پاک ذات کریم ﷺ کی پاک محفل کے سٹیج کا ماحول پاکیزہ ہی رہنے دو اس کو بے ادبی کی نظر نہ ہونے دو یہ تو وہ مقام ہے کہ بقول سیدی و مرشدی پیر مہر علی شاہ

چپ کر مہر علی ایتھاں جا نیوں بولن دی

آپ نقیبانِ محفل نعت کا کام صرف اور صرف حضور کریم ﷺ کی مدح سرائی ہے اور محفل پاک کے ماحول کو نعت نبی ﷺ کے ذکر کی روحانی دولت سے تروتازہ رکھنا ہے ، باقی جہاں تک ان دوسری باتوں کا ذکر ہے تو یاد رکھیئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے مسلک حق کو غیور اور جرأت مند مقررین اور خطباء عطا فرمائے ہیں کہ جو یہ دعوے کریں تو ان کو یہ دعوے سجتے بھی ہیں......اور الحمد اللہ ہمارے مسلک کو اللہ پاک نے ایسے مایہ ناز اور علم کے روشن منارے مناظرین بھی عطا کئے ہیں کہ جن کے سامنے کوئی بھی باطل ٹھہر نہیں سکتا......حصول برکت کے لئے میں چند ایک کے نام ذکر کیے دیتا ہوں:

مثلاً:

امام المناظرین مفتی محمد اشرف سیالوی صاحب

ضیغم اسلام پیر سید محمد عرفان شاہ صاحب مشہدی

مناظر ابن مناظر علامہ محمد عبد التواب صدیقی اچھروی صاحب

سلطان المناظرین پروفیسر سعید احمد اسعد صاحب

مفکر اسلام ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب

یہ ہمارے مسلک کے مایہ ناز ترجمان موجود ہیں یہ دعوے کرنے کے لئے اور پھر اس پر قائم رہتے ہوئے اپنے روشن عقائد کو احسن طریقے سے منوانے کے لئے ...... آپ نقیب حضرات وہی کام کریں جو آپ کی ڈیوٹی میں آتا ہے ...... جو نقیب حضرات صاحب علم ہیں میں ان کی بات نہیں کر رہا بات ان کی ہو رہی ہے کہ جو دیکھا دیکھی وہ بننے کی کوشش کرتے ہیں جن کو ایسا کہتے ہوئے انہوں نے سنا ہوتا ہے اور پھر بعض اوقات ہوتا یہ ہے کہ اگر کوئی رفع الیدین کا مسئلہ پوچھ لے تو حضرت خاموش ...... اگر کوئی طلاق ثلاثہ کا مسئلہ پوچھ لے تو محترم خاموش ...... اگر کوئی حاضر و ناظر کا مسئلہ چھیڑے تو جناب خاموش ...... ہائے کتنی شرمندگی ہوتی ہے اس وقت جب اپنی بساط اور حیثیت سے بڑے دعوے کیئے جاتے ہیں تو اصل اور خالص میرا مشورہ تو یہی ہے کہ آپ نقیبان محفل ہمیشہ اپنے علم کے مطابق ہی بات کریں اور جس مسئلے کا علم ہے اسے ہی باوثوق باتوں اور ذمہ دار طریقے سے بیان کریں کہ ایسا نہ ہو کہ محفل پاک میں عبادت اور ثواب کے لئے بیٹھے بیٹھے ذلت نصیب ہو جائے

فن نقابت اور صحیح تلفظ

عوام کے سامنے اظہار مافی الضمیر کرنے والے حضرات وہ چاہے کوئی خطیب ہو یا کوئی نقیب ہو ان کے گفتگو کے حسن کے لئے سب سے زیادہ اہم اور موزوں چیز الفاظ کا صحیح تلفظ ہوتا ہے...... خصوصاً نقیبان محفل کو اس بات پر خصوصی توجہ دینی چاہیے کہ اللہ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے اور قوت گویائی جیسا انمول تحفہ بھی عطا کیا ہے اور اس زبان سے ادا ہونے والے تمام شب و روز کی گھڑیوں میں بولے جانے والے الفاظ بھی اپنا ایک وزن...... اپنی ایک بناوٹ...... اپنا ایک حسن ......اور کشش رکھتے ہیں تو میرے بھائیو یہ...... عوامی اجتماعوں میں بولنے والے حضرات کی زبان سے ادا ہونے والے الفاظ کا حسن، بناوٹ اور وزن، کشش، تب ہی سلامت رہے گی کہ جب آپ ان الفاظ کی اچھے طریقے سے مشق کر کے ان تمام لفظوں کو ازبر کر کے صحیح تلفظ کے ساتھ اپنے سننے والے حضرات کے سامنے بیان کریں گے اور اگر اسٹیج پر بولنے والے صاحب کا تلفظ ٹھیک نہ ہو تو اس کے سامنے محفل کے پنڈال میں بیٹھے پڑھے لکھے لوگوں کی فوراً توجہ اس کے فن کے کمال کی طرف سے ہٹ جاتی ہے اور ایک بغیر کسی تسلسل اور تلفظ کے بولنے والے نقیب کی ساری خوبیاں ایک بہت بڑی خامی میں بدل جاتی ہیں

اور اکثر ایسا بھی دیکھا جاتا ہے کہ آج کل جہاں محفلوں کا سلسلہ عروج پر ہے وہاں نقیب حضرات کی پکاریں اور للکاریں بھی اپنے عروج پر ہیں میرے کہنے کا مقصد ہے کہ کچھ نقیب حضرات محفل میں بڑی بلند آوازی سے بول کر خود کو میدان نقابت کا ایک بہت بڑا شہسوار ثابت کرنا چاہتے ہیں مگر حقیقت یہ نہیں ہے شاید ان کو اس بات کا علم نہیں کہ اونچا بولنا کسی بات کی اہمیت میں اضافہ نہیں کرتا بلکہ وزن اور

مستند اور پختہ بات خود ہی سامعین کے دل و دماغ میں اپنی جگہ بنا لیتی ہے اور اگر کوئی نقیب محفل، محفل میلاد النبی ﷺ کی اسٹیج پر آواز اٹھا اٹھا کر...... بڑھکیں لگائے تو یہ کوئی مناسب عمل نہیں ہے کیونکہ ایک تو یہ سید کائنات ﷺ کے ذکر پاک کی محفل کے آداب کے خلاف بات ہے اور دوسرا سننے والوں کی اکثریت اس چیز کو پسند نہیں کرتی کے بولنے والا بول بھی ذکر نبی ﷺ کے حوالے سے رہا ہو اور بولے بھی چیخ چیخ کر، چلا چلا کر، شاید کہ یہ بولنے والے صاحب یہ نہیں چاہتے کہ ہم ان کی گفتگو سے کوئی فیض حاصل کر سکیں، یا پھر یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ لو جی ہم بھی رات کو ایک محفل پر گئے تھے اور وہاں جو صاحب نقابت کے فرائض سر انجام دے رہے تھے وہ اتنے جوشیلے تھے کہ قسم سے ہمیں ان کی کسی بات کی سمجھ نہیں آئی......بس وہ بھی یوں ہی شغل میں بولتے رہے ہم بھی ہنس کر سنتے رہے اور ہم بغیر سمجھ میں کوئی بات آئے ہی نعرے لگاتے رہے ......اب قابل غور بات جو ہے وہ یہ ہے کہ اگر کوئی نقیب ایسا کرتا ہو اور ایسا بغیر صحیح تلفظ اور تسلسل کے بولتا ہو تو اگر اس کو سن کر کسی دوسرے سے جا کر اس کے سننے والے ایسا ذکر کریں تو وہ جس کو یہ ساری بات بتائی جا رہی ہے فوراً پوچھے گا کہ بھائی وہ ایسا کرنے والا نقیب کون تھا؟ تو اب میرے بھائیو! سوچو کہ وہ بندہ جب آپ کا نام سنے گا تو آپ کی ان للکاروں اور صداؤں کو کسطرح کی داد دے گا؟ ہاں یہ لمحہ فکریہ ہے ایسا کرنے والوں کے لئے جو میرے نقیب بھائی لچھے دار کلام پر بڑی توجہ دیتے ہیں اسٹیج پر مائیک کے آگے آتے ہی اپنے زور دکھاتے ہیں مگر یہ سوچ کبھی کیوں نہیں آئی کہ اس محفل میں ادبیات سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی موجود ہو سکتے ہیں اور میرا تلفظ تو صحیح ہونے کے لئے خود میری اپنی ہی توجہ کا طالب ہے اس میرے انداز نے کسی کو اپنی طرف متوجہ کیا کرنا ہے

اگر ذخیرۂ الفاظ نہ ہو تو یہ ایک دو مرتبہ سن کر نعرے لگانے والے بھی کہتے ہیں

کہ یہ صاحب تو ہر جگہ پر ایک جیسی ہی باتیں کرتے ہیں اور لگا ہے کہ ان کے پاس اتنے ہی الفاظ کا اسٹاک تھا چلو بھائی اب کوئی اور زوردار نقیب دیکھتے ہیں...... یہ موقع کبھی بھی نہ آتا اگر ایک نقیب محفل کے پاس اچھے اور سلجھے ہوئے الفاظ کا ذخیرہ ہوتا اور صحیح تلفظ کے ساتھ اسے اپنے مواد کو اگر پیش کرنے کا سلیقہ ہوتا...... اپنے لب و لہجے کو ہر آن سنوارنے کی کوشش کرنی چاہیے اور ہر لفظ کا صحیح تلفظ کرنے کی کوشش جاری رکھنی چاہیے

خاص طور پر ابتدائی نقیب حضرات کو اس طرف خاصی توجہ دینی چاہیے کہ اگر کسی محفل میں وہ اردو الفاظ ادا کرتے ہیں تو تلفظ بھی لب و لہجہ کے اعتبار سے اردو ہی لگے نہ کہ اردو بولتے ہوئے تلفظ پنجابی کا ہو اور اگر محفل میں کوئی لفظ انگلش کا بولنا پڑ جائے تو وہ لفظ بھی انگلش کی آغوش سے نکال کر پنجابی تلفظ سے اور دیہاتی لب و لہجے سے پنجابی بنا دیا جائے ان چیزوں کو ذہن میں رکھنا چاہیے کیونکہ یہ ایک بولنے والے کی فن سے ناآشنائی ظاہر کرتی ہیں اور ان کمزوریوں کی زد میں رہنے والے ابتدائی نقیب حضرات اپنے فن سے سالوں وابستگی کے باوجود ناموری سے میلوں دور رہتے ہیں کیونکہ اکثر محافل میں حاضری دینے والے نقیب کافی حد تک الفاظ کو سمجھنا شروع ہو جاتے ہیں اور جب وہ کسی تلفظ سے ناآشنا بندے کو دیکھتے ہیں تو فوراً آپس میں تبصرے شروع کر دیتے ہیں اور اس کا ایک نقصان یہ بھی ہوتا ہے کہ سننے والوں کی توجہ اب اسٹیج کی طرف نہیں رہتی......اور جب تلفظ کے قواعد وضوابط سے روگردانی کر کے پڑھنے والے نقیب کو ایسے حضرات سنتے ہیں جن کو محافل میں باقاعدگی کے ساتھ حاضری دے کر الفاظ کی ادائیگی کا صحیح معیار حاصل ہو چکا ہوتا ہے تو ایسے صاحب پھر محفل کے موجودہ نقیب کو سن کر خود ہی فیصلہ کر دیتے ہیں کہ نہیں یہ تو کچھ بھی نہیں اس کو تو یہ بتا نہیں کہ الفاظ کا معیار ادائیگی کیا ہے اس نے نقابت کیا کرنی ہے بس بے چارا وقت پاس کر رہا ہے

اب ایک طرف تو اس نقیب کی پہچان غیر معیاری ٹھہری اور دوسرا اس محفل کے ذوق کا معیار بھی خاصہ خراب ہوتا ہے یعنی چند لفظ نقیب سے بلحاظ ادائیگی خراب ہو گئے کے بعد سامعین ادھر اُدھر دیکھنا شروع ہو جاتے ہیں اور پھر اس کے بعد نقیب محفل چاہے ہمالیہ جیسی بلند باتیں بھی کرے تو وہ اس طرف ذرا توجہ نہیں دیتے اور بار بار گھڑی دیکھتے ہیں اور جمائیاں لیتے رہتے ہیں اور پنڈال میں بیٹھے خود ہی ایک دوسرے کو کہتے رہتے ہیں کہ یار اس نقیب کو کہو کہ بس بھی کرے کسی اور کو پڑھنے کا موقع بھی دے تا کہ ہم کوئی کام کی بات بھی سن لیں ...... اب دیکھیے قارئین کرام! نقیب محفل کی تھوڑی سی غفلت نے اس کے بولنے کا سارا معیار ہی خراب کر دیا اور آئندہ کے لئے اس ابتدائی نقیب کے لئے ایک سوالیہ نشان چھوڑ دیا کہ آخر میں کس طرح بولوں تو یہ لوگ میرے الفاظ کے جادو سے مست ہو جائیں گے؟ اور میں کس طرح کا مواد تیار کروں تو سننے والے میرے الفاظ کے پنجرے میں قید ہو جائیں گے وغیرہ وغیرہ یہ ایسی باتیں ہیں کہ جلدی سے ایک بولنے والے انسان کے ذہن سے نہیں نکلتیں اور وہ پھر اپنی ان کمیوں کو چھپانے کے لئے کسی بڑے سے بڑے نقیب کا حوالہ دے گا کہ جی میں نے تو فلاں اتنے بڑے نقیب سے یہ جملے ایسے ہی سنے تھے تو میرے بھائی یہ چیزیں ذہن نشین کرنی چاہیے کہ آخر غلطی تو اس بڑے نقیب سے بھی ہو سکتی ہے وہ کوئی دائرہ بشری سے باہر تو نہیں کہ ان صاحب سے غلطی نہیں ہو سکتی

لیکن اب یہ بات غور طلب ہے کہ نقصان تو فی الحال آپ کا ہوا نام تو آپ کا متاثر ہوا ......اور اس بڑے نقیب جس کی آپ نقل کر رہے ہیں ......اس کا تو کچھ بھی نقصان نہیں ہوا اور کتنا ہی اچھا ہوتا اس سارے مواد کا ایک معیار باندھا جاتا کہ میں نے بغیر کسی مستند بندے کی تصدیق کے اس اپنے سارے مواد میں سے کوئی جملہ بھی عوام کے سامنے نہیں کہنا جہاں آپ کو کوئی مستند عالم و فاضل ملے تو آپ ان حضرت

صاحب سے آیات قرآنی اور احادیث نبوی ﷺ کی صحت کی تصدیق کروائیں اور صحیح تلفظ سے یاد کرنے کی بے حد کوشش کریں اور اس کے بعد آپ شاعری اور ادب سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے ضرور تعلقات رکھیں اور اور کسی بھی مستند شاعر کا کلام سنیں تو ان حضرات سے اس کلام کے ادبی معیار کی تصدیق کروائیں اور سمجھ میں نہ آنے والے الفاظ کا معنی اور صحیح تلفظ بھی پوچھ کر یاد کر لیں ...... اس کا ایک انتہائی آسان طریقہ یہ بھی ہوتا ہے کہ آپ کو جب کسی سے مواد کے معیار کی تصدیق کروانے اور مشکل الفاظ کے صحیح معنیٰ اور تلفظ کروانے کا موقع ملے تو برائے مہربانی یہ بات بہت فائدہ مند ہے کہ اس مشکل لفظ کا معنی اور اس کا صحیح تلفظ اعراب لگا کر تصدیق کرنے والے سے تصدیق کروا کر اپنی ذاتی ڈائری یا رجسٹرڈ پر لکھ لیں مثال کے طور پر ایک لفظ ہے حضرت ابوذر غفاری ایک صحابی کا مشہور نام ہے مگر کا اس تلفظ اکثر پڑھنے والے پڑھتے ہیں غَفّاری حالانکہ یہ تلفظ ٹھیک نہیں ہے اصل لفظ اور اس کا تلفظ ہے غِفاری یعنی صحیح تلفظ سے آگاہی نہ ہونے کی وجہ سے اس کی غین پر زبر اور اس کے بعد فا پر شد (ّ) پڑھ جاتے ہیں لیکن نہ تو اس کے غین پر زبر ہے اور نہ ہی اس کے فا کلمہ پر شد ہے بلکہ غین مکسور ہے یعنی کسرہ کے ساتھ ہے اور آسانی کہ یہ غین زیر کے ساتھ پڑھنی چاہیے۔

بس یہ تو ایک نام کی اصلاح تھی اور اگر غور کیا جائے ...... تو جوش میں ہوش سے ہاتھ دھوتے ہوئے اکثر ہمارے نقیبان محفل دوست ...... اللہ اور رسول ﷺ اور مقدس مقامات کے ناموں کا تلفظ بھی بگاڑ دیتے ہیں جو کہ ایک طرح سے گناہ اور بہت بڑی غلطی بھی کہلاتی ہے اب آپ حضرات خود ہی سوچیئے کہ ہمیں اپنے مواد میں استعمال ہونے والے الفاظ کے تلفظ کو صحیح کرنے اور معیاری بنانے کی کتنی اشد ضرورت ہے

❁❁❁❁❁

میں تنقید برائے اصلاح کر رہا ہوں

ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے بندوں کے اندر آپس میں کچھ ایسی بات ہوتی ہیں جو کہنے والے سے سنتے ہی جس کو کہی جا رہی ہیں اس کے تن دمن میں آگ لگ جاتی ہے...... حالانکہ اگر اس بات کو محبت کا جامہ پہنا کر سوچا جائے تو یہ بات سمجھ آتی ہے کہ یہ تنقید نہیں بلکہ یہ پس پردہ میری اصلاح ہے...... یہ بات حقیقت ہے کہ اکثر اوقات تنقید کے پیچھے حسد کا ٹرانسفارمر جل رہا ہوتا ہے جو کہ تنقید کرنے والے کے اندرونی حسد کی عکاسی کر رہا ہوتا ہے اور بعض اوقات ایسی باتیں بھی بطور تنقید کی جاتیں ہیں کہ جن سے کہنے والے اور جس کو یہ باتیں کہی جا رہی ہیں دونوں کو حسن مطلب کی خوشبو آتی ہے...... اور ان باتوں کی ظاہری کرواہٹ میں بھی اصلاح اور ہمدردی جھلک رہی ہوتی ہے...... ایسی ہی چند باتیں میں اپنے نئے آنے والے نقیب بھائیوں اور اس فن کے میدان کے پرانے کھلاڑیوں کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کیونکہ کسی بھی مشکل کام کی تیاری اور اس کی اچھی خوبیوں کو برقرار رکھنے کے لیے اصلاح کی بہت ضرورت ہوتی ہے اس سے پہلے راقم الحروف کی چند کتابیں اس فن کے حوالے سے مارکیٹ میں آئیں تو پورے پاکستان سے راقم الحروف کو مبارک باد کے فون آئے...... اور جہاں یہ فون مبارک باد کے فون تھے وہاں پر اکثر فون کرنے والے دوستوں نے پاکستان کے اکثر معروف اور نامور نقباء حضرات کا گلہ بھی کیا اور تنقید برائے اصلاح بھی کی مثلاً...... یوں کہا کہ!

جناب یہ نقیب حضرات!

اعتراض نمبر1: اکثر کو دیکھا گیا ہے کہ نماز کے وقت پر نماز نہیں پڑھتے ایسا کیوں ہے؟

اعتراض نمبر2: نبی ﷺ کی مبارک سنت داڑھی کے تارک بھی اکثر نقیب ہیں آخر ایسا کیوں ہے؟

اعتراض نمبر3: میلاد پاک کی محافل میں نقیب حضرات کا لباس کیسا ہونا چاہیے؟

اعتراض نمبر4: محافل میں نقیبان محفل بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں حالانکہ اکثر کے دامن خود علم کی دولت سے خالی ہوتے ہیں

اعتراض نمبر5: نقباء حضرات محفل میں نعت خوانوں کو تو بہت اہمیت دیتے ہیں مگر علماء کرام کو بڑی تنگ نظری سے دیکھتے ہیں ایسا کیوں ہے؟

اعتراض نمبر6: نقیب حضرات اکثر ایک محفل پر وقت دے کر وقت پر نہیں پہنچتے کیوں؟

اعتراض نمبر7: اکثر نقیب حضرات جب تشریف لاتے ہیں تو بہت متکبرانہ انداز میں بات کرتے ہیں ان کی اصلاح کون کرے گا

اعتراض نمبر8: اکثر نقیب حضرات ٹائم یا تاریخ لینے والوں سے کافی پیسوں کا مطالبہ کرتے ہیں......وغیرہ وغیرہ

اعتراضات کے جوابات

اعتراض نمبر1:

تو جناب اب میں بانیان محفل اور نقیبان محفل سے یوں مخاطب ہونا چاہوں گا...... کہ جہاں تک اس اعتراض کا تعلق ہے کہ یہ نقیب حضرات نماز کی پابندی کیوں نہیں کرتے تو اس کے لئے یہ عرض کرنا ضروری جانتا ہوں کہ خیر ایسا بھی نہیں کہ سارے نقیب نماز پڑھتے ہی نہیں میں اس بات کو نہیں مانتا...... ہاں یہ بات تسلیم کرتا ہوں کے ایسے بھی حضرات ضرور ہیں کہ جو نماز کو پابندی سے ادا نہیں کرتے اور اگر کہا جائے تو کافی بہانوں کی بچھاڑ کر دیتے ہیں کہ میرا فلاں عذر ہے کہ جس کی وجہ سے میں نماز کی پابندی نہیں کرسکتا

یہ عذر بے وزن اور کسی چیز کو مان لینے کی حدود سے کافی دور ہے ایسے نقیبان محفل اور دوسرے بھی اسٹیج پر وعظ و نصیحت کرنے والے حضرات کو یاد رکھنا چاہیے کہ قرآن ہمارے نبی ﷺ کے قلب اطہر پر نازل ہونے والی وہ پاک کتاب ہے کہ جس کے اندر غلطی کے ذرہ برابر بھی احتمال کا تصور بھی نہیں ہوسکتا اس پاک کتاب میں اللہ پاک نے جن عبادات کا ذکر فرمایا ہے ان میں سے سب سے زیادہ جس عبادت کا ذکر فرمایا ہے وہ نماز ہی ہے......اور سید کائنات ﷺ جن کے ذکر کی پاک محفل میں بیٹھ کر یا محفل کی تیاری میں ہم لوگ نماز چھوڑ دیتے ہیں اس ذات کریم ﷺ کا فرمان پاک ہے کہ "نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے"

اب جو اس فن سے وابستگان ہیں ان کو اپنا احتساب خود ہی کر لینا چاہیے کہ

ہم آپ ﷺ کو ٹھنڈک اور راحت پہنچانے والی عبادت کو چھوڑ کر اگر محفل میں چلا چلا کر اپنے نبی ﷺ کے محب اور عاشق ہونے کے دعوے کرتے رہیں گے تو کیا یہ چیز ہمیں کوئی فائدہ دے سکے گی؟ یا پھر اسطرح کرنے سے ہم محافل کے روحانی فیوض وبرکات حاصل کرسکیں گے؟ یقیناً جواب یہی ہوگا کہ کبھی نہیں ...... تو پھر میں اپنے تمام محترم نعت خواں حضرات اور خصوصاً نقیب حضرات جو اس مرض میں گرفتار پائے گئے ہیں ان سے درد بھری گذارش کروں گا کہ آج ہی توبہ کر کے پچھلی کوتاہیوں کی معافی مانگ کر اور پکا ارادہ کر کے آج ہی سے پنجگانہ نماز کا باجماعت اہتمام کریں کیونکہ اگر نماز کی پابندی ہوگی تو پھر ہی ہمیں میلاد پاک کی محفل میں بیٹھ کر یارسول ﷺ، یارسول اللہ ﷺ کی صدائیں بلند کرنے کے ثمرات اور برکات حاصل ہوسکتی ہیں اور آخر میں یہ بات بھی ضروری ہے بانیانِ محفل یعنی محافل کا انعقاد کرنے والوں کے لئے کہ اگر نماز نہیں تو پھر ایمان بھی نہیں، ایمان کا زندہ معیار ہی قائم رکھنے والی عبادت نماز ہے آپ حضرات بھی پہلے نمازی بنو پھر محافل میلاد کے خدمتگار بنو، پھر ہی اللہ اور رسول ﷺ کی رضائیں حاصل ہوں گیں

اعتراض نمبر2:

دوسرا اعتراض یہ ہوتا ہے...... کہ کئی نقیب حضرات کو دیکھا گیا ہے کہ وہ محفل کے مذہبی ماحول میں لوگوں کو اصلاح وتربیت کا تحفہ تو پھولوں جیسے الفاظ میں دیتے ہیں مگر خود ان کے ہاتھ سنت نبوی ﷺ کی برکات سے خالی نظر آتے ہیں یعنی بناوٹی سجاوٹ کو ہی اپنا شعار زندگی بنا رکھا ہوتا ہے اور عملی طور پر خود سنت رسول ﷺ سے دور ہوتے ہیں یعنی کہ داڑھی بھی نہیں ہوتی اور اگر کسی نے تھوڑی سی بڑھا بھی رکھی ہو تو وہ

سنت مطہرہ کے مطابق نہیں ہوتی! یہ یاد رکھا جائے کہ چاہے امیر ہو یا غریب کوئی صاحب علم ہو یا علم کی دولت سے خالی پیمانہ رکھنے والا انسان مگر ہو مسلمان تو اس کے لئے شرعی داڑھی مکمل رکھنی ضروری ہے یہ نبی ﷺ کی سنت مؤکدہ ہے جس کے بغیر گزارہ نہیں ہے سید کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا

جس نے فساد امت کے وقت میری سنت کو زندہ کیا اس کے لئے سو شہیدوں کا ثواب ہے

نبی ﷺ کا یہ فرمان بے مثال سننے کے بعد خود ہی سوچ لینا چاہیے کہ سنت نبوی ﷺ کو ترک کر کے ہم کن لوگوں میں شامل ہو رہے ہیں اور اپنے چہروں کے نور کو نبی ﷺ کی سنت مطہرہ سے زینت دے کر ہم کس ثواب کے حقدار بن رہے ہیں؟

یہ عجیب اور سمجھ سے بالا تر فلسفہ ہے کہ اسٹیج پر تو ہم غلامی رسول میں جان قربان کرنے کے نعرے بلند کریں اور خود ہی اپنے ہاتھوں سے سید کائنات ﷺ کی پاک اور انتہائی ضروری سنت کا قتل عام کریں تو ہمارا دین کے ساتھ کتنا تعلق ہے؟ اور قیامت کے دن سید کائنات ﷺ کے سامنے اپنا بگڑا ہوا منہ لے کر کس طرح سے حاضر ہوں گے؟...... ویسے بھی مذہبی محافل اور اجتماع گاہوں میں لوگ دین کی باتیں سنت رسول ﷺ کی باتیں سننے کے لئے حاضر ہوتے ہیں اور جب بیان کرنے والے ہی سنت کی دولت سے محروم ہیں تو وہ اپنے سامعین اور چاہنے والوں کو کیا تاثر دے رہے ہیں...... میں آخر میں نقباء حضرات سے یہ دردمندانہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ سنت نبوی ﷺ کو ہی اپنا شعار بنائیں اور اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں کامیابیوں اور عزتوں سے نوازے گا...... انشاءاللہ

اعتراض نمبر3:

اب کے اس کے بعد تیسرا اعتراض کہ اسٹیج پر نعت رسول مقبول ﷺ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنے والے نعت خوانوں اور نقیبان محافل کا لباس اپنی طرف کچھ اعتراضات کو دعوت دیتا ہے

خیر سبھی ایسا نہیں کرتے بڑے بڑے معروف نعت خواں حضرات ہیں جن کا لباس سنت نبوی ﷺ کے عین مطابق ہوتا ہے اور اسلامی شعار کے پورے طریقوں سے سجا ہوا ہوتا ہے لیکن ہاں کچھ ایسے بھی حضرات ہیں جن میں نقیب بھی شامل ہیں اور نعت خواں حضرات بھی شامل ہیں کہ جو محافل میں پہننے کے لئے مخصوص قسم کے لباس متعارف کروانے کے موجد و موسس ہیں میرے بھائی لباس بھی اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے کہ انسان اس سے زینت حاصل کرتا ہے اور جائز حد تک شائستگی لینے کی کوشش بھی کرتا ہے کسی بھی جائز نعمت کا اگر استعمال ایک دائرے کے اندر رہتے ہوئے کیا جائے تو وہ نعمت عبادت بن جاتی ہے اور اگر غلط استعمال شروع ہو جائے تو ابھی جو نعمت عبادت تھی صرف اس کے صحیح حکم کے خلاف چلنے کی وجہ سے وہ باعث گناہ بن جاتی ہے

میں نے ان اعتراض کرنے والے احباب کے علاوہ خود بھی محافل میں اس چیز کا مشاہدہ کیا ہے کہ نقیبان محفل کا آنا بھی ناز ونخرے سے ہوتا ہے اور لباس بھی انتہائی ناز ونخرے کی عکاسی کر رہا ہوتا ہے...... یقین جانیے بعض اوقات اسٹیج پر محفل نعت میں سننے اور سنانے آنے والے لوگوں نے ایسے ایسے لباس زیب تن کئے ہوتے ہیں کہ شرم آنا شروع ہو جاتی ہے اور اگر آپ اصلاحاً کسی کو کوئی بات انتہائی اخلاق کے ساتھ بھی

کہہ دیں تو وہ فوراً اس بات کا برا منا جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کچھ خشک لوگ خدا جانے کیوں ہمارے لباس سے چڑتے ہیں ہم اپنے پیسوں سے خریدتے ہیں اور اپنے تن پر پہنتے ہیں مگر لوگ ہیں کہ خواہ مخواہ ہم سرکار ﷺ کے ثنا خوانوں کو گھورتے ہیں خدارا غور کرو!

میں اپنے نقیب بھائیوں اور دیگر اسٹیج سے وابستہ ساتھیوں سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے یوں عرض کرنا چاہوں گا کہ ہم کسی بھی محفل میں ہوں...... کسی بھی جلسے میں ہوں...... کسی میٹنگ میں ہی ہوں...... یا کسی ریلی میں شریک ہوں...... تو جو کوئی بھی پروگرام مذہب کے حوالے سے مذہبی بنیاد پر ہوتا ہے اس میں شرکت کرنے والے تمام لوگ بھی مذہبی کہلاتے ہیں بلکہ ان لوگوں کو چلتے، پھرتے، اٹھتے بیٹھتے دیکھا جاتا ہے اور ان کی باتیں نوٹ کی جاتی ہیں کہ یہ لوگ سننے والوں کو تو بہت ہدایات کرتے ہیں...... بڑی تبلیغ کرتے ہیں...... اسلامی احکام پر کاربند رہنے کے بہت سارے وعدے لیتے ہیں مگر خود یہ شریعت کے کتنے پابند ہیں...... خود یہ اسلامی احکامات کی کتنی پاسداری کرنے والے ہیں...... خود ان کا سنت نبوی ﷺ سے کس معیار کا تعلق ہے؟...... تو میرے بھائیو ان ساری چیزوں میں سے سب سے پہلی جو دو چیزیں دیکھی جاتی ہیں وہ ہیں محفل پاک کی اسٹیج پر بیٹھنے اور پڑھنے والے بندے کا چہرہ اور اس کا لباس دیکھا جاتا ہے کہ کیا محفل میں نقابت کے فرائض سرانجام دینے والے صاحب کے چہرے پر سنت نبوی ﷺ کی روشنی ہے یا کہ نہیں یعنی کہ اس محفل میں ذکر نبی ﷺ کرنے والے نے داڑھی رکھی ہے یا نہیں اور اگر داڑھی نہیں تو لوگ یونہی آپ کی شعلہ بیانی کو سننے والے آپ کے اپنے سامعین ہی کہنا شروع ہو جاتے

ہیں کہ حضرت صاحب باتیں تو بڑی کر رہے ہیں مگر خود تو داڑھی بھی نہیں رکھی ہوئی......
اور ادھر جب لباس پر نظر جاتی ہے تو یوں کہا جاتا ہے کہ واہ لگتا ہے کہ حضرت نے یہ کڑھائی کا نیا ڈیزائن ہی اپنی شیروانی پر بنوایا ہے اور آج کل تو جن کو اللہ نے اس طرح کی حرکتوں سے دور رکھا ہے بس وہی بچے ہوئے ہیں ورنہ تو جناب ایسے ایسے پر تکلف ڈیزائن آچکے ہیں کہ آپ دیکھتے ہی پریشان ہو جائیں کہ یہ کیا حال بنا رکھا ہے؟ اس طرح کے کپڑے آج کل زیادہ ان صاحبان کے استعمال میں ہیں جن کو دیکھیں تو یوں لگتا ہے کہ یہ یہاں ثواب کی نیت سے نہیں بلکہ کوئی نیا ڈیزائن متعارف کروانے آئے ہیں...... ظاہری بات ہے کہ اگر اتنے مہنگے اور ڈیزائن دار کپڑے پہنے جائیں گے تو تکبر بھی سر پر جھومتا ہوگا اگر لباس سادہ مگر پرکشش ہو تو پہننے والے کی طبیعت میں بھی سادگی اور عاجزی وانکساری ہی نظر آئے گی مگر جب بھی کہا جائے تو آگے سے نازیبا الفاظ سننے کو ملتے ہیں تو پھر اصلاح کون کرے گا؟ اسوۂ حسنہ پر عمل کا...... حکم قرآن کدھر جائے گا؟ سادہ اور بغیر نمود و نمائش والا لباس کن لوگوں کے تن کی زینت بنے گا؟

خدارا یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ ہر محفل کی اسٹیج پر آپ کے چاہنے والوں میں اضافہ جبھی ممکن ہے جب چہرہ اور لباس اسلامی طریقے کے مطابق ہوں گے اور ریا کاری سے پاک ہوں گے

اعتراض نمبر4:

چوتھا اعتراض اکثر سننے والے سامعین محفل کا یہ ہوتا ہے کہ بہت سارے صاحبان اسٹیج ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جو دعوے تو بڑے بڑے کر جاتے ہیں مگر ان کے ہاتھ علم کی دولت سے خالی ہوتے ہیں تو بندۂ ناچیز اس حوالے سے بھی چند باتیں لکھنے

کی کوشش کرتا ہے کہ کسی حد تک یہ اعتراض بھی ٹھیک ہے کہ واقع ہی ایسا بھی ہوتا ہے کہ محفل کے شروع میں جو بندہ انتہائی عاجزی کے ساتھ اپنے منہ سے اپنی کسرِ نفسی کر رہا ہوتا ہے اور آنے والی گھڑی میں وہ بندہ خود ہی اپنی کسرِ نفس کے پہلو کو بھول کر بڑے بڑے عالمانہ اور فاضلانہ اور مناظرانہ دعوے شروع کر دیتا ہے کسرِ نفسی کرتے ہوئے تو کہتے ہیں کہ جناب محترم سامعین حضرات میں کوئی عالم تو نہیں میں تو ایک جاہل سا انسان ہوں بس آپ حضرات نے مجھے یہاں حاضری کی دعوت دی اور میں نے فلاں فلاں حاجی صاحب کے کہنے پر محفل میں حاضری کی حامی بھر لی اور اب اس کسرِ نفسی کے پیکر بننے والے کا رنگِ گفتار کس طرح سے بدلتا ہے ذرا غور سے پڑھیئے گا ...... کہ میرے پاس تو وقت ہی نہیں ہوتا محافل کا اتنا زیادہ بوجھ ہوتا ہے کہ دو تین ماہ پہلے مجھ سے ٹائم لینا پڑتا ہے تو پھر میں حاضر ہو سکتا ہوں یہ تو آپ حضرات کی خوش قسمتی ہے کہ میں آج یہاں آپ حضرات کے سامنے بولنے کے لئے حاضر ہوں بس مجبوری تھی کیا کرتا جگہ ہی ایسی تھی کہ انکار نہیں ہو سکتا تھا...... خیر اس کے بعد محفل شروع ہوتی ہے تو جناب نے عنوان گفتگو سیدھا کرنے کے لئے جو آیت تلاوت کی ہوتی ہے اس کی بغیر وقت کا لحاظ کیے تفسیر بیان کرنا شروع ہو جاتے ہیں، ایسے نقیبان محفل جو فن سے نا آشنا ہوتے ہیں یہ جو بھی ذہن سے نکال دیتے ہیں کہ میں نقیب محفل ہوں خلیب محفل نہیں، حالانکہ محفل میں مفصل اور مدلل گفتگو کرنے کے لیے جید علماء کرام بیٹھے ہوتے ہیں مگر حضرت اپنی پٹڑی سے اتر چکے ہوتے ہیں بس آیت مبارکہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے یہی کہتے ہیں کہ میرے پاس وقت کم ہے اگر میں چاہوں تو اس آیت کی تفسیر اتنی طویل بیان کروں کہ رات گزر جائے اور دن نکل آئے وغیرہ وغیرہ

اب آپ حضرات خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ یہ بندہ ابھی جو یہ دعویٰ کر رہا تھا کہ کہاں میں اور کہاں قرآن وحدیث کے علم کی اتنی بڑی دولت میں تو ایک جاہل سا بندہ ہوں...... اب ان میں سے کوئی اعتراف حقیقت بھی یاد نہ رہا سب کچھ یہیں بھول گیا اور جب کوئی شعر پڑھنے کی باری آئی تو پھر اتنی طوالت کہ نعت خواں بیٹھا نقیب محفل کا منہ دیکھ رہا ہے کہ کب حضرت کی مجھ پر محبت وشفقت بھری نظر پڑتی ہے اور میری حاضری مائیک پر سامعین کے سامنے کچھ سنانے کے لئے ہوتی ہے مگر ادھر حضرت ہیں کہ مفسرانہ دعوے کرتے کرتے مناظرانہ رنگ میں ڈھل جاتے ہیں کہ کوئی ہے جو میری بات کو رد کر سکے؟ یا اس پوری دنیا میں کوئی ایسا نہیں جو آپ کے اس بھائی کی باتوں کا جواب دے سکے...... حالانکہ حضرت کو تفسیر کے اصول سے صحیح واقفیت تو بہت دور کی بات ہے ترجمہ بھی آیات کا صحیح نہیں آتا اور احادیث کا علم تو مخلص اور مہذب سیرت والے لوگوں کا کہنا ہے اول بات تو یہ سب ایک نقیب محفل کی ڈیوٹی ہی نہیں ہے...... کیونکہ نقیب محفل کو ایک محدود وقت میں محفل کے ماحول کو ساتھ لے کر چلنا ہوتا ہے اور ایسے نقیب حضرات جو محفل کے وقت کی قیمت کو مدنظر نہیں رکھتے ان کے لئے یہ آخری پروگرام ہوتا ہے جہاں وہ اپنی قابلیت کے جوہر دکھا رہے ہوتے ہیں بلکہ ایک محفل میں موجود عالم دین کے حوالے سے نقیب کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ گا ہے بگاہے اچھے اور سنجیدہ سلجھے الفاظ میں محفل میں موجود عالم دین کا تعارف کرواتا رہے اور ان کی قابلیت کی چمک لوگ کے ذہنوں میں ذہن نشین کرائے...... نہ کہ سب کو بٹھا کر کہے کہ بس آج اے سننے والو آپ ہو اور میں ہوں اور مائیک ہے

ایسے اناڑی طریقے سے بولنے والے اکثر نقیب حضرات اچھے بھلے

پروگرام بھی بالکل خراب کر کے رکھ دیتے ہیں اسلیئے کہ جولوگ محفل میں موجود مہمان ثناء خوان کو سننے آئے وہ بھی جمائیاں لینا شروع ہو گے اور جو سامعین محفل میں تشریف لانے والے کسی مستند عالم دین کا خطاب سننے کے لئے آئے وہ بھی اناڑی نقیب کے دعوے سن سن کر اللہ اللہ کر کے وقت گزار رہے ہوتے ہیں اور بار بار چٹ لکھ کر نقیب محفل کو دے رہے ہوتے ہیں کہ حضرت اور کسی کو بھی ٹائم ملنا ہے یا آج کی شام آپ کے نام ہے؟

تو سوچئے کتنی ندامت کی بات ہے؟ ایسا کرنے والے حضرات کو فوراً اپنی ان عادات سے منہ پھیرنا ہوگا ورنہ اس طرح سے بولنے کے عادی لوگ اپنے ہی گھر میں بیٹھ کر خود کو ہی نقابت سناتے رہتے ہیں اور ایسے وقت کو یاد کر کر کے خود کو کوستے رہتے ہیں

اعتراض نمبر5:

اس بات کا ذکر بھی کافی کیا جاتا ہے...... کہ نقیبان محفل اپنے من پسند نعت خواں حضرات کا تعارف تو بہت زیادہ بڑھ چڑھ کر کرواتے ہیں مگر محفل کے اسٹیج پر موجود علمائے کرام کی طرف توجہ نہیں دیتے آخر ایسا کیوں کیا جاتا ہے؟

قارئین کرام!

یہ بات بھی بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے کیونکہ اگر باریک بینی سے دیکھا جائے تو محفل میلاد النبی ﷺ کے حوالے سے سجنے والی محفل کے اسٹیج پر بیٹھنے والے تمام مہمان ہی قابل توجہ اور قابل عزت ہوتے ہیں یہ تو اخلاقاً اچھی بات نہیں کہ کسی کو اپنی محبتوں سے بہت زیادہ نوازا جائے اور اکثر کی عزت اور اہمیت کو اچھے طریقے سے

متعارف کروانے کی بجائے نظر انداز کیا جائے ...... میرے خیال میں تو کچھ نقیبان محفل ان لوگوں کو ہی توجہ سے زیادہ نوازتے ہیں جن سے ان کا روزانہ کا تعلق ہوتا ہے مثلاً ...... تلاوت قرآن پاک کرنے والے من پسند قاری صاحبان اور نامور ثنا خوان حضرات کو انفرادی اہمیت دی جاتی ہے جو کہ بہت ہی بری بات ہے اور نقیب حضرات کی محفل اور ان کی انتظامیہ سے یہ رویہ اختیار کرنا بے وفائی کہلاتا ہے ...... اور بعض اوقات ان لوگوں کو نوازا جاتا ہے جن سے اس محفل میں موجود نقیب محفل نے انتظامیہ کے حکم پر خود اپنی ذمہ داری پر ٹائم لیا ہوتا ہے بس وہ چاہتا ہے کہ ان کو زیادہ سے زیادہ وقت دے کر خوش کر لوں اور ان حضرات کے اپنے من پسند وقت میں پڑھنے کی خواہش بھی پوری ہو جائے اور میرا واسطہ بھی ان سے برقرار رہے ...... ذرا غور فرمائیں کے ایسا کرنے سے محفل کا کتنا نقصان ہو رہا ہے محفل میں موجود پڑھنے کی خواہش رکھنے والے دوسرے افراد کی دل آزاری ہو رہی ہے لیکن اکثر نقیبان محفل ہیں کہ وہ اپنی اس خامی کی طرف توجہ دینے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں اور جب ان سے یہ کہہ دیا جائے کہ جناب نقیب محفل صاحب فلاں صاحب کافی دیر سے تشریف فرما ہیں اب ان کا حق بنتا ہے کہ ان کو پڑھنے کے لئے وقت دیا جائے تو اکثر نقیب محفل لال پیلے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں کوئی کیسٹ سن کر نقیب نہیں بنا بلکہ میرا تو پچھلے بیس سال کا محفل میں پڑھنے اور محفل کو صحیح طریقے سے چلانے کا روشن تجربہ ہے میں بہت خوب جانتا ہوں کہ کس کو کہاں وقت دینا ہے اگر ابھی بھی کسی کو جلدی ہے تو میں کیا کروں میں تو محفل کو بڑے تکنیکی طریقے سے چلا رہا ہوں یا پھر کسی کا اعتراض سنتے ہی کہتے ہیں کہ میں مائیک انتظامیہ کے حوالے کر رہا ہوں اور حاجی صاحب سے گذارش کرتا ہوں کہ

جس کو مرضی آ کر پڑھالیں میں جارہا ہوں میں نے کبھی ایسے ماحول میں نہیں پڑھا اور اگر مجھے پتہ ہوتا کہ آپ لوگوں کو محفل کروانے کا طریقہ ہی نہیں تو قسم سے میں آپ کو کبھی بھی وقت نہ دیتا چلو اب تو غلطی ہوگی مگر آئندہ سے سبق آ گیا پھر کبھی آپ کی سالانہ محفل کے لئے وقت نہیں دوں گا...... حضرات سوچئے کہ ایک نقیب اب اپنی ذات میں موجود عاجزی کا دامن بھی چھوڑ چکا ہے اور اپنا بڑا پن بھی باتوں ہی باتوں میں بیان کر چکا ہے اور اس نقیب کے رویے سے سب سے زیادہ پریشان محفل کی انتظامیہ کو ہوتی ہے اور مہمان بھی اس نقیب کو کوئی اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتے...... خیر یہ ساری باتیں تو جن لوگوں سے پیش آئیں وہ ان باتوں کے گواہ ہیں بات رہی کہ علمائے کرام کو اہمیت نہ دینا کہاں کا انصاف ہے یہ جو دین کے سپاہی ہیں، مسلک کے ترجمان ہیں اور ہماری بے شمار کوتاہیوں پر ہماری اصلاح فرمانے والے ہیں وہ سب سے زیادہ اس چیز کے لائق ہیں کہ نقیب محفل جہاں اسٹیج پر موجود سب لوگوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھے وہاں سب سے زیادہ عزت اور اہمیت کی اہم نگاہ سے علمائے کرام کو دیکھے...... کیونکہ محافل میلاد بھی تبلیغ کا ایک بہت بڑا اور کامیاب ذریعہ ہیں اور جب ہم اپنے مبلغین سے صحیح رویہ نہیں رکھیں گے تو غیر ہم سے کیا تاثر لیں گے؟ لہٰذا یہ بات ضروری ہے کہ جہاں محفل میں موجود...... اپنے من پسند نعت خوانوں کو دیکھا جائے اور ان کے ناز ونخرے برداشت کئے جائیں وہاں محراب ومنبر کے وارث علماء کرام کی انتہائی عزت وتکریم کی جائے اور جن اچھے اچھے الفاظ سے نقیب محفل نعت خوانوں کو نوازتا ہے اسی طرح بلکہ ان سے کہیں زیادہ اچھے، سلجھے اور شائستہ الفاظ میں انتہائی ادب کا پہلو عیاں رکھتے ہوئے اچھے القاب سے اپنے مسلک کے ترجمان علماء کرام کا

تعارف کروایا جائے اور لوگوں کو بتایا جائے کہ سامعین یہ باعمل علماء کرام ہمارے سر کے تاج ہیں اور ہمارے انتہائی قابل عزت رہنما ہیں اور اگر یاد ہو تو علم اور علماء کرام کی شان کے اندر کوئی آیت قرآن پڑھی جائے یا اگر کوئی حدیث پاک یاد ہے تو جس میں نبی ﷺ نے علماء کرام کے فضائل بیاں کیے ہوں تو وہ بھی سامعین محفل کے سامنے بیان کی جائیں اس طرح کرنے سے ایک نقیب محفل کا شائستہ رویہ بھی ظاہر ہوگا اور اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ ہوگا......اور نقیب محفل کسی کی دل آزاری کرنے کے گناہ سے بھی محفوظ رہے گا اور علماء کرام کی حوصلہ افزائی بھی ہوگی اور ان کا اتنا بڑا گلہ بھی محبت میں بدل جائے گا

اعتراض نمبر6:

یہ معاملہ بھی ایسا ہے کہ اس پر بھی کچھ نہ لکھے بغیر قلم نہیں رہ سکتا یعنی اگر ایک محفل کے بانی نے بڑی محبت اور انتہائی عقیدت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک کثیر رقم خرچ کر کے محفل میلاد النبی ﷺ کا انتظام کیا اور اس انتظامی حوالے سے محفل کو کامیاب اور باسرور بنانے کے لئے ملک کے نامور قراء حضرات اور معروف ثناء خوان اور جید علمائے کرام سے وقت اور تاریخ بھی حاصل کرلی اس کے ساتھ ہی ان نے اس بات کی اہمیت جانتے ہوئے کہ محفل کے انتظام آگے چلائے گا کون؟ اس کے تحت ان حضرات نے ملک کے کسی شہنشاہ نقابت سے رابطہ کیا اور بڑے حیلوں اور وسیلوں کے بعد ایک نقیب محفل کا ٹائم حاصل کرلیا اور ساتھ ہی یہ بھی طے پا گیا کہ فلاں دن فلاں تاریخ کو اس وقت محفل شروع ہوگی......تو آگے سے نقیب محفل کا جواب سنیئے جی میں

حاضر جناب آپ میری طرف سے کوئی فکر نہ کیجئے یہ تو ہمارا اپنا پروگرام ہے ہاں تو محفل میں مہمان کون کون سے آ رہے ہیں؟ جب یہ بتایا گیا تو جی ساؤنڈ کس کا لگ رہا ہے؟ اس سوال کا جواب دے کر مطمئن کیا تو اتنے ناز اور نخرے اور سوالات کرنے کے بعد وقت تاریخ مقام طے پا گیا...... مگر تصویر کا دوسرا رخ دیکھئے کہ جس دن مقررہ تاریخ آئی تو محفل کا انتظام اپنے بام عروج پر ہے بانی محفل حاجی صاحب لائٹنگ لگوا رہے ہیں دیگوں کا سامان لا رہے ہیں......اور سب کاموں کے ساتھ ساتھ جو حاجی صاحب کو سب سے زیادہ فکر ہے وہ نقیب محفل کی کیونکہ ظاہری سی بات ہے کہ محفل کو چلانے والا وقت پر موجود ہوگا تو محفل شروع ہوگی۔ گاڑی کا ڈرائیور موجود ہوگا تو گاڑی چلائے گا اور اگر ڈرائیور نہ ہو تو سواریاں بڑی شدت سے انتظار کرتی رہتی ہیں کہ ڈرائیور آئے گا تو گاڑی چلے گی اور اسی طرح ایک نقیب محفل کی پریشانی ہوتی ہے کہ نقیب محفل وقت پر آئے گا تو محفل چلے گی ورنہ ڈرائیور کا انتظار کرنے والی سواریوں کی طرح سامعین بھی انتظار میں رہتے ہیں کہ وقت تو ہو چکا ہے مگر محفل کب شروع ہوگی؟

ادھر بانی محفل نے پریشانی کے عالم میں جیب سے موبائل فون نکالا......اور اپنی محفل کے نقیب صاحب کا نمبر ڈائل کیا تو فوراً اس نقیب محفل نے فون ریسیو کیا حاجی صاحب نقیب محفل سے، جناب آپ ابھی تک پہنچے نہیں؟ محفل شروع ہونے میں تھوڑا ہی وقت باقی ہے اور نقیب صاحب فوراً جواب دیتے ہیں جی حاجی صاحب آپ بالکل فکر نہ کریں میں اپنے وقت پر آ رہا ہوں ...... جناب آپ سے زیادہ فکر ہے بس میں گھر سے چل پڑا ہوں اور تھوڑی دیر میں پہنچ رہا ہوں

لو جی وہ تھوڑی دیر اب منٹوں سے گھنٹوں میں تبدیل ہو چکی ہوتی ہے حاجی

صاحب محلے کی مسجد کے امام صاحب کے پاس جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جناب ہماری محفل لیٹ ہو رہی ہے برائے مہربانی اگر آپ نقابت کر لیتے ہیں تو ذرہ نوازی ہو گی تشریف لے آئیں بس کسی مجبوری کی وجہ سے نقیب محفل لیٹ ہو گئے ہیں بس اسی پریشانی اور ناتجربہ کاری کی وجہ سے پروگرام اکثر اوقات خراب ہو جاتا ہے اور نقیب محفل کا صبح ہونے تک انتظار ہی رہتا ہے......اب دیکھئے یہ ایک ذمہ دار نقیب محفل جو محفل کے معاملات کو سمجھتا ہو کتنی بڑی غیر ذمہ داری کا مظاہرہ ہے؟......برائے مہربانی ایسی عادت سے دامن چھوڑنا چاہیے ورنہ اپنی ایک نقیب محفل ان عادات کی وجہ سے نام بھی گیا اور کام بھی گیا

میرے بھائی نقیب حضرات جب بھی کسی کو وقت دیں تو انہیں اس بات سے ضروری آگاہ کریں کہ جناب میں اتنے وقت میں آپ تک پہنچ جاؤں گا اور پھر کوشش کریں کہ وعدے کی خلاف ورزی نہ ہو اگر کسی سے کبھی کبھار کسی خاص مجبوری کی وجہ سے ایسا ہو جائے تو اس میں تو کسی کا قصور نہیں لیکن اگر ایسا جان بوجھ کر کیا جائے تو عنقریب اسٹیج آپ سے بہت دور ہو جائے گا اور آپ اتنے......اچھے شعلہ بیان اور خوش الحان ساتھ فصیح اللسان ہونے کے باوجود ماضی کا حصہ بن جائیں گے

اعتراض نمبر7:

یہ اعتراض بھی کسی حد تک گذشتہ سے پیوستہ ہے کہ اگر نقیب محفل وقت پر پہنچ ہی جائے تو پھر کچھ نقیبوں کی عادت ہوتی ہے کہ بے معنی بے مقصد ناز اور نخرے بغیر کسی بات کے بانیان محفل کو دیکھائے جاتے ہیں اور بڑے متکبرانہ انداز میں انتظامیہ کے کسی سرکردہ بندے کو بلانے کا حکم ارشاد فرماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں کوئی اتنا فارغ

نہیں ہوں جو یہاں بیٹھا محفل کے انتظامات مکمل ہونے کا انتظار کرتا رہوں...... دیکھئے فلاں کام تو آپ اب شروع کر رہے ہیں محفل کب شروع ہوگی؟ یا پھر یوں کہتے ہیں کہ اگر آپ انتظامیہ کے ارکان کو ان انتظامات کا...... طریقہ نہیں آتا تھا تو کسی سے مشورہ ہی کر لیتے اب ہمارے آجانے کے بعد ہمارے لئے تو درد سر نہ بنتے

ایسے جملے بولنے سے سب نقیبان محفل کو پرہیز کرنا چاہیے بلکہ ایک نقیب کی طبیعت تو پوری طرح سے سلیقہ شعاری کے اصولوں کی پابند ہونی چاہیے

کہ اگر کسی جگہ پر کوئی بات ایسی ہو بھی جائے تو درگزر کرنا ہی بہتر ہوتا ہے ویسے بھی ایسے موقعوں پر جو اثر آپ کی زبان کے لہجے کی شائستگی دکھا سکتی ہے وہ کوئی دوسرا طریقہ اثر نہیں دکھا سکتا۔ لہٰذا ایسی شکایات کا کسی کو بھی موقعہ نہ دیا جائے کہ جس کی وجہ سے فن اور فن شناس حلقے میں آپ کی اہمیت پر حرف آئے

اعتراض نمبر8:

یہ بات کسی حد تک سوچنے کے لائق ہے کہ یہ اعتراض اگر ہوتا ہے کہ جی نقیب حضرات تو ٹائم ہی بڑے نخرے اور بڑی گارنٹی طلب کرنے کے بعد دیتے ہیں اور محفل یا کسی جلسے میں اپنی خدمت کے فرائض سرانجام دینے کے لئے کافی معاوضہ بھی طلب کرتے ہیں

محترم قارئین!

جہاں تک تو اعتراض کرنے والے نے ایک لفظ معاوضہ استعمال کیا ہے اول تو میں اسکی مخالفت کرتا ہوں کہ سید کائنات ﷺ کے ذکر پاک کی محفل میں بطور ہدیہ یا نذرانہ دیا جانے والا مال معاوضہ نہیں ہوسکتا...... اور میرے خیال سے تو کوئی بھی

نقیب محفل نہ تو اس رقم کو معاوضہ کہتا ہے اور نہ ہی کوئی اس طرح کی معیوب حرکت کو اپنے لئے باعث فخر و عزت سمجھتا ہے

کیونکہ مذہبی محافل یعنی نبی کریم ﷺ کے ذکر کی محافل میں تو کوئی بھی کسی پڑھنے والے کو پڑھنے کی اجرت یا معاوضہ نہیں دیتا...... ہاں اگر کسی نقیب محفل سے ٹائم لیا گیا تو ان نے کہا کہ جناب میں سفر کے لئے اسپیشل گاڑی استعمال کرتا ہوں لہٰذا اس گاڑی کے پٹرول یا CNG کا خرچہ عنایت فرما دیجئے گا تو اس میں کوئی برائی نہیں ہے

اور اگر اس طرح سے بھی کوئی نقیب محفل کہتا ہے کہ کسی دور شہر میں نقابت کرنے کے لئے جانے کے لئے مجھے گاڑی کرایے پر حاصل کرنی پڑے گی اور اس گاڑی کا کرایہ آپ محفل کروانے والوں کے ذمہ ہے تو تب بھی کوئی قباحت نہیں، کوئی برائی نہیں، ہاں جملے تو یہ غلط ہیں اور قابل اعتراض ہیں کہ اگر کوئی نقیب محفل کہے کہ جی میں تو آپ کی محفل کے لیے وقت دے ہی دوں گا مگر جہاں میں نے پہلے نقابت کی ہے ''اور ان کی مالی حجامت کی ہے'' آپ ان سے معلوم کرلیں کہ میرا کیا حساب کتاب ہوتا ہے بس آپ بھی اتنی رقم دے دینا تو انشاء اللہ بندۂ ناچیز حاضر ہے...... یا یوں کہنا کہ جناب آج کل تو چھوٹے، چھوٹے نقیب جن کو ابھی بولنا بھی نہیں آتا وہ اتنے پیسے کما رہے ہیں میرا تو پھر بھی ایک معیار ہے ایک نام ہے میں آپ سے کم پیسوں کی بات کس طرح کر سکتا ہوں...... یہ جہاں تک قابل اعتراض باتیں ہیں وہاں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضگی کا سبب بھی ہیں...... اللہ ایسی باتوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے...... آمین

نقابت کرنے کا صحیح طریقہ

ایک اچھا نقیب بننے اور اچھا نقیب کہلانے کے لئے اور اسٹیج پر فن نقابت کا نبھا صحیح طریقے سے کرنے کے لئے سب سے پہلی جو ضروری بات ہے وہ یہ ہے کہ نقیب محفل اپنے عہدے سے واقف ہو اپنی ذمہ داریوں سے بھی آگاہ ہو...... اچھی اور مستند کتابوں کا مطالعہ بلاناغہ کرنے کا عادی ہو اور اردو بولنے کا صحیح تلفظ جانتا ہو...... فن نقابت سے وابستہ ہونے والے ابتدائی نقیب حضرات کے لئے یہ سنہری اصول ہیں کہ سب سے پہلے نقیب محفل، محفل میلاد میں حاضر ہو کر ثواب حاصل کرنے کی نیت رکھتا ہو، دوسرا اپنی ذاتی ڈائری میں اچھے کلاموں اور مستند حوالہ جات جمع کئے ہوں، اور جب بھی محفل میں ناظم نشرگاہ کی حیثیت سے اپنی نقابت اور نظامت کے جوہر دکھانے کا موقع ملے تو کوشش کی جائے کہ میں نقابت کے عین اصول جو اس فن کے ماہرین نے بیان کئے ہیں ان کے مطابق ہی پروگرام کو آگے بڑھاؤں ...... جہاں بھی موقع ملے تو وہاں محفل کے اسٹیج پر پہنچتے ہی بڑے ادب اور انتہائی عاجزی وانکساری سے اسٹیج پر موجود سرکار مدینہ ﷺ کی محفل میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے والے مہمانوں کو سلام پیش کیا جائے کیونکہ سلام میں پہل کرنے سے بھی دوسرے کے دل میں محبت کی جگہ پیدا ہوتی ہے

1- مائیک کے سامنے نقیب محفل بیٹھتے ہی اپنی ضرورت کے مطابق مائیک کو ٹھیک کرلے اور بعد میں سامعین کو ادب سے بیٹھنے کی ترغیب دلائے اور فن شناس نقیب وہی ہوتا ہے جو مائیک کو سامنے رکھتے ہوئے نگاہ ہی نگاہ میں اپنے سننے والے سامعین حضرات کے ذوق کا اندازہ کرلے کہ میرے سننے والوں میں اکثریت کیسا سننے والوں کی ہے اور بعد اس کے محفل شروع کرنی چاہیے

2- اچھے اور نفاستوں سے لبریز انداز میں مکمل طور پر محو ہو کر ابتدائی خطبہ پیش کیا جائے مگر یاد رکھا جائے کہ خطبہ زیادہ طویل نہ ہو کیونکہ آپ کے ذمے نقابت کے فرائض ہیں خطابت کے نہیں...... مختصر خطبہ بمعہ تعوذ وتسمیہ کے پیش کرے اور ساتھ ہی حصول برکت کے لئے اپنے موضوع سے منسلک ایک آیت قرآنی تلاوت کرنے کا شرف حاصل کرے

3- عربی خطبہ پیش کرنے کے بعد محبت کے حسن سے مزین مٹھاس اور خوشبوؤں سے مہکتی ہوئی مناسب آواز میں درود پاک پیش کرنے کی سعادت حاصل کرے اور اپنے ساتھ سامعین حضرات کو بھی درود پاک پڑھنے کی ترغیب دلائے اور یہ بات نقیب محفل اپنے ذہن کی زینت بنائے رکھے کہ میری ہر بات دل سے نکلے...... ہر طرح کی بناوٹی سجاوٹ سے پاک لہجہ ہو، انداز بھی دل میں اتر جانے والا ہو کیونکہ سننے والوں کے دل پر وہی بات اثر کرتی ہے۔ وہی بات سننے والے کے دل میں ڈیرا جماتی ہے جو دل سے ادا کی جائے...... جو بھی بات کی جائے اس طریقے سے کی جائے کہ جو بظاہر تو الفاظ کی صورت میں زبان سے ادا ہو رہی ہو مگر اس کا اصل مرکز دل ہو جہاں سے یہ صدا مہکتی ہوئی سننے والوں کی سوچوں کو معطر کرتی ہوئی دل میں گھر کرلے

4- اب اس کے بعد نقیب محفل واضح اور شفاف الفاظ میں محفل اور بانیان محفل کا تعارف خوشامد سے پاک الفاظ میں پیش کرے...... آواز میں ایک حقیقی مٹھاس اور جاندار رعب ضرور ہو ورنہ اکثر اوقات یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ گذشتہ سے پیوستہ کا تسلسل قائم نہ رکھ پانے والے نقیب حضرات محفل کے شروع میں ہی احساس کمتری کا شکار ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں اور پھر ساری محفل میں اختتام محفل تک وہ ہواؤں سے ہی باتیں کرتے چلے جاتے ہیں

5- آہستہ سے ابتدائی گفتگو کا رخ موڑتے ہوئی عربی یا فارسی شعر جس کا معنی اور تلفظ صحیح صحیح معلوم ہو پڑھا جائے، حضرت حسان بن ثابت..... یا کسی اور صحابی کا نبی ﷺ کی شان اقدس میں کہا ہوا شعر پڑھا جائے......اور اگر ان کے علاوہ حضرت امام شرف الدین بوصیری..... کے لکھے ہوئے نعتیہ اشعار قصیدہ بردہ شریف یاد ہو تو چند اشعار پڑھ لئے جائیں...... اس کے علاوہ بھی اگر ابتدا کے اندر حضرت شیخ سعدی.....عبدالرحمٰن جامی ..... کے فارسی اشعار با معنی یاد ہیں اور تلفظ از بر ہے تو پڑھ لئے جائیں مزید آسانی کے لئے اگر اردو ہی بول سکتا ہے تو مجدد مسلک حق حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی..... کے اشعار بھی پڑھ سکتا ہے مگر میں پھر ایک مرتبہ یہی کہوں گا کے تلفظ صحیح ہو اور معنوی حقائق سے آگائی ہو تو مستند اشعار بغیر کسی قید کے پڑھ سکتا ہے

6- پھر اس کے بعد قرآن کے فضائل میں ایک حدیث نبوی ﷺ بیان کرے اور اگر حدیث پاک کا عربی متن بھی ساتھ صحیح تلفظ سے پڑھ دیا جائے تو بات میں زیادہ حسن پیدا ہو جاتا ہے اور اگر حدیث کی سند اور حوالہ بھی بیان کر دیا جائے تو یہ انداز مزید لائق تحسین ہوگا ...... پھر با معنی اور صحیح وزنی ہم قافیہ الفاظ جو نقیب نے قرآن کے حوالے سے اپنے ذخیرہ الفاظ میں سجا رکھے ہیں خوبصورت انداز میں پیش کئے جائیں اور یہ بھی یاد رکھا جائے کہ آواز مناسب ہی ہو کیونکہ ابتدا ہی سے زور لگا کر گرج دار آواز میں بولنے سے گلا جلدی خشک بھی ہو جاتا ہے اور بعض اوقات تو الفاظ کا ٹھہراؤ بھی ختم ہوتا ہوا معلوم ہونے لگتا ہے صرف اس کی ایک وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ ابھی بولنا شروع کیا اور آنے والی گھڑی میں نقیب صاحب اپنی حد سے باہر ہو گئے جبکہ گلا بھی اتنا بوجھ برداشت کرنے کا متحمل نہیں تھا ویسے بھی اب تو یہ اکثر نقیب حضرات کا بے اصول

اور بے ادب سا فیشن بنتا جارہا ہے کہ مائیک پر آتے ہی فوراً چیخ چیخ کر بات کرنا شروع کر دیتے ہیں شاید وہ سمجھتے ہیں کہ اسی طرح بولنے سے سامعین پر ہماری فن میں مہارت رکھنے کی دھاک بیٹھ جائے گی۔ تو یہاں میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ بات بالکل غلط تصور کی گئی ہے کیونکہ ہمیشہ سننے والوں کے دل پر وہ بات اثر کیا کرتی ہے جو وضاحت اور فصاحت سے بیان کی جائے اور بات کی اہمیت سننے والوں کو خود ہی بولنے والے کی طرف متوجہ کر دیتی ہے...... اور ایک محفل میں نقابت کے فرائض سرانجام دینے والے نقیب کے ذہن میں یہ بات ہونی چاہیے کہ میں یہاں ناموری کے لئے نہیں بلکہ ایک خدمت کو پیش کرنے کے لئے حاضر ہوں اور مجھے اپنا کام انتہائی خوبصورتی اور شائستگی سے مکمل کرنا ہے

اگر محفل کے شروع میں ہی گرجنے سے گلا بیٹھ گیا یا خشک ہو گیا تو باقی پروگرام کون چلائے گا؟ تو اسی لئے یہ بیان کیا جاتا ہے ابتدا ہی میں گرجدار آواز سے سامعین پر رعب بیٹھانے کی کوشش کرنا بعض اوقات اچھا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ ہر ادا کیا جانے والا لفظ گرجدار آواز کا طالب نہیں ہوتا...... بلکہ ہر لفظ سلجھے ہوئے مدبرانہ انداز سے ادا کئے جانے کا طالب ہوتا ہے اسی لئے فن شناس لوگوں نے یہ قوانین وضع کئے ہیں کہ ابتدا گرج سے نہیں بلکہ ہوش سے مزین الفاظ سے ہو جیسے جیسے وقت آگے بڑھتا رہے گا باتوں سے باتیں رنگ پکڑتی رہیں گیں اور بیان وکلام کے زاویے بھی خود ہی بدلتے رہیں گے...... اس لئے ضروری یہ ہے کہ ایک بولنے والے میں یہ بات نہ ہو کہ میں یہاں ان سننے والوں کے سامنے نہ تو کوئی عجوبہ پیش کرنے والا ہوں اور نہ ہی اپنی الفاظی کے رعب سے ان سننے والوں کو کوئی فریب دینا چاہتا ہوں، بس ایک اچھے بولنے والے نقیب محفل کا مقصد تو سید کائنات ﷺ کی مدح سرائی اور دین کی باتیں سامعین کے ذوق سماعت کے قریب کرنا ہے

اور پیچھے ہم بات کر رہے تھے ایک نقیب محفل کا سامعین کے ذوق کو اچھے طریقے سے ابھار کر تلاوت قرآن مجید سننے کے لئے تیار کرنا چاہئے، اور اس کے بعد سلجھے ہوئے انداز اور ریا کاری سے پاک الفاظ یعنی القابات سے محفل میں تلاوت قرآن کی سعادت حاصل کرنے والے محترم قاری صاحب کا تعارف اچھے طریقے سے کروانے کے بعد محترم قاری صاحب سے باادب طریقے سے گذارش کی جائے کہ وہ مائیک پر تشریف لائیں اور تلاوت قرآن پاک پیش فرمانے کی سعادت حاصل فرمائیں

-7 اب اس کے بعد تلاوت قرآن کے سلسلے سے فراغت ہوتے ہی نقیب محفل کے پاس اکثر اوقات کافی وقت بچ جاتا ہے کیونکہ اکثر ہمارے نامور نعت خواں حضرات لیٹ ہی تشریف لاتے ہیں اور بعض اوقات تو تلاوت کلام پاک کے بعد فوراً پڑھنا بھی پسند نہیں فرماتے خدا جانے یہ کیا فلسفہ اور منطق کی بند گھڑی ہے یہ تو وہی بہتر جانتے ہیں میں اس حوالے سے کچھ نہیں کہنا چاہتا شاید وہ اس لئے کہ محفل کے شروع میں ابھی سامعین کی تعداد بھی کم ہی ہوتی ہے

خیر جو بھی ہوتا ہے وہ ان کا اپنا معاملہ ہے مجھے نقیب حضرات سے بات کرنی ہے کہ جس طرح میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ تلاوت کلام پاک کے بعد نقیب حضرات کو تھوڑا وقت مل جاتا ہے اپنی نقابت کے جوہر دکھانے کا تو اس لمحے بہتر ہے کہ نقیب محفل سامعین کے ذوق کا رخ بعد از تلاوت قرآن پاک سلسلہء نعت کی طرف موڑے...... اب ایک محنتی نقیب کا رزلٹ سامنے آتا ہے کہ اس نے کتنی محنت کی ہے اور کتنا قیمتی مواد ذخیرہ کر رکھا ہے یعنی اپنے مواد کی تاجوری میں سے موتیوں کی طرح

کے الفاظ سے نعت رسول ﷺ کے حوالے سے چند باتیں کرے اور اس کے بعد اگر مناسب جانتا ہے تو مستند شعرا کے لکھے ہوئے نعتیہ اشعار پیش کرے اور اکثر اس دوران بھی کوئی حدیث پاک بامعنی بیان کرے تو وہ زیادہ بہتر ہوگا...... ویسے تو سارا قرآن ہی سید کائنات ﷺ کے اوصاف کا تذکرہ ہے اگر نقیب چاہیے تو معراج کے حوالے سے آیت قرآن پڑھے ...... یا حدیث مصطفی ﷺ بیان کرے ...... یا پھر اشعار پڑھے

کیونکہ اس کے بعد نعت خواں حضرات نعت سید کائنات ﷺ پیش کرنے والے ہیں نعتیہ اشعار چاہے عربی ہوں یا فارسی اور سرائیکی یا پنجابی ان سب میں سے نقیب محفل کو جس زبان کے اشعار اچھے طریقے سے پیش کرنے میں مہارت حاصل ہے وہی کلام بیان کرے یا پھر دیکھے کہ جس کلام پر ہم قافیہ الفاظ کی مشق نقیب محفل روزانہ کرتا ہو اگر وہ اچھے انداز سے پیش کر دیے جائیں تو پھر بھی کوئی قباحت نہیں ہے

8- اب نعت خوانی کا سلسلہ شروع کرتے ہوئے ضروری ہے کہ سامعین کو نعت رسول پاک ﷺ پیش کرنے والے نعت خواں کا اچھا طریقے سے تعارف کروائے اور یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ تعارفی الفاظ خوشامد کے زہر سے پاک ہوں ورنہ ایک اچھے نقیب کی شخصیت کا معیار متاثر ہوتا ہے اور پھر اگر کا ہے بگا ہے وقت ملتا رہے تو اپنے فن کے جوہر بھی نقیب محفل دکھاتا رہے اور محفل کا سلسلہ بھی چلاتا رہے

لیکن اپنے منصب سے وفا سب سے پہلی اور بڑی ذمہ داری ہے اس لئے نقیب محفل محفل کے اسٹیج پر اپنی ڈیوٹی کو احسن طریقے سے نبھانے کی کوشش کرے اور کبھی بھی دل میں کسی قسم کا کوئی مالی لالچ نہ آنے دے کہ میں وہاں کلام پڑھوں گا تو

مجھے پیسے زیادہ ہوں گے اور میں نے یہ کلام پڑھا تو اس سے تو محفل کا سارا ماحول ہی سوگوار ہو جائے گا مجھے داد اور مال کس نے دینا ہے؟...... یا پھر اس طرح بھی سننے میں آتا ہے کہ جی آج کل فلاں پڑھنے والے کو تو اتنے پیسے دے دیئے ہیں اور جب ہماری باری آئی ہے تو لگتا ہے کہ جیبیں خالی ہوگئیں ہیں ایسی باتیں ایک نقیب محفل کے منہ سے صرف اچھی ہی نہیں لگتی بلکہ ایک اچھے نقیب محفل کے وقار کو بھی مجروح کر دیتی ہیں اور بانیان محفل اور سننے والے سامعین محفل کی نظر سے نقیب محفل کی شخصیت کا معیار گر جاتا ہے...... ہاں صرف اللہ کی ذات پر توکل کرتے ہوئے پڑھیں کیونکہ سید کائنات ﷺ کی مدح سرائی عبادت ہے باعث سعادت ہے..... یہ کوئی ذریعہ کمائی نہیں ہے لیکن ایسا بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب اپنے حبیب ﷺ کے صدقے سے نوازتا ہے تو اتنا نوازتا ہے اتنا دیتا ہے کہ جھولیاں بھر لی جاتی ہیں مگر ایک حقیقت یاد رکھیں کہ کسی دانا کا قول ہے...... کہ اللہ تعالیٰ محنت کے بغیر نہیں دیتا، اور مقدر سے زیادہ نہیں دیتا، اور وقت سے پہلے نہیں دیتا...... تو پھر محفل میلاد کی اسٹیج پر بیٹھ کر بندوں سے مانگنا کتنا برا عمل ہے...... اپنے پیدا کرنے والے سے مانگو جو دن رات ہر لمحہ، ہر آن، ہر گھڑی اپنے محبوب ﷺ کے صدقے سے نواز رہا ہے...... تو آپ اللہ اور اس کے حبیب کریم ﷺ کی رضا کے لئے مدح سرائی کا فریضہ سرانجام دیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے آپ کو آپ کے تصور سے بھی زیادہ نوازے گا...... انشاء اللہ

❁❁❁❁❁

کوشش کریں کہ مجھے ایسا نقیب بننا ہے...... کیسا نقیب؟

جب بھی کسی کو نقابت کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے دیکھیں یا ویسے خود ہی نقیب محفل بننے کا شوق پیدا ہو جائے تو پھر اس فن کے لئے یعنی اس فن نقابت کے حصول کے لئے کسی اچھے استاذ سے رہنمائی حاصل کی جائے اور اس بات کا دوسرا رخ بھی میں خود ہی بیان کر دیتا ہوں کہ اکثر ہمارے مسلک میں اچھا بولنے والے کسی کو سکھانے کے حق میں ہی نہیں ہوتے......اور اگر کوئی خود سے محنت کر کے کیسٹ وغیرہ سے الٹی سیدھی نقل کر کے چند باتیں سٹیج پر بیان کرنا شروع کر دے تو ایسا کرنے سے بہتر ضروری ہے کہ پہلے اسے پریکٹکل کرکے دیکھنا چاہیے کہ میں کیسا پڑھتا ہوں آیا میں فن کو خوب نبھانے کے اہل بھی ہوں کہ نہیں یعنی نقابت کرنے کا شوق رکھنے والا مبتدی نقیب ابھی خود کو ابتدائی مراحل سے گذار ہی رہا ہوتا ہے کہ محفل میں ان صاحب سے ملاقات ہو جاتی ہے جن کی کیسٹ سے رہنمائی لیکر وہ اسٹیج پر پڑھنے کی کوشش کر رہا ہے ان سینئر نقباء حضرات میں سے تو کچھ ایسے ہیں کہ جو اس نئے ابتدائی نقیب کو دیکھ کر اور اس کے منہ سے ادا کئے جانے والا اپنا معروف کلام سن کر اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور کچھ یوں بھی کرتے ہیں کہ مبتدی اور نقباء سے ابھی پڑھنے اور ایک نیا مبلغ بننے والے کی دل شکنی کرنے میں تھوڑی سی گنجائش بھی باقی نہیں رہنے دیتے اس طرح سے ایک مذہبی محافل سے وابستہ ہو کر دین سیکھنے والا اور کچھ سیکھا ہوا کسی کو بتانے والا شخص خود ہی دل ہار کر اس فن کے میدان سے بغاوت اختیار کر لیتا ہے اور ایسے سینئر نقیب حضرات کا راستہ صاف کر دیتا ہے کہ جو اسٹیج پر کسی اور کے نام کے نقارے بجتے ہوئے دیکھنا پسند نہیں کرتے

اب میں ان دوستوں سے مخاطب ہوں کہ جو کہتے ہیں کہ میں نے نقیب بننا ہے...... تو وہ ان باتوں سے آگاہی حاصل کرلیں کہ میں نے کیسا نقیب بننا ہے؟ اور اس فن سے وابستگی اختیار کرتے ہی نیت یہ ہو کہ میں یہ فن یعنی فن نقابت سید کائنات ﷺ کی مدح سرائی اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے سیکھ رہا ہوں اس کو سیکھنے کا مقصد صرف اور صرف حصول جنت اور اللہ اور اس کے حبیب لبیب ﷺ کی رضا حاصل کرنا ہے...... یہ اس لئے ایک ابتدائی نقیب کے لئے بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ نیت کا شفاف اور صحیح ہونا ہر عمل کی قبولیت کے حسن کی بنیادی اور اہم شرط ہوتی ہے ایک ابتدائی نقیب کو چاہیے کہ وہ فن کے آغاز ہی سے اپنے اندر یہ جذبہ اور شعور پیدا کیے رکھے کہ میرا ہر عمل ریا کاری کی بو سے پاک ہو اور خالصتاً اللہ کی رضا کی خوشبو سے مہکا ہوا ہو...... نقیب محفل کو نہ تو شہرت کی خواہش ہو اور نہ ہی وہ اپنے فن یعنی فن نقابت کو مال و دولت اکٹھا کرنے کا سبب سمجھے...... اور نہ ہی کبھی دل میں ستائش کی تمنا اور اچھے صلے کی تمنا رکھے...... نقابت کے ابتدائی اور اہم اصولوں میں سے یہ بات بھی بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ نقیب محفل کا ظاہری حلیہ بناوٹی وضع قطع سے پاک...... ہو اور رویہ و حلیہ، اخلاق نبوی ﷺ کے حسن سے آراستہ اور سامعین کی نفسیات شناسی کا فن بھی رکھتا ہو...... ایک نقیب محفل کے لباس میں کوئی بھی چیز ایسی نہ ہو کہ جو دیکھنے والے ناظرین کے اعتراضات کا سبب بنے یا پھر سامعین کو ہنسی کی طرف رغبت دلائے...... ایک اچھا نقیب کہلانے کے لئے ...... یہ بات سب سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے کہ کسی بھی جلسے اور مذہبی پروگرام کی محفل و مجلس میں نظامت اور نقابت کے فرائض ادا کرنے والے بندے کا انداز پر کشش...... خود اعتمادی کی دولت سے مالا

مال......اور ساتھ ہی لفظوں کی ادائیگی صاف صاف کرنے والا ہو......آواز کا رعب جو کہ آواز میں بناوٹی نہیں بلکہ ایک حقیقی رعب کہلائے وہ اس حد تک ہونا ضروری ہے کہ محفل میں پڑھنے والوں سے انفرادی حیثیت رکھتا ہو ویسے بھی یہ بات تجربے سے ثابت ہوئی ہے کہ اگر نقیب اپنی رعب دار آواز سے نظمی اور نثری مواد کو تحت اللفظ کے انداز میں پڑھنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہو تو یہ انداز سامعین کی توجہ زیادہ حاصل کرتا ہے

تحت اللفظ پڑھنا کیا ہے؟

جو نقباء حضرات اس بات کو پڑھنے میں مہارت رکھتے ہیں کہ فلاں کلام کس معیار کا ہے اس کا انداز کیا ہونا چاہیے وہ اس بات میں بھی بڑی مہارت رکھتے ہیں کہ نثری اور نظمی مواد کو بجائے گرج کی انتہا میں بیان کرنے کے یعنی شور دار آواز میں پڑھنے سے زیادہ اچھا اور با اثر طریقہ یہ ہوتا ہے کہ مواد کو مخصوص انداز میں تحت اللفظ پڑھتے ہیں تحت اللفظ پڑھنا یعنی الفاظ کو ان کا ظاہری حسن قائم رکھتے ہوئے اور زور دار آواز سے بچتے ہوئے نیچے نیچے پڑھنا ہے

اس انداز میں کافی حد تک انفرادیت اور جاذبیت ہوتی ہے اسی شائستگی کی بنا پر یہ انداز سامعین کی جلد اور زیادہ توجہ حاصل کرنے کا سبب ٹھہرتا ہے

تحت اللفظ پڑھنے کے فوائد

اچھے مواد کو اچھے تحت اللفظ انداز میں پڑھنے سے نقیب محفل کو کافی حد تک اس کے فوائد حاصل ہوتے ہیں...... کیونکہ تحت اللفظ میں مواد کو پیش کرنے کے انداز سے نقیب محفل جسمانی طور پر بھی سکون میں رہتا ہے اور گلا بھی خشک ہونے اور تھک

جانے کی وجوہات سے محفوظ رہتا ہے اور اپنا مقصد بھی نقیب محفل بخوبی با آسانی حاصل کر لیتا ہے یعنی آرام سے بغیر چیخے چلائے الفاظ کو حسن اور آہستگی سے ادا کر کے اپنا اظہار مافی الضمیر بھی بغیر کسی ظاہری پریشانی میں مبتلا ہوئے پیش کر لیتا ہے

تحت اللفظ انداز میں پڑھنے والے نقیب محفل کا گلا چیخ کر اور گرج دار آوازوں میں زور لگا کر پڑھنے والے دوسرے نقباء حضرات کے مقابلے میں زیادہ دیر تک کارآمد رہتا ہے اور نقیب محفل کی شخصیت کے رعب میں مزید نکھار پیدا کرتا ہے کیونکہ زوردار آواز سے گرج گرج اور چلا چلا کر بولنے سے اکثر الفاظ کا تلفظ اور حسن ادائیگی بگڑ جاتا ہے......اور کیونکہ تحت اللفظ کے انداز میں صفائی اور تلفظ کی شائستگی کا بہت زیادہ خیال رکھا جاتا ہے اس انداز کو فن شناس حلقے میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور اس کے علاوہ دوسرے اندازوں میں پڑھنے والے نقباء حضرات کے سامعین اکثر اوقات اکتاہٹ کا شکار نظر آتے ہیں اس لئے کہ تیزی سے جب الفاظ کی بارش بڑے جوش سے ہو رہی ہو تو اکثر تیزی سے ادا کئے جانے والے الفاظ سامعین کی توجہ سے ہٹ جاتے ہیں اور تحت اللفظ انداز میں پیش کئے جانے والے الفاظ یکے بعد دیگرے آہستہ آہستہ نرم لہجے میں پیش کئے جانے کی وجہ سے سامعین محفل کی توجہ زیادہ حاصل کرتے ہیں اور اسی وجہ سے ادبی ذوق سماعت رکھنے والے حلقوں میں ایسے نقباء حضرات کو پذیرائی حاصل ہے جو تحت اللفظ پڑھنے کے فن میں مہارت رکھتے ہیں

اور تیزی سے الفاظ کو ادا کرنے سے لفظ پر لفظ مارنے اور جملے پر جملے برسانے سے اکثر اوقات کلام کا انداز اور تسلسل ہاتھ سے نکل جاتا ہے الفاظ اور مواد کا محنت سے تیار کیا ہوا سارا شیرازہ بکھر جاتا ہے ایسے انداز کے حامل نقیب محفل کی فن شناس حلقے میں پذیرائی میں فرق آتا ہے

فن نقابت سیکھنے میں معاون باتیں!

فن سیکھنے کے لئے جہاں اہل فن نے بہت سارے اصول پیش کئے ہیں وہاں یہ بات بنیادی طور پر ذکر کی جاتی ہے کہ ابتدائی نقیب کے اندر سب سے قیمتی چیز حوصلے کی ذرخیزی اور بے خوفی کا سرمایہ ہے اگر کسی میں اس چیز کی کمی ہو تو نقابت کے علاوہ بھی ایسا شخص جو خود اعتمادی کی دولت نہ رکھتا ہو بہت سارے دنیاوی معاملات میں پیچھے رہ جاتا ہے

فن سیکھنے کی بنیادی باتوں میں پچھلے اوراق میں پہلے بھی راقم الحروف یہ بات ذکر کر چکا ہے کہ مشق کرنا اور باقاعدگی کے ساتھ کرنا اس فن کے قصر گفتار کی پہلی سیڑھی ہے

اکثر محافل میں راقم الحروف نے دیکھا کہ نقابت کرنے والے کچھ حضرات کچھ مخصوص کلام اور ضروری باتیں اور حوالہ جات ایک پرچے پر لکھ کر جیب میں رکھتے ہیں اور وقت آنے پر وہ پرچہ جیب سے نکال کر سامعین محفل کے سامنے پڑھنا شروع کر دیتے ہیں

میرے قابل قدر بھائیو!

کلام اور مخصوص اہم نکات بحوالہ لکھ کر پاس رکھنے میں تو کوئی حرج نہیں مگر یہ عادت ہمیشہ کے لئے اپنا لینا بھی فن شناس لوگوں کی نظر میں اچھا نہیں...... اسلئے کہ اپنا مخصوص مواد اپنے پاس تحریر کر کے رکھنے والے حضرات فی البدیہی بولنے کی صلاحیت سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو جاتے ہیں تحریر کی قید میں مقید رہنے سے بہتر ہے کہ اچھا مواد لکھ کر پھر ازبر کیا جائے......یعنی اچھی طرح یاد کیا جائے تو اس میں زیادہ حسن مطلب کی خوشبو پیدا ہوگی اور ویسے بھی کلام زبانی یاد کر کے پڑھنے سے انداز میں زیادہ خوبصورتی اور تسلسل پیدا ہوتا ہے

محفل میں ڈائری وغیرہ سے دیکھ کر کلام پڑھنا

اگران ڈائریوں کی طرف دیکھ کر پڑھنے کی عادت پڑھ جائے تو راقم الحروف نے اکثر ایسے لوگوں کو دیکھا ہے کہ کوئی بھی بات کہنی ہو تو لکھ کر ہی محفل میں پڑھ سکتے ہیں اپنے پاس سے اس محفل میں پیش کردہ مواد کے ضمن میں کوئی جملہ بھی نہیں کہہ سکتے ...... جو کہ ایک فن میں مہارت حاصل کرنے کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے ...... ہاں یہ طریقہ ٹھیک ہے بلکہ بڑی حد تحت فائدہ مند ہے کہ فراغت کے دنوں میں اچھی اچھی مستند کتابوں سے باریک بینی کے ساتھ کلام نکال کر اپنے مواد میں شامل کر لیں اور کسی پرچے یا ڈائری پر لکھ لیں، اور روزانہ اس کلام کو دیکھ کر صحیح تلفظ کے ساتھ اس کی مشق کریں اور جب مواد اچھی طرح سے یاد ہو جائے اور نقیب محفل کو یہ اعتماد ہو جائے کہ اب یہ مواد زبانی یاد ہو گیا ہے اور اب میں اس کو بے خوف ہو کر کسی محفل میں سامعین کے سامنے پیش ک سکتا ہوں تو ایسے نقیب حضرات کے لئے ضروری اور فائدہ مند کام یہ ہے کہ اپنے قریبی افراد کو جمع کر کے ان کے سامنے اپنا تیار کردہ مواد پیش کرے بلکہ یہ عمل بار بار کرے کئی بار کرے ......اور پھر وہ وقت بھی چند ہی دنوں میں آجائے گا کہ کلام پڑھنے میں نکھار بھی پیدا ہو جائے گا اور خود اعتمادی کی دولت بھی حاصل ہوگی ......مگر یہ یاد رکھا جائے کہ کاغذ اور ڈائری کا استعمال اسی حد تک تھا نہ کہ ایسا کرے کہ محفل میں سامعین کے سامنے کاغذ نکال کر حضرت صاحب پڑھنا شروع کر دیں جبکہ محفل میں موجود سامعین نقیب محفل کی طرف دیکھ رہے ہوں اور نقیب محفل صاحب کاغذ اور ڈائری سے مطلوبہ کلام ڈھونڈ رہے ہوں

نقیب محفل مطالعہ کیسے کرے؟

کچھ محافل میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک اچھا محفل میں وقت لگا کر بولنے والا نقیب محفل، محفل کے اختتام تک یہی طے نہیں کر پاتا کہ میں نے سامعین کو حتمی پیغام کیا دینا ہے؟..... یا آج کی اس محفل میں کون سی کوئی ایسی نئی بات کی جائے کہ جو سامعین محفل کے لئے نئی ہو یا کون سی ایسی قرآنی آیت تلاوت کی جائے کہ جس کی تحقیق ایک نئے انداز سے پیش کی جائے اور سامعین گھر جانے تک بھی اس بات کا اقرار کرتے جائیں کہ آج محفل میں نقیب محفل نے جو نکتہ بیان کیا ہے یا جو تحقیق بیان کی ہے وہ تو آج پہلی مرتبہ ہی اتنے اچھے انداز میں سنی ہے......یعنی اسطرح کی اور بھی بے شمار باتیں ہیں کہ جو خود ہی سوال بن کر اور خواہش کا دریا بن کر نقیب محفل کے ذہن وتصور میں موجزن رہتا ہے

آخر نقیب محفل اس بے اعتمادی کا شکار کب ہوتا ہے؟ نقیب محفل ایسی سوچ میں اس وقت پڑتا ہے کہ جب اس کو اپنے مطالعہ پر صحیح طریقے سے اعتماد نہ ہو کہ خدا جانے میں نے جو مطالعہ کر کے مواد اپنے ذخیرہ الفاظ میں اکٹھا کر رکھا ہے وہ مستند ہے بھی یا نہیں...... یا پھر یہ سوچ بڑتی رہتی ہے کہ میں فلاں روایت اب اگر سامعین کے سامنے بیان کروں تو کیا پتہ میں صحیح بیان کر بھی سکتا ہوں کہ نہیں کہیں محفل میں موجود صاحب علم افراد کے ہاتھوں گرفت ہی نہ ہو جائے

آخر کار ایک نقیب محفل صرف اپنے مطالعہ کرنے کے طریقے سے مطمئن نہ ہونے کی وجہ سے وہ باتیں بیان کر جاتا ہے جو کہ غیر مستند اور سنی سنائی ہوتی ہیں......اور ادھر اپنے مطالعہ سے حاصل ہونے والی چیز جس ڈر سے بیان نہیں کی ادھر اس کا خمیازہ ڈبل بھگتنا پڑتا ہے اور بعض اوقات تو کسی صاحب علم کے سامنے شرمندگی کا سامنا بھی کرنا پڑ جاتا ہے

نقیب محفل کیلئے مطالعہ کیوں ضروری ہے؟

اکثر نقیب حضرات سے ملاقات ہوتی ہے تو بعض دوستوں سے جب نیا اور مستند مواد تیار کرنے پر بات ہوتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ جی کون روز روز مطالعہ کرے پھر مواد کا ایک معیار قائم کرے اور لوگوں سے پھر اصلاح کرواتا پھرے ہم تو ایک ہی کلام زیادہ چلنے والا تیار کرتے ہیں اور ماشاء اللہ پھر یہی کلام سارا سال چلتا ہی رہتا ہے اس طرح کرنے سے وقت بھی بچ جاتا ہے اور تھوڑے وقت میں تادیر چلنے والی اچھی چیز تیار ہو جاتی ہے...... یعنی دیکھا دیکھی یا ان دیکھی کی سند رکھنے والا مواد تیار ہو جاتا ہے

قارئین کرام!

ایسی چیزیں زیادہ دیر چلنے والی نہیں ہوتیں، ایک کامیاب نقیب کے لئے یہ بات انتہائی اہمیت رکھتی ہے کہ وہ یہ ذہن رکھتا ہو کہ میں نے ایک محفل میں جتنا مواد پیش کر دیا ہے اب دوسری محفل میں سارا نہیں تو اس سے تھوڑا مختلف ضرور ہونا چاہیے اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ اپنے فن سے وابستہ فنون کی کتابیں خریدی جائیں جن میں نقابت اور خطابت کی کتابیں بھی شامل ہوں...... ایک وقت مقرر کرے کہ میں نے اس وقت روزانہ اپنے مواد کی تیاری کرنی ہے اور مشق کرنی ہے پھر قرآن پاک کی ایک آیت مقدسہ سے ابتدا کی جائے آیت مبارکہ کو صحیح طریقے سے ادا کرنے کی مشق کرنے کے بعد اسی آیت قرآنی سے وابستگی رکھنے والی ایک حدیث پاک یاد کی جائے اگر متن کے ساتھ یاد کی جائے تو زیادہ بہتر ہوگا...... اب حدیث پاک کا عربی متن اور ترجمہ صحیح صحیح یاد کرنے کے بعد نعتیہ شاعری کی طرف توجہ دے اور معروف لیکن مستند

لیکن مستند شعرا کرام کا کلام اپنے مواد کی زینت بنایا جائے ...... میلاد پاک کے حوالے سے قرآنی آیات اور احادیث پھر اس کے بعد نعتیہ اشعار اکھٹے کر کے ایک اپنی ذاتی ڈائری یا نوٹ بک میں کوڈ کر لیے جائیں، آمد پاک کے حوالے سے حضرت حسان بن ثابت ﷺ، حضرت عبدالرحمٰن جامیؒ، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کے کلام با تلفظ صحیح یاد کر لئے جائیں اور اس کے بعد امام مسلک حق امام احمد رضا خان بریلویؒ، حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑویؒ، سید نصیر الدین نصیرؒ، عاشق رسول نعت گو شاعر حفیظ تائبؒ، نعت گو شاعر محمد علی ظہوریؒ، الحاج محمد عبدالستار نیازیؒ کے کلام بھی آسان فہم اور مستند گردانے اور جانے جاتے ہیں ...... میں اس پہلو پر بھی عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ ویسے تو ہر فن کی تاریخ اور اس سے وابستہ لوازمات سے آگاہی حاصل کرنے کا ہر بندے کا اپنا انداز ہوتا ہے جس سے وہ اپنے مطلب کا مواد کتابوں سے اخذ کرتا ہے لیکن زیادہ تو یہی دیکھا جاتا ہے کہ نقیب حضرات کی جماعت زیادہ پنجابی کو پسند کرتی ہے شاید یہ مادری زبان ہے اس لئے اس کی طرف رجحان زیادہ دیکھا جاتا ہے

ہاں تو پنجابی میں نقابت کرنا یا محفل میں زیادہ پنجابی کلام پیش کرنا کوئی عیب نہیں ہے مگر اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ پنجابی کے بجائے اردو مین گفتگو زیادہ مہذب لگتی ہے ...... خیر مواد میں نثری اور نظمی قسم کا مواد جیسا بھی ہو اس کو ادا کرنے والے نقیب محفل کو نثری مواد میں سے ہر جملے کو احتیاط کی قیادت میں لیکر چلنا چاہیے اور نظمی مواد میں سے شعر کے ہر حرف کو انگلی پکڑ کر لیکر چلنا چاہیے کیونکہ جو مواد فن شناسی کی مہارت سے بیان یا جائے وہ بے جان الفاظ میں بھی شگفتگی اور تازگی پیدا کر دیتا ہے۔

نقابت کی تیاری اور موضوعات کا چناؤ

جن موضوعات پر ایک نقیب محفل کو کثیر مواد اور احسن تیاری کی ضرورت

ہوتی ہے وہ یہ ہیں مثلاً

1 میلاد مصطفیٰ ﷺ
2 عظمت مصطفیٰ ﷺ
3 ذکر مصطفیٰ ﷺ
4 حسن مصطفیٰ ﷺ
5 معراج مصطفیٰ ﷺ
6 نور مصطفیٰ ﷺ
7 شانِ مصطفیٰ ﷺ
8 عشق مصطفیٰ ﷺ
9 سیرت مصطفیٰ ﷺ
10 مقام مصطفیٰ ﷺ
11 معجزات مصطفیٰ ﷺ
12 نعت مصطفیٰ ﷺ
13 شانِ اصحاب مصطفیٰ ﷺ
10 شان اہلبیت مصطفیٰ ﷺ
11 عظمت اولیا کرام
12 شانِ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا
13 شان مکۃ المکرمہ و مدینۃ المنورۃ

ان مخصوص موضوعات کے علاوہ اور بھی کافی موضوع ہیں جن پر بولنے سے ایک نقیب محفل کو واسطہ رہتا ہے ان موضوعات سے وابستہ آیات اور احادیث مبارکہ اور نعتیہ شاعری یاد کرنے میں تین ماہ کا عرصہ بہت مناسب ہے اور اس کی تیاری کے لئے وقت کا کھلا ہونا بھی فائدہ مند ہے ابتدائی نقیب جو بھی خود کو مطالعے کی عادت ڈال رہا ہے یا کسی سے باقاعدہ تعلیم حاصل کر رہا ہے وہ ان تحریر کردہ موضوعات پر ہی تیاری کر لے تو میرے خیال میں اتنا کثیر مواد اکھٹا ہو جاتا ہے کہ ایک نقیب نقابت کی بجائے اچھے طریقے سے خطابت کر سکتا ہے

میں سمجھتا ہوں کہ جن حضرات نے ابتدائی نقباء حضرات کو صرف کیسٹ سے ہی اپنی فنی ضروریات پوری کرنے کی طرف لگا دیا ہے انہوں نے ابتدائی نقیب بھائیوں کا بہت بڑا نقصان کیا ہے کیونکہ جو فائدہ ایک قاری کو کتاب دے سکتی ہے وہ کیسٹ کبھی بھی نہیں پہنچا سکتی...... ابتدائی نقیب حضرات جو اس فن نقابت سے ابھی وابستگی اختیار کر کے اس فن کے میدان میں اترے ہیں وہ یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ جس طرح ایک بیج ہے جس کو دو انگلیوں سے دبا کر زمین کے سپرد کر دیا جاتا ہے اور پھر مناسب وقت پر روزانہ اس کے اوپر پانی ڈالا جاتا ہے جس سے وہ زمین کو چیرتا ہوا ایک خوبصورت پودے کی شکل میں ظاہر ہونے لگتا ہے اور اس کو پانی متواتر اپنی عادت کے مطابق باقاعدگی سے ہی دیا جائے تو وہ ایک دن ایک قد آور بلند و بالا مضبوط، پھل دار درخت بن جاتا ہے کچھ ماہ پہلے جس کو دو انگلیوں سے دبا کر زمین کے اندر دھنسا دیا تھا آج اس کو دو آدمی دونوں ہاتھوں سے مکمل زور لگا کر بھی زمین سے باہر نہیں نکال سکتے...... فیصلہ کن بات میرے نقیب بھائیوں کے لئے یہ ہے کہ اگر آپ بھی مطالعہ کا شوق دل میں ڈال کر محنت سے روزانہ باقاعدگی کے ساتھ اپنے فن کے بیج کو مطالعہ کے آب سے سیراب کریں تو وہ وقت جلد ہی آجائے گا کہ آپ کے فن پر عبور رکھنے اور فن شناسی کے چرچے کامیابیوں کے آسمان سے باتیں کریں گے...... اور ویسے بھی اپنے موضوعات سے وابستہ کتابیں پڑھنے سے ان موضوعات کی وسعت میں اضافہ ہوتا ہے اور بیان کے قابل ایک اچھا سرمایہ مطالعہ کرنے والے کے پاس اکٹھا ہو جاتا ہے...... ایسا سرمایہ کے جو دن رات کے خرچ کرنے سے بھی کم نہ ہو...... بلکہ جیسے جیسے سننے والوں کے سامنے بیان کیا جائے ایسے ایسے یہ سرمایہ اور بڑھتا جاتا ہے...... اور یہ

بات بھی لائق تحریر ہے کہ ایک نقیب محفل کا واسطہ اپنے فن کے حوالے سے مختلف قسم کا ذوق سماعت رکھنے والے سامعین سے پڑتا رہتا ہے اس لئے یہ اکثر اوقات دیکھا گیا ہے کہ مطالعہ میں وسعت رکھنے والے نقباء حضرات ہر قسم کے ذوق سماعت رکھنے والے سامعین کے خیالات کے مطابق پورا اترتے ہوئے دیکھائی دیتے ہیں اور مطالعہ سے لگاؤ نہ رکھنے والے کچھ نقیب حضرات سے جب کسی موضوع پر بولنے کی فرمائش ہو جائے تو کہتے ہیں کہ اس حوالے سے تو جناب میری تیاری نہیں ہے یا میرا سارا مواد اس موضوع سے ذرہ برابر بھی مناسب نہیں رکھتا وغیرہ وغیرہ یہ ایسی باتیں ہیں کہ یہ سامعین محفل کے سامنے کہہ دینے کے بعد نقیب جتنی بھی گفتار کی پرواز بلند کر لے مگر ان سننے والوں کے دلوں پر اپنے فن کی دھاک نہیں بٹھا سکتا اس کی مثال تو یوں ہی ہے کہ ایک شخص بڑے اہتمام کے ساتھ نفیس کپڑے پہن کر، خوشبو لگا کر، واسکٹ پہن کر...... دوستوں کو ساتھ لے کر بڑے جوش وخروش کے ساتھ میلہ چراغاں دیکھنے چلا جائے لیکن اس کی جیب کا یہ حال ہو کہ اس میں ایک روپیہ بھی نہ ہو...... ایسے آدمی کی میلے میں جا کر دوستوں کے سامنے کیا عزت رہے گی؟...... اس بات کا اندازہ آپ خود ہی بخوبی لگا سکتے ہیں...... اب صرف سنے اور سنائے کلاموں پر گزارہ کرنے والے نقیبان محفل جو مطالعہ کا بالکل شوق نہیں رکھتے بلکہ ادبی مطالعہ کرتے ہوئے تو انتہائی سستی محسوس کرتے ہیں ان کا حساب اس طرح کا ہے کہ میلہ چراغاں دیکھنے گے مگر جیب خالی، ادھر بلند معیار کے سامعین محفل کے سامنے بولنے گے مگر ذہن کی ڈائری ضروری مواد سے خالی...... یہ صرف مطالعہ کی عادت نہ رکھنے والے حضرات کا معاملہ ہے...... ان کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ایک اسٹیج پر فن کے جوہر دیکھانے والے شخص

کے لئے ضروری ہے کہ وہ جنون کی حد تک مطالعے کا عادی ہو کیونکہ مطالعے کی اہمیت ایسی ہی ہے جیسا کہ ایک گاڑی چلانے والے کے لئے پٹرول اہمیت رکھتا ہے اور اگر گاڑی تو ظاہری طور پر بہت بجی ہوئی ہو، اعلیٰ قسم کا نیا ماڈل ہو، مگر اس میں چلنے کے لئے پٹرول نہ ہو تو اس اتنی مہنگی اور خوبصورت گاڑی کی اہمیت سفر کرنے والے کی نظر میں کیا رہ جاتی ہے؟ اسی طرح جانیے کہ مطالعہ بھی ایک بولنے والے کے لئے پٹرول کی حیثیت رکھتا ہے اگر مطالعہ نہ ہونے کے برابر ہو تو صرف رٹے رٹائے جملے زیادہ دیر نہیں چلا کرتے آخر میں تھک ہار کر بیٹھنا ہی پڑتا ہے...... اسی لئے اگر آپ نقیب حضرات بھی اپنی گفتار کی گاڑی زیادہ دیر تک محافل کی شاہراہ پر چلانا چاہتے ہیں تو خود کو مطالعہ کرنے کی عادت ڈالیے اور جس دن سے آپ مطالعہ شروع کریں گے اس دن سے اس بات کا اندازہ لگا لینا کہ آپ خود دیکھیں گے کہ آپ کے الفاظ میں ٹھہراؤ آ گیا ہے..... آپ کی ادائیگی میں حسن آ گیا ہے اور آپ کی پذیرائی میں نکھار آ گیا ہے ......اور بعض اوقات تو یہ بھی بات تجربے سے ثابت ہوئی ہے کہ کچھ بولنے والے نقیب حضرات مطالعے کے اتنے زیادہ پابند ہوتے ہیں کہ ہر موضوع پر ان کے پاس اچھے خاصے مواد کا ذخیرہ ہوتا ہے اور وہ پھر اس خوش فہمی میں مطالعہ کرنے کی باقاعدگی ترک کر دیتے ہیں اور یوں کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ ہم نے تو بہت مطالعہ کیا ہے ساری ساری رات کتابوں کے اوراق اور مضامین کو ازبر کیا ہے اب ہم مطالعہ کرنے کی کوئی اتنی خاص ضرورت نہیں ہے تو ایسے حضرات کو دیکھا گیا ہے کہ چند دن ہی وہ اپنے نئے مواد سے سامعین کے ذوق کو تازگی دے سکتے ہیں جب ان سے مطالعے کی عادت چھوٹ جاتی ہے تو سامعین کی طرف سے بھی ان نقباء حضرات کے بارے یہ باتیں

مشہور ہونا شروع ہو جاتی ہیں کہ فلاں نقیب صاحب پہلے تو بڑا اچھا بولا کرتے تھے اب خدا جانے ان کو کیا ہو گیا ہے کہ ایک ہی مواد ہر محفل پر پڑھتے ہیں ان کو ایسا نہیں کرنا چاہیے...... یا پھر یوں کہتے ہیں کہ جس نقیب کو پچھلے سال محفل پر نقابت کرنے کے لئے بلایا تھا وہی نقیب نہ بلا لینا وہ تو ہر محفل پر وہی مواد پڑھتے ہیں جو وہ ہر سال ہماری محفل پر پڑھ کر جاتے ہیں شاید ان کو کوئی نئی بات کہیں سے مل نہیں رہی...... وغیرہ وغیرہ

مطالعے کی کمی پذیرائی میں کمی کا سبب

قارئین کرام!

دیکھا آپ نے جو دوست مطالعہ کرنا چھوڑ دیتے ہیں ان کے فن سے وابستگی کے دن بھی تھوڑے ہی رہ جاتے ہیں...... اور وہ پھر بھی بڑے فخر سے یہی کہتے دکھائی دیتے ہیں کہ میں تو پانچ سال سے ایک ہی قسم کا مواد یا کلام ہر محفل پر پڑھ رہا ہوں، مجھے سننے والے تو انتہائی محبت سے مجھ سے فرمائش کر کے وہ کلام سنتے ہیں...... یہ کوئی بہادری کی بات نہیں جہاں وہ کلام پرانا ہو رہا ہے وہاں اس کی جاذبیت اور اس کلام کا حسن بھی مرجھا رہا ہے صرف بار بار ایک ہی انداز میں ایک ہی کلام پیش کرتے جانا اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ نقیب صاحب جس سے کلام اور نیا مواد حاصل کرتے تھے شاید وہ رہبر اب ان سے روٹھ گئے ہیں

• • • • •

مساجد میں نقابت کرنے کا طریقہ

اس بات کو تو بخوبی مذہبی تقریبات میں شرکت کرنے والے احباب جانتے ہیں کہ جیسے جیسے محافل کا انعقاد کرنے کا جذبہ اپنے عروج کے مراحل طے کررہا ہے اسی طرح اس شعبے سے وابستہ لوگوں کی مصروفیت اور اہمیت میں بھی خاصہ اضافہ ہورہا ہے مثلاً محافل نعت یا میلادالنبی ﷺ میں تلاوت قرآن پاک فرمانے کی سعادت حاصل کرنے والے قراء حضرات اور پھر اس طرح نعت خواں حضرات اور نامور مقررین حضرات کے نام شامل ہیں

مشاہدے کے مطابق جہاں گلی محلوں میں محافل کا انعقاد کیا جاتا ہے وہاں اب محافل نعت اور محافل میلادالنبی ﷺ کا سلسلہ ہماری مساجد میں بھی خاصہ عروج پکڑ چکا ہے مگر گلی محلوں میں محافل اور مساجد میں منعقد ہونے والی مذہبی محافل میں تھوڑا سا فرق ہوتا ہے مثلاً گلی محلوں میں انعقاد پذیر ہونے والی محافل میں ہم دیکھتے ہیں کہ دف پر ایک گروپ کی شکل میں بھی نعت خواں حضرات پڑھتے ہیں مگر مساجد میں تو ایسا ہونے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا...... کیونکہ مساجد میں ہونے والی محفل کے انتظام میں محفل کی انتظامیہ کو بہت احتیاط سے ہر کام کرنا ہوتا ہے کیونکہ مسجد اللہ کا گھر ہے اس کے کچھ آداب بھی ہیں جن کا خیال رکھنا انتہائی حد تک ضروری ہے...... ویسے تو گلی محلوں اور گھروں کی چھتوں پر ہونے والی محافل بھی اگر ادب کی دولت سے خالی ہوں تو ایسی محافل باعث ثواب نہیں بلکہ باعث گرفت ثابت ہوتی ہیں...... بحرحال مساجد میں ان چیزوں کا بہت خیال رکھا جاتا ہے

اسی طرح ان محافل سے وابستہ لوگوں میں سے مسجد میں ہونے والے کسی مذہبی پروگرام میں نقابت کے فرائض سرانجام دینے والے نقیب کے لئے بھی کچھ ذمہ داریاں بہت اہمیت کی حامل ہیں...... مثلاً

مساجد میں منعقد ہونے والی محافل میں ایک ذمہ دار نقیب محفل کو چاہیے کہ وہ اپنی نقابت کو ایک موضوع کے تحت کچھ حصوں میں تقسیم کرے اور کوشش کرے کہ زیادہ سے زیادہ قرآنی آیات اور احادیث نبوی ﷺ کی ترجمے کے ساتھ تیاری کرے بلکہ بہتر یہی ہوگا کہ اگر قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کے صحیح تلفظ میں کوئی فرق آتا یا پریشانی آتی ہوئی محسوس ہو تو پڑھنے والا نقیب محفل کسی مستند عالم دین سے ان آیات اور احادیث کے صحیح تلفظ اور ترجمے کے بارے میں اصلاح حاصل کرے اور بار بار مشق کر کے اس تمام تیار کردہ مواد کو ازبر کرے...... کیونکہ یہ بات بھی ہوتی ہے کہ اکثر مساجد میں منعقد ہونے والی محافل میں علمائے کرام زیادہ ہوتے ہیں...... اور اگر نقیب محفل اپنے ہی تیار کردہ غیر مستند مواد اور معترض کلام پڑھے گا تو لازمی بات ہے کہ محفل کی اسٹیج پر موجود علماء کرام کی طرف سے اعتراضات کی بارش ہو جائے گی اور نقیب محفل کا وقار مجروح ہوگا اور اس کی شخصیت بغیر اصلاح کروائی باتیں پیش کرنے سے غیر مستند ٹھہرے گی

نقیب محفل کی سب محفلوں کی طرح مساجد میں انعقاد پذیر ہونے والی محافل میں بھی یہ بہت حد تک ذمہ داری ہے کہ وہ مسجد انتظامیہ کا تعارف اور محفل کے انعقاد پر ان کو مبارکباد پیش کرے...... اور محفل کی اسٹیج پر موجود علماء کرام کا انتہائی اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے تعارف پیش کرے...... اور سامعین محفل کو اپنی اصلاح اور مسائل کو دریافت کرنے کے لئے علماء کرام کی طرف رغبت دلائے...... اور زیادہ

کوشش کرنی چاہیے کہ مساجد میں زیادہ تر مذہبی ذوق رکھنے والے حضرات کی کثیر تعداد موجود ہوتی ہے اسلئے زیادہ وقت نقیب محفل کو انتہائی احسن اور مستند انداز میں زندگی کے اصلاحی پہلو پر گفتگو کرنی چاہیے

مثلاً

1: نماز کی اہمیت کے موضوع پر گفتگو کرنی چاہیے
2: درود پاک کی فضیلت پر گفتگو کرنی چاہیے
3: جھوٹ کی لعنت سے بچنے کی تلقین کرنی چاہیے
4: غیبت اور حسد سے دور رہنے کی تلقین کرنی چاہیے
5: والدین کی عظمت پر بھی گفتگو کرنی چاہیے
6: فحش گوئی سے پرہیز کی تلقین کرنی چاہیے
7: بدنگاہی سے بچنے کی تلقین کرنی چاہیے

اس طرح نقابت کرنے سے ایک نقیب محفل کا شمار بھی اصلاحی پہلو کو اُجاگر کرنے والے مبلغوں میں ہوگا اور محفل انتظامیہ تو راضی ہوگی ہی ...... ساتھ اللہ اور اس کے پیارے محبوب ﷺ کی خوشنودی بھی حاصل رہے گی ...... اور نقیب محفل اگر اشعار پڑھنا چاہے تو زیادہ کوشش یہ ہونی چاہیے کہ امام احمد رضا خاں بریلویؒ ..... کے ترتیب دیے ہوئے نعتیہ کلام پڑھے ...... کیونکہ کے ان سے سننے والے سامعین محفل کا ذوق بھی دوبالا ہوگا ... گفتگو بھی مستند ہوگی اور سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ مسلک کی ترجمانی بھی اچھے اور مستند انداز میں ممکن ہو سکے گی ...... ایک انتہائی اہمیت کا پہلو یہ بھی ہے کہ مساجد میں محافل کے اندر نقابت کے فرائض سرانجام دینے والے نقیب حضرات کو چاہیے کہ آج اکثر و بیشتر مساجد میں امام کی اہمیت کو نظر انداز کیا جاتا ہے نقیب کو چاہیے

کہ بڑے اچھے اور سلجھے ہوئے انداز میں مساجد کے آئمہ حضرات کی عزت وتوقیر اور ان کی اہمیت کے حوالے سے بھی گفتگو کرے، ہوسکتا ہے ایک نقیب محفل کو بڑی توجہ اور یکسوئی سے سننے والے سامعین میں امام مسجد کو ہر آن تنقید اور اعتراضات کا نشانہ بنانے والے افراد کی بھی نرم لہجے میں اصلاح ہوجائے اور مساجد کے آئمہ حضرات کی عزت وتوقیر میں ان کے اعلیٰ منصب کے حوالے سے مزید نکھار آئے اور ان کی قابل قدر خدمات میں اضافہ ہو

نقیب مسجدوں کی محافل سے دور کیوں ہیں؟

بڑی دلچسپ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک دفعہ ربیع الاول شریف میں راقم الحروف کو ایک مرکزی مسجد میں منعقد محفل میلاد میں نقابت کے فرائض سرانجام دینے تھے......تو بندہ عاجز طبیعت کی خرابی کی وجہ سے محفل میں حاضر نہیں ہوسکتا تھا تو اس محفل میں نقابت کی ڈیوٹی ادا کرنے کے لئے ایک نقیب محفل کو فون کیا اور ان سے با ادب گزارش کی کہ بندہ فلاں محفل میں حاضری کا وعدہ کر چکا ہے مگر اب طبیعت بولنے کی اجازت کسی صورت بھی نہیں دے رہی گویا آپ فلاں مسجد میں میری جگہ پر نقابت کے فرائض سرانجام دے دیں تو یقیناً بندہ نوازی ہوگی ......تو اسی وقت حضرت نے جواب دیا کہ میں اس دن فارغ بھی ہوں اور کوئی خاص مصروفیت بھی نہیں ہے مگر میں اس محفل میں جو کہ مسجد میں ہورہی ہے نقابت نہیں کرسکتا......میں نے جب حیران ہو کر سوال کیا کہ جناب اگر آپ کسی اور جگہ دوسری محفل میں تشریف نہیں لے جارہے تو پھر میری جگہ پر مسجد میں نقابت کرنے میں کیا اعتراض ہے؟ حضرت نے آگے سے جواب دیا کہ شاکر صاحب میں مساجد میں ہونے والی محافل میں نہیں جاتا کیونکہ ادھر مولوی صاحبان بہت ہوتے ہیں جس جگہ جتنے مولوی صاحبان ہوتے ہیں اس محفل میں اتنے ہی اعتراضات ہوتے ہیں

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

بس قصہ مختصر اصل بات تو یہ تھی کہ اپنی ذات میں خود اعتمادی کی روشنی نہیں تھی اور شاید ادھر بولنے کے لئے مستند الفاظ کا روشن چراغ بھی پاس نہیں تھا...... جس وجہ سے گلی محلوں کی محفلوں میں اپنے فن کے جوہر دیکھانے والے صاحب نے مسجد میں محفل کے اندر نقابت کرنے سے انکار کر دیا..... جبھی ہی تو میں یہ لکھ رہا ہوں کہ مساجد تو مومن کے لئے جائے قرار وراحت ہے ان میں ہونے والی محافل میں بڑے ذوق اور شوق سے شرکت کرنی چاہیے اور بڑی محنت اور احتیاط کے ساتھ مستند کتب سے تیاری کر کے صاف اور شفاف مواد بھی تیار کرنا چاہیے

اور اس احتیاط سے اپنا سلجھا ہوا مواد سامعین محفل کے سامنے بیان کرنا چاہیے کہ کوئی یہ بھی اعتراض نہ کر سکے جو کہ اکثر نقیبوں پر محفلیں کروانے والے اور سننے والوں کا ہوتا ہے کہ یہ نقیب حضرات جب مائیک سنبھالتے ہیں تو پیچھے والوں کو بھول جاتے ہیں...... کہ محفل میں کوئی اور بھی حاضری لگوانے کا تمنائی بیٹھا ہے اس اعتراض کا موقع دیے بغیر بڑی شائستگی کے ساتھ وقت کی نزاکت کو مدنظر رکھتے ہوئے نقابت کی جائے...... یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ زیادہ وقت لینے سے کوئی تاثر نہیں پڑتا کیونکہ سامعین کے دل میں وہی بات اترے گی جو خلوص نیت کے ساتھ دل کی گہرائیوں سے کی جائے......اور تادیر وہی بات سامعین کے ذہن میں چمکتی رہتی ہے جو نیکی کی روشن نیت سے بیان کی جائے اور اگر کسی بولنے والے کی دعوت میں یہ خوبی نہ ہو تو اس کو سننے والے سامعین محفل گھنٹوں سننے کے باوجود اچھے پیغام کی برکات سے ہاتھ خالی لے کر ہی گھروں کو لوٹتے ہیں

دوران نقابت ڈانٹ ڈپٹ کرنا کیسا ہے؟

فن نقابت سے وابستہ اس میدان کے پرانے کھلاڑیوں اور نئی وابستگی اختیار کرنے والوں یعنی ابتدائی نقیب حضرات کے لئے یہ بات انتہائی توجہ کی طالب ہے کہ اگر دوران محفل نقابت کرتے ہوئے جبکہ ایک نقیب مکمل ذہنی یکسوئی کے ساتھ نقابت کے جوہر دکھا رہا ہوتا ہے تو ایسے میں اگر کوئی خلاف مزاج بات ہو جائے تو اس نصیحت کو دامن سے کبھی بھی نہ چھوٹنے دیں کہ چاہیے وہ بات کتنی ہی سخت اور نا گوار کیوں نہ ہو بہتر یہی ہے کہ نقیب محفل ایسی رونما ہونے والی بات سے درگزر کرے ......کیونکہ یاد رکھیئے کہ آپ اسٹیج پر بولتے ہوئے جس سیٹ کو رونق بخش رہے ہیں اس منصب کا ایک بہت ہی اعلیٰ معیار آپ کو سننے والے سامعین نے اپنے ذہن میں بنا رکھا ہے کہ جو لوگ اس منصب پر فائز ہوتے ہیں یا اس اسٹیج پر آ کر لوگوں کو دعوت الی اللہ اور دعوت الی الرسول دیتے ہیں یہ اچھے اخلاق سے سجے ہوئے نفیس نگینے ہوتے ہیں ......اسلئے اس بات کا انتہائی سنجیدگی سے خیال رکھا جائے کہ آپ کے چاہنے والوں اور آپ کی ایک ایک بات پر واہ واہ کرنے اور جھوم جانے والے سامعین محفل جب فوراً اپنے ذہن میں بنائے ہوئے ایک معیار سے آپ کو گرتا ہوا دیکھیں گے تو یقیناً ان کے دل میں آپکی چاہت اور آپ کے اچھے اخلاق کی تصویر کو ایک دھچکا لگے گا جو آپ کی اتنی محنت سے تیار کردہ ہری بھری کھیتی کو ضائع کر دے گا......اسلئے بہتر ہے کہ اگر دوران محفل انتظامیہ کی طرف سے یا سٹیج پر موجود مہمانوں کی طرف سے یا پھر آپ کے سامنے تشریف فرما سامعین کی طرف سے کوئی ایسی بات ہو جائے جو انتہائی

کڑوی ہوتو آپ اس کوانا کا مسئلہ بنائے بغیر نظر انداز کر کے اعلیٰ ظرفی کا روشن مظاہرہ کریں کیونکہ آپ لوگوں کو پیارے پیکر خلق عظیم نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اوصاف حمیدہ سنانے اور لوگوں کی اصلاح ان کی اخلاقی، معاشرتی خامیوں کو دور کرنے اور ان کو دین متین کی باتیں سنانے کے لئے اس اسٹیج پر تشریف فرما ہیں ایسا نہ ہو کہ محفل میں کوئی بھی ناگوار واقعہ دیکھ کر کوئی بھی ناگوار بات سن کر غصے کی حالت میں آپ کی زبان سے کوئی ایسے سخت الفاظ نکل جائیں جن سے اس قابل قدر اسٹیج کا وقار مجروح ہو اور آپ کی شخصیت کسی بھی نقاد کے ہاتھ چڑھ جائے جس کی تنقید سے آپ کی شخصیت اور آپ کے اخلاق کے حسن میں فرق آئے...... یہ بات میں اس لئے عرض کر رہا ہوں کے فقیر راقم الحروف نے بڑے بڑے معروف اور انتہائی مصروف نقباء اور خطباء کو اپنی ایسی غلطیوں کی وجہ سے سامعین کے دلی ذوق کی مسند سے اترتے دیکھا ہے کہ جو چھوٹی سے غلطی رونما ہونے پر انتظامیہ اور سامعین بلکہ سب دیکھنے اور سننے والوں کو ایسی ڈانٹ پلاتے ہیں کہ ایک اچھے بھلے پروگرام کا حسن اور نظم وضبط چند گھڑیوں میں ضائع ہو جاتا ہے...... یادرکھیے ایسا کرنے والے چاہے نقباء حضرات ہوں یا قراء حضرات یا پھر نعت خواں حضرات ایسے بے وزن اور بے حسن اخلاق کا مظاہرہ کرنے والے معروف حضرات بھی اپنی ان باتوں کی وجہ سے گھر میں فارغ بیٹھ جاتے ہیں اور پھر سوچتے رہتے ہیں کہ فلاں صاحب کی سالانہ محفل تو آ گئی لیکن اس مرتبہ انتظامیہ نے مجھ سے ٹائم نہیں لیا کاش کہ اس سوچ اور حسرت کے پیدا ہوتے ہی ذہن میں یہ بات بھی آجاتی کہ میں نے پچھلے سال ان کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا۔

نقابت ایک ادیب کی نظر میں!

یہ حقیقت تو ہر لحاظ سے اپنا حسن اور اہمیت منوا چکی ہے کہ ایک نقیب محفل بیک وقت بے شمار سننے والوں اور ذوق کی انتہائی کیفیت کی لذت سے سرشار محبت رکھنے والوں کے سامنے بولتا ہے...... بلکہ ان کے ذوق کے معیار کے مطابق اپنے جملوں کو تولتا ہے...... ایسے میں ایک نقیب محفل کے چہرے پر لگی نظریں اور ان نظروں میں رقص کرتا ہوا تنقید کا طائر...... ہر چہرے کے الگ الگ تاثرات...... ہر ذہن میں اٹھنے والے جدا خیالات کو مدنظر رکھتے ہوئے حسن گفتار...... چاشنیء کلام ......خود اعتمادی اور حسن تکلم کے نکھار سے محفل کے ماحول کو مسحور کن بنانا ان تنقیدی نگاہوں کی تنقید کو تعریف میں بدلنا......ان نظروں کے تیروں میں آنسوؤں کے موتی تیرانا...... اپنی گفتگو کے سراپا میں مختلف دماغوں کا ایک ذہن بنانا ان مختلف مونہوں کو ایک کلام میں بدلنا اور جذبات کی بہتی رو میں عوام کو حقیقی مذہبی روشنی دینا اور ان کے ذوق اور شوق کو خوشبو دینے کا نام نقابت ہے

اسٹیج کا خوف اور اس کا علاج

فن نقابت کو شوق سے لگن سے اختیار کرنے والے مبتدی نقیب حضرات جن کو اسٹیج اور سامعین محفل کا نیا نیا سامنا کرنا پڑتا ہے تو اس ایک نئے بولنے والے نقیب محفل کو جس ہچکچاہٹ کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس ڈر اور ہچکچاہٹ کو اسٹیج کے خوف سے تعبیر کیا جاتا ہے مثلاً ٹانگوں کا کانپنا، سردی کے موسم میں بھی گھبراہٹ سے تیز پسینہ آنا ہاتھوں کا لرزنا، آواز کا لڑکھڑانا، اور اکثر اوقات بات کرتے کرتے بھول جانا،

محفل میں صحیح الفاظ کو ڈر اور ہچکچاہٹ کی وجہ سے الٹ بول جانا، یہ سب اسٹیج کے خوف کی صورتیں ہیں لیکن یاد رکھیئے کہ اسٹیج پر بولنے والے بندے کے لئے اسٹیج پر ڈرے ڈرے رہنا یہ فن کے جوہر دکھانے کا ارادہ رکھنے والے کے لئے فن کی حیثیت رکھتا ہے ایک کامیاب نقیب محفل وہی ہوتا ہے جو اچھے اور پر اعتماد طریقے سے سامعین کے سامنے اپنا ظہار مافی الضمیر کر سکتا ہے اور اپنے تیار کردہ مواد کو الفاظ پر مکمل گرفت رکھتے ہوئے سامعین کے گوش گزار کر سکتا ہے ایک نقیب محفل کی پر اعتمادی کا حسن یہ ہے کہ وہ اپنے حواس پر مکمل کنٹرول رکھتا ہو...... اور یہ بات بھی ذہن نشین کر لیجئے کہ اسٹیج کا خوف'' تو عرف عام میں بول دیا جاتا ہے پس پردہ اصل یہ خوف سامعین محفل کا ہوتا ہے جو کہ ایک ابتدائی بولنے والا خود ہی اپنے سر پر سوار کر لیتا ہے یہ ایک نئے بولنے والے کو ایسا حادثہ پیش آتا ہے کہ بعض اوقات یہ سامعین کا خوف کسی بڑی ناکامی کا سبب بھی ثابت ہو جاتا ہے...... یہ بات تجربے سے سامنے آئی ہے کہ اکثر اوقات نئے نقیب حضرات کسی ایک اپنے جاننے والے کو اپنا نقابت کا تیار کیا ہوا مواد فر فر سناتے ہیں مگر جب ان کو کسی محفل کے بھرے پنڈال میں سامعین محفل کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو کیا دیکھنے میں آتا ہے کہ بھائی صاحب کے پسینے چھوٹ جاتے ہیں اور لفظوں کی تنابیں ہاتھ سے چھوٹتی ہوئی دیکھائی دیتی ہیں تو پھر یوں ہوتا ہے کہ ابھی جو صاحب لفظوں کی گردانوں سے اس طرح کھیل رہے تھے کہ یوں لگتا تھا کہ ان کے ذہن میں کوئی کیسٹ چل رہی ہے مگر اسٹیج پر آتے ہی لڑکھڑاتے لفظوں میں خطبہ پڑھ کر سناتے ہی تھوڑی دیر کے انتظار کے بعد ابتدائی نقیب صاحب خاموشی اختیار کر لیتے ہیں اتنی محنت سے تیار کردہ سارا مواد ذہن کی تختی سے صاف ہو جاتا ہے اور ذہن اس طرح الفاظ کو سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ جس طرح کبھی الفاظ سے کوئی دور کا واسطہ بھی نہیں تھا۔

ابتدا میں ایسا بھی ہوتا ہے

راقم الحروف کو یاد ہے کہ جب پہلی مرتبہ مجھے بولنے کا اور اظہار مافی الضمیر کرنے کا موقع ملا تو اس وقت ایک محفل میں تقریر کرنی تھی موضوع میلاد مصطفی ﷺ تھا میری تقریر زیادہ لمبی نہیں تھی بس دو تین میلاد شریف کی برکات کے حوالے سے واقعات تھے جو سامعین کے گوش گزار کرنے تھے...... تو راقم الحروف جب لوگوں کے سامنے تقریر کرنے کے لئے کھڑا ہوا تو خدا جانے کہاں سے ایک عجیب خوف ذہن پر سوار ہو گیا اور سردی کے موسم میں بھی پسینے چھوٹ گے...... زبان کو ذخیرہ الفاظ دینے والے ذہن کو تو یوں لگتا تھا کہ جیسے تالا لگ گیا ہو اور دل و دماغ میں سامعین کے ان جانے خوف کی وجہ سے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی...... بس اس گھڑی ایک ہی سوچ دل ...... دماغ میں گردش کر رہی تھی کہ ان اتنے سارے سننے والوں کے سامنے کس انداز میں بات کی جائے؟ میں اپنا موضوع کہاں سے شروع کروں؟ کہیں میری باتوں میں تلفظ کی غلطیاں نہ ہوں جن کو سن کر یہ سارے سننے والے مجھے کیا کہیں گے، بس عجیب سا اندھیرا سوچ پر پردہ ڈال گیا اور بڑی تیز رفتار سے زبان کو چلانا شروع کر دیا......

کیونکہ اب بولنے کے لئے کھڑا تو ہو ہی گیا تھا اب کیا کرتا بس چند منٹوں میں مواد کے الفاظ کو آر پار کر کے وما علینا الا البلاغ کہہ کر لڑکھڑاتی ٹانگوں کے ساتھ زمین پر بیٹھ گیا اور فوراً غٹا غٹ کر کے پانی کے دو گلاس پی گیا...... پھر محفل کے اختتام پر جلدی اسٹیج سے اترنے کی کوشش کی اور سامعین کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بغیر پنڈال سے نکل جانا ہی بہتر سمجھا...... لیکن ایسے میں ہی کچھ سامعین محفل سے ایسے تاثرات سننے کو ملے

جو اگلی تقریر کے لئے حوصلہ افزائی کا پیش خیمہ تھے......یعنی سامعین محفل کے الفاظ یہ تھے کہ کوئی بات نہیں حافظ صاحب ابھی آپ نے پہلی مرتبہ تقریر کی ہے پہلی مرتبہ اگر اسٹیج پر بولیں تو ایسے ہی ہوتا ہے بس آپ محنت کر کے تقریر میں الفاظ کی جولانی اور انداز کی مٹھاس پیدا کرنے کی کوشش کریں ایک دو مرتبہ تقریر کرنے کے بعد سب ٹھیک ہو جائے گا......وغیرہ وغیرہ

پہلی تقریر میں سننے والوں کے تعریف اور تنقید کا بوجھ اُٹھائے ہوئے یہی الفاظ ایسے تھے جنہوں نے راقم الحروف کے لئے اگلی تقریر کے حسن اور بہترین خطابتکے راستے ہموار کیے

بہرحال اب میں اپنے موضوع تحریر کی طرف آتا ہوں کے نئے بولنے والے حضرات وہ فن نقابت سے وابستہ ہوں یا پھر فن خطابت سے بات ایک ہی ہے کہ محفل کے اسٹیج پر سامعین کے سامنے بے خوف انداز میں اپنا اظہار مافی الضمیر کرنے فن نقابت یا خطابت سے وابستگی اختیار کرنے والے دوستوں کو یہ بات بھی ذہن نشین کرنی چاہیے کہ سب سے مشکل مرحلہ تو اسٹیج پر گفتگو کرنے کیلئے کھڑے ہو جانے کا ہے اگر آپ نے اس سخت وقت کا سامنا کر لیا ہے تو اب آگے آسانی کی راہ ہے اسلیئے اگلے مرحلے سے آپ بے خوف وخطر گزر جائیں گے، آپ اپنے مواد کی مشق جاری رکھیں کیونکہ اگر نقیب اپنے مواد پر گرفت رکھتا ہو تو پھر میرا نہیں خیال کہ وہ اس خوف کی زنجیر میں جلدی گرفتار ہو سکتا ہو......کیونکہ اگر بار بار محفل میں بولنے کے باوجود جو کلام از بر ہوتے ہیں لیکن اسٹیج پر جاتے ہی لڑکھڑانا شروع ہو جاتے ہیں تو ان احباب میں مطالعے کی وسعت نہیں ہوتی اور وہ روزانہ باقاعدگی سے اپنے معینہ مواد

کی مشق کرنے کے عادی نہیں ہوتے...... جو نقیباء حضرات زیادہ مواد کا ذخیرہ رکھتے ہیں اور مشق کو گفتگو کی روح جانتے ہیں وہ ہمیشہ جب بھی اسٹیج پر آتے ہیں پر اعتمادی اور فن گفتار پر مکمل دسترس رکھنے والے نظر آتے ہیں اسلیئے کہ پھر ایک اطمینان بھری سوچ ایسے بولنے والوں کے دل ودماغ کا گھیراؤ کیئے ہوئے ہوتی ہے کہ میں نے جو محفل کی اسٹیج پر سامعین محفل کے سامنے بیان کرنا ہے وہ مجھے ازبر ہے اور اللہ کے کرم وفضل سے میں اپنے سننے والوں کو سلجھے انداز میں بہتر مواد سنا سکتا ہوں...... اور اب میں وسعت مطالعہ کی برکت سے جس موضوع پر گفتگو کرنا چاہوں اس کے متعلق وافر معلومات کا ذخیرہ میرے دماغ کی ڈکشنری میں محفوظ ہے بس میں نے ان الفاظ کو نوک زبان پر لانے کی کوشش کرنی ہے ڈر کس بات کا؟

بس قلم ٹھہر جا اب یہ لکھنے کے بعد!

ویسے تو اگر اس موضوع کو طویل کیا جاتا تو کافی حد تک اس پر اور بھی بہت کچھ لکھنے کے لئے ذہن کی تاجوری میں اللہ کے فضل وکرم سے تھا مگر یہ بھی ڈر ہے کہ کہیں صفحات زیادہ نہ ہو جائیں اب تک جو کچھ بھی اس فن کے حوالے سے لکھا ہے اگر ان کے مطابق ہی نقیبان محافل خود اپنی اصلاح کر لیں تو میرے خیال میں یہ ان کے ایک اچھا نقیب محفل بننے کے لئے معاون اصول ثابت ہوں گے...... جہاں کچھ تنقیدی باتیں اصلاح کی غرض سے لکھی گئی ہیں ان کو صرف کانٹوں کی کثافت سے ہی تعبیر نہ دیا جائے بلکہ اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان پیچھے دیے گئے چند قواعد وضوابط جذبہء اصلاح کے حسن سے مہکتے ہوئے پھول سمجھا جائے...... تاکہ راقم

الحروف کی یہ کوشش اپنے انجام کو پہنچے کہ اس پاکیزہ اور شریف فن "فن نقابت" سے وابستہ میرے تمام بھائی اس تحریر کے ہر لفظ سے خوش بیانی کی راہ کی رہنمائی پائیں

کیونکہ...... یہ نقابت!

1- اچھے جذبے سے عروج پکڑتی ہے اور متواتر مشق سے حسن پاتی ہے
2- مستند مواد سے شگفتگی پاتی ہے اور بہتر تلفظ سے شائستگی حاصل کرتی ہے
3- سچ گوئی اس فن کا نکھار ہے اور وسعت مطالعہ اس کا زیور و سنگار ہے
4- صاحب انداز کے لئے مثل بہار ہے ثابت قدم کے لئے کامیابی کا گلزار ہے
5- اظہار مافی الضمیر کرنے کے لئے مددگار ہے اور وابستگان سخن کا نکھرا کردار ہے
6- نقابت نے خود اعتمادی سے حسن پایا ہے اور فن شناس کی نظر میں قیمتی سرمایہ ہے
7- بے خوف گفتگو کا اس سے سبق ملتا ہے اور اسٹیج پر راج کرنے کا ہر باب کھلتا ہے
8- ہر محفل میں نقابت نام اس کا ہے اور ماحول کو مہکا دینا کام اس کا ہے
9- عیب جوئی سے دور رہنے کا سبق دیتی ہے اور ہر متلاشی کو اپنا جنون عشق دیتی ہے
10- وقت پر محفل میں آنے کی امید رکھتی ہے اور فن کے بے وفاؤں کو ہمیشہ ناامید رکھتی ہے
11- نقابت میں تلفظ کی درستگی کمال رکھتی ہے اور مستند اشعار کا اچھا جمال رکھتی ہے

آخر میں فن نقابت سے وابستہ بھائیوں سے ایک حسین سوال بمعہ جواب...... کہ!

نقابت کے شہنشاہو نقابت کس کو کہتے ہیں؟
اسٹیج کی یہ خدمت ہے نقابت جس کو کہتے ہیں

نقابت نمبر-1

نَحمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

وَرَفَعْنَالَکَ ذِکْرَکَ ٥

صدق اللّٰہ العظیم

الصّلاۃُ و السّلام علیك یا سیدی یا رسول اللّٰہ

وعلٰی الك واصحابك یا سیدی یا حبیب اللّٰہ

میرے معزز سامعین!

آج کی یہ بارونق اور باوقار محفل پاک حضور سید سردار کل مصدر انوار کل، شان دو عالم، جان دو عالم، روح کائنات، فخر کائنات، فخر دوسرا، امام الانبیا حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے میلاد پاک کی محفل پرانوار ہے

میں عاجز محفل پاک میں شرکت کرنے والے ...... محفل کی زینت بننے والے مشائخ عظام اور سید دو جہاں ﷺ کے تمام ثناء خوانوں کو محفل میں حاضر ہونے کی سعادت حاصل کرنے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں

حمدیہ کلام

خالق کائنات، مالک کائنات، اللہ ﷻ کی حمد وثناء بیان کرتے ہوئے شاعر کہتا ہے کہ اے میرے خالق و مالک!

اپنے محبوب کے رتبے کو بڑھایا تونے
تاج لولاک کا سر پہ سجایا تو نے
میرے معبود تیری شان کرم کے صدقے
فخر کونین محمد ﷺ کو بنایا تونے
بھیج کر اپنا نبی اور اپنا کلام برحق
راستہ رشد و ہدایت کا دکھایا تونے
کہہ کر لاتقنطو قرآن مبارک میں کریم
حوصلہ عاصی و خاطی کا بڑھایا تونے
کس طرح ہو ترا شکر سکندرؔ سے ادا
اپنے محبوب کا دربار دیکھایا تونے

محترم سامعین کرام!

ہر کام کی ابتدا اللہ ﷻ کے نام پاک سے ہوتی ہے...... کیونکہ وہ کائنات کے ہر ذرّے ذرّے کا خالق و مالک ہے...... جیسے قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے...... کہ!

فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ

ترجمہ: وہ بڑی بزرگی والا اللہ جو ہر چیز کو اچھا تخلیق کرنے والا ہے

میں قربان اس شان پر کہ آج تک دنیا میں ہزاروں سال سے کروڑوں انسان پیدا ہو چکے ہیں جن کے بارے میں اعداد و شمار انسان کے بس کی بات ہی نہیں اور پیدا کرنے والے خالق نے اتنا احسن تخلیق کیا کہ ہر انسان کی علیحدہ شکل...... علیحدہ بناوٹ...... علیحدہ سجاوٹ...... علیحدہ جسامت...... علیحدہ حسن تخلیق...... علیحدہ رنگت ...... علیحدہ قسمت...... علیحدہ آواز...... علیحدہ انداز...... علیحدہ عزت...... علیحدہ شہرت ...... علیحدہ جان......اور علیحدہ زبان بنائی ہے

اِنَّ اللّٰہ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر

کی شان والے رب نے اپنی پیدا کردہ بے شمار مخلوقات میں سے انسان کو ہی ایسی کاریگری سے تخلیق کیا کہ......ایک انسان کی آواز دوسرے سے نہیں ملتی...... ذرا غور فرمائیں!

وہی گلا ہے......ایک ہی قسم کے کیمیائی اجزا سے مرکب و بناوٹ کا دورانیہ بھی ایک جیسا ہے......لیکن آواز ہمیشہ سب کی مختلف ہوتی ہے...... بولیاں ہیں تو مختلف ہیں......زبانیں ہیں تو مختلف ہیں...... گفتگو کا انداز ہے تو مختلف ہے بلکہ ہر چیز نئے انداز...... نئے حسن و رعنائی لئے ہوئے پیدا ہوتی ہے......سب سامعین بلند آواز سے کہہ دیجئے......سبحان اللہ!

بلکہ آپ باغوں اور جنگلوں کے اندر یا گھروں میں سجی ہوئی...... مہکتی ہوئی کیاریوں کا ہی مشاہدہ کیجئے...... کہ کوئی درخت اپنی بناوٹ...... اپنے نکھار...... اپنی سجاوٹ......اپنی ہریالی میں دوسرے درخت سے نہیں ملتا...... ہر کوئی پھول ... اپنی خوشبو میں...... اپنی خوبصورتی میں...... اپنے حسن میں ... اپنے رنگ میں دوسرے پھول سے بالکل جدا نظر آتا ہے

محترم سامعین!

اسی لئے تو کہنا پڑتا ہے......کہ!

اللہ دے نام توں شروع کرناں جہدے نام وچ برکتاں بھاریاں نے
اُوہدے نام باہجوں دلا سچ آکھاں گلاں رہن ادھوریاں ساریاں نے
ایسے نام نے نار گلزار کیتی ایسے نام نے ڈبیاں تاریاں نے
ایسے نام نوں آکھدے اسم اعظم ایسے نام دیاں سب خماریاں نے

تلاوت قرآن پاک

اب محفل کی اگلی کاروائی شروع کرنے سے پہلے ہم سب تلاوت قرآن سننے کی سعادت حاصل کریں گے

قرآن ...... فخر کائنات ...... کے حسن کا ذکر کرنے والی کتاب
قرآن ...... جان کائنات ...... کے خلق عظیم کا ذکر کرنے والی کتاب
قرآن ...... روحِ کائنات ...... کے بلند ذکر کا ذکر کرنے والی کتاب
قرآن ...... مقصد کائنات ...... کے نور ہونے کا ذکر کرنے والی کتاب
قرآن ...... سرور کائنات ...... کے پیکر رحمت ہونے کا ذکر کرنے والی کتاب
قرآن ...... سردار کائنات ...... کے پیکر شفقت ہونے کا ذکر کرنے والی کتاب
قرآن ...... باعث کائنات ...... کے سید دوجہاں ہونے کا ذکر کرنے والی کتاب
قرآن ...... اصل کائنات ...... کے سیاح لامکاں ہونے کا ذکر کرنے والی کتاب
قرآن ...... ہادی کائنات ...... کے فصیح اللسان ہونے کا ذکر کرنے والی کتاب
قرآن ...... سید کائنات ...... کے راحت قلوب عاشقاں ہونے کا ذکر کرنے والی کتاب

محترم سامعین!

تلاوت کلام پاک کی سعادت حاصل کرنے کیلئے ہمارے درمیان وطن عزیز کے عظیم قاری...... میری مراد...... ایسے عظیم انسان جو قاری قرآن ہیں...... خوش الحان ہیں...... خوش زبان ہیں اور ان کے قرآن پڑھنے میں شامل حضرت ابو موسیٰ اشعری..... کا فیضان ہے...... یہ ان پر رحمت رحمٰن ہے...... کہ ایسا اچھا انسان قاری قرآن ہے تو آپ بلند آواز سے قرآن کی عظمت کے نام ایک نعرہ لگائیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ

میں بڑے ادب سے درخواست کرتا ہوں جناب نجم القراء زینت القراء قاری کرامت علی نعیمی صاحب سے کہ تشریف لائیں اور تلاوت قرآن پاک سے ہمارے قلوب واذہان کو مستفیض فرمائیں

نعتیہ کلام

بعد از تلاوت کلام پاک سلسلہ نعت شروع کیا جاتا ہے...... سامعین محترم غور فرمائیں...... نعت کیا ہے؟

نعت کے معنیٰ وصف، تعریف، صفت کے ہیں...... خصوصی طور پر جب کسی چیز کے وصف کو بیان کرتے ہیں اس وقت اس کام پر نعت کا لفظ استعمال ہوتا ہے...... وصف میں جو کچھ کہا جائے اسے نعت ہی سے تعبیر کیا جاتا ہے...... اور نبی کریم ﷺ کے اوصاف بیان کرنے کو نعت کہتے ہیں جیسے کہ آپ ﷺ کے اوصاف بیان کرنے والا کہتا ہے

لم ار قبله ولا بعد مثله

کہ میں نے آپ ﷺ جیسا پہلے آنے والوں اور بعد والوں میں سے نہیں دیکھا...... چند الفاظ میں تو نعت کی تعریف بس یہی کی جا سکتی ہے

سر تا بقدم ہے تن سلطان زمن پھول
لب پھول دہن پھول ذقن پھول بدن پھول
واللہ جو مل جائے مرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول
دل بستہ و خوں گشتہ نہ خوشبو نہ لطافت
کیوں غنچہ کہوں ہے مرے آقا کا دہن پھول
کیا بات رضا اس چمنستان کرم کی
زہراؓ ہے کلی جس میں حسینؓ اور حسنؓ پھول

محترم سامعین!

اب سید دو جہاں...... افتخار دو جہاں...... فخر دو جہاں...... آقا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ ﷺ کے دربار بے مثال میں ہدیہ نعت پیش فرمانے کیلئے میں بڑے ادب سے گزارش کروں گا...... فرزند حسان پاکستان...... فخر پاکستان...... کیف اور سوز و گداز بھری آواز کے مالک ثناء خوان...... میری مراد...... جناب محمد ارشاد اعظم چشتی صاحب ہیں

محترم چشتی صاحب سے گزارش کروں گا کہ تشریف لائیں اور امام الانبیا ﷺ کی ثناء خوانی فرمائیں...... آپ حضرات ایک محبت بھرا نعرہ لگائیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل میلاد مصطفےٰ ﷺ

تشریف لاتے ہیں...... جناب محمد ارشاد اعظم چشتی صاحب

سامعین محترم!

ارض و سما میں	......	حضورﷺ	کے	چرچے	ہیں
حمد وثناء میں	......	حضورﷺ	کے	چرچے	ہیں
سورج کی چمک میں	......	حضورﷺ	کے	چرچے	ہیں
ستاروں کی دمک میں	......	حضورﷺ	کے	چرچے	ہیں
عرش کی بلندی میں	......	حضورﷺ	کے	چرچے	ہیں
فرش کی پستی میں	......	حضورﷺ	کے	چرچے	ہیں
عالم ارواح میں	......	حضورﷺ	کے	چرچے	ہیں
عشاق کی محفل میں	......	حضورﷺ	کے	چرچے	ہیں
مکہ کے غاروں میں	......	حضورﷺ	کے	چرچے	ہیں
مدینہ کے بازاروں میں	......	حضورﷺ	کے	چرچے	ہیں

کیونکہ!

قرآن کی زبان خود ہے ثناء خوان محمدﷺ
اللہ کا فرمان بھی ہے فرمانِ محمدﷺ
جس کا یہ عقیدہ نہیں مومن ہی نہیں ہے
اللہ کا عرفان ہے عرفان محمدﷺ
خود دولت کونین ہے ان ہاتھوں پہ قربان
جن ہاتھوں میں ہے گوشہء دامان محمدﷺ
رضوان بھی اسے دیکھے ہے للچائی نظر سے
واللہ ہے کیا قسمت دربان محمدﷺ
تیرا ہی کرم ہے یہ گنہگار پہ یارب
بیدلؔ کو بنایا جو ثناء خوان محمدﷺ

•

تعریف اور ذکر کے لائق بعد از خدا وہی سرکار دو عالم ﷺ ہیں...... کہ جنکی!

صورت ہے حسیں ...... تو ...... سیرت بھی حسیں ہے
اخلاق ہے اعلیٰ ...... تو ...... کلام بھی اعلیٰ
کردار ہے اچھا ...... تو ...... وقار بھی اچھا
بات ہے نورانی ...... تو ...... ذات بھی نورانی
سخاوت ہے بلند ...... تو ...... شرافت بھی بلند
کریم ہیں آقا ﷺ ...... تو ...... رحیم بھی آقا ﷺ

سامعین محترم!

اب محفل کے اس ذوق کو مزید آگے بڑھانے کیلیے میں اگلے ثناء خوان کو دعوت دینا چاہتا ہوں! اور اب اس ثناء خوان کو بلانے کو جی کر رہا ہے...... اور آپ سب کا جس سے نعت سرکار ﷺ سن کر من کی کھیتی کو سیراب کرنے کو جی کر رہا ہے...... اور ہمارے مطلوب ثناء خوان کا بھی محبت کے موتی لٹانے کو جی کر رہا ہے...... تو تشریف لاتے ہیں!

میری مراد...... استاذِ بزم نعت...... واقف رموز نعت...... ہمارے فیصل آباد سے تشریف لائے ہوئے مہمان نعت خواں جناب محمد علی ظہوری صاحب ہیں...... جناب محمد علی ظہوری صاحب کے سامنے انہی کے لکھے ہوئے اشعار میں یوں پیش کرتا ہوں...... کہ!

دیس عرب ول جاندیا رائیا تے سرکار دیا مہماناں
لے پیغام میرا وی جاویں تے نالے ہنجواں دا نذرانہ
تے جا آکھیں محبوب میرے نوں کتے سدلے ہن سلطاناں
دے ظہوری نوں اک جام وصل دا تیرا وسدا رہے میخاناں

سامعین ذی وقار!

الحمد اللہ عالم اسلام کے ہر گوشے گوشے میں بسنے والے عاشقان مصطفےٰ ﷺ کا عقیدہ ہے...... کہ سرکار ﷺ

جان	کائنات	ہیں	......	فخر	کائنات	ہیں
سردار	کائنات	ہیں	......	بہار	کائنات	ہیں
باعث وجود	کائنات	ہیں	......	اصل روح	کائنات	ہیں
مطلوب	کائنات	ہیں	......	مقصود	کائنات	ہیں
وجہ تخلیق	کائنات	ہیں	......	مقصد حیات	کائنات	ہیں
سیدو سردار	کل	ہیں	......	مولائے	کل	ہیں
سید	الرسل	ہیں	......	دانائے	سبل	ہیں
صاحب قاب	قوسین	ہیں	......	سید المشرقین و	المغربین	ہیں
سید	الثقلین	ہیں	......	امام	الحرمین	ہیں
سید	الصادقین	ہیں	......	اکمل	الکاملین	ہیں
رحمت	اللعالمین	ہیں	......	راحت	العاشقین	ہیں
امام	المرسلین	ہیں	......	شفیع	المذنبین	ہیں

سامعین ذرا غور فرمائیں.....قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا

ترجمہ: فرمادیجئے کہ جب اللہ کا فضل اور رحمت آجائے آپ کے پاس تو خوشی کرو

میرے محترم سامعین!

اب غور طلب بات یہ ہے کہ اللہ کے فضل اور رحمت سے کیا مراد ہے؟ کہ جس کے حاصل ہونے پر ہمیں خوشی اور مسرت کا بے باک اظہار کرنے کا حکم الٰہی ہو رہا ہے...... محدث کبیر امام جلال الدین سیوطیؒ...... حضرت ابوالشیخ کے حوالہ سے رئیس المفسرین سیدنا عبداللہ بن عباسؓ سے روایت فرماتے ہیں...... کہ!

فَضۡلُ اللّٰہِ الۡعِلۡمُ وَرَحۡمَتُہٗ مُحَمَّدٌ ﷺ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی:

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ

ترجمہ: یعنی فضل اللہ سے مراد علم ہے اور رحمت سے مراد سید دو جہاں ﷺ کی ذات پاک ہے (اور بطور دلیل فرمایا) کہ قرآن پاک میں اللہ ﷻ نے عالمین کے لئے رحمت سرکار دو عالم ﷺ کو ہی ارشاد فرمایا ہے (تفسیر الدر المنثور جلد نمبر ۳، صفحہ نمبر ۳۰۸)

شیخ کل حضرت علامہ یوسف نبہانیؒ نقل کرتے ہیں کہ (قرآن میں) رحمت سے مراد رسول کریم ﷺ کی ذات پاک ہے (جواہر البحار جلد نمبر ۱، صفحہ نمبر ۲۶۵)

الحاج محمد رفیق ضیاؔ قادری نے کیا ہی خوب لکھا ہے...... کہ!

رحمت بے بہا ہے سرکار کی گلی میں
سب کچھ مجھے ملا ہے سرکار کی گلی میں
رحمت کے بادلوں کا آغاز ہے کہاں سے
مجھ کو پتہ چلا ہے سرکار کی گلی میں
رحمت کرم عنایت اور بندہ پروری کا
آغاز سب ہوا ہے سرکار کی گلی میں
ویران دل تھا میرا تاریکیوں میں ڈوبا
مجھ کو ملی ضیاؔ ہے سرکار کی گلی میں

سامعین محترم!

الحاج محمد رفیقؔ ضیا قادری صاحب کا ایک پیارا سا لکھا ہوا کلام آپ نے سنا اور خوشی کی بات یہ ہے کہ آج کی اس پر وقار محفل کی سٹیج پر...... آقا ﷺ کے غلاموں میں نعت کی ضیائیں بکھیرنے والے...... محمد رفیقؔ ضیاء قادری صاحب تشریف فرما ہیں تو میں بڑی محبت اور انتہائی خلوص کے ساتھ دعوت دیتا ہوں! شاعر نعتِ سرکار ﷺ بلکہ نعت گو شاعر...... ہر دلعزیز شاعر...... ہر دلفریب نعت خواں...... میری مراد...... جناب الحاج محمد رفیقؔ ضیاء قادری صاحب سے گزارش ہے کہ تشریف لا کر نعت سرکار ﷺ سے تمام محفل میں بیٹھے تمام حضور ﷺ کے غلاموں کے دلوں کو بقعہ کیف وسرور بنائیں...... آپ تمام سامعین ایک نعرہ لگائیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل میلاد مصطفےٰ ﷺ

تو تشریف لاتے ہیں جناب محمد رفیقؔ ضیاء قادری صاحب

مل جاون یار دیاں گلیاں اساں ساری خدائی کیہ کرنی
محشر وچہ ساڈی بن جاوے دنیا دی بنائی کیہ کرنی
اسی چپ چپ دکھڑے سہنے آں دنیانوں کج نئیں کہنے آں
ناں یار دالبند ے رہنے آں اساں حال دہائی کیہ کرنی
جس دن دیا اکھیاں لا بیٹھے اکھیاں دا چین گوا بیٹھے
دلدار دے در تے آ بیٹھے اساں ہور کمائی کیہ کرنی

محترم سامعین!

سید دوجہاں ﷺ جس مدینہ منورہ میں...... رحمتوں کی جان بن کر...... بے سہاروں کے پاسبان بن کر...... غریبوں کے آسراء بن کر...... فقیروں کے حاجت روا

بن کر...... معدن جود وسخا بن کر...... مخزن لطف وعطا بن کر...... کائنات کے پیشوا بن کر ...... نورالھدیٰ بن کر...... شافع جرم وخطا بن کر...... صدرالعلی بن کر...... نائبِ رب العلی بن کر...... امام الانبیاء بن کر...... بلکہ محبوب خدا بن کر...... تشریف لائے تو یثرب کہلانے والا شہر مدینہ منورہ بن گیا...... ہاں ہاں ...... بلکہ بقعہء نور بن گیا...... اسی لئے کہ آج مدینہ شریف نور' علی نور کی آرام گاہ بن گیا

تو محمد رفیق ضیاؔ قادری صاحب بڑے خوبصورت انداز شاعری کے جوہر دکھاتے ہوئے یوں لکھتے ہیں...... کہ!

رحمت کی برسات مدینے ہوتی ہے
نور بھری ہر رات مدینے ہوتی ہے
قدم قدم پہ رحمت مجھ کو ملتی ہے
رحمت کی سوغات مدینہ ہوتی ہے
سامنے روضے کے کچھ یاد نہیں رہتا
اشکوں کی برسات مدینے ہوتی ہے
مٹی سے بھی آتی ہے خوشبو ضیاؔ
یہ ساری برکات مدینے ہوتی ہے

اب محفل کے اس ذوق کو مزید بام عروج پر لیجانے کیلئے میں وطن عزیز کے مشہور معروف ثنا خوان کو دعوت دینے والا ہوں ...... میری مراد...... ایک ایسے نعت خواں ہیں جو الحمد اللہ حافظ قرآن ہیں...... اور قاری قرآن ہیں...... اوران کے محبت سے نعت پڑھنے میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ... کا فیضان ہے...... تو تشریف لاتے

ہیں...... سُر کے شہباز...... صاحب انداز...... خوش آواز...... جناب حافظ چمن اعجاز نقشبندی صاحب...... تو میں حافظ صاحب کے بارے میں دعائیہ کلمات عرض کرتے ہوئے یوں کہوں گا...... کہ!

اے چمن تیرے لب پہ ہمیشہ والئی مدینہ کی بات رہے
ہر نعت کے صدقے میں ملتی زیارت مدینہ کی سوغات رہے
(آمین)

سامعین ذی وقار!

میرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم

محمد آقا ﷺ...... محمود آقا ﷺ...... احمد آقا ﷺ...... مطلوب آقا ﷺ...... محبوب آقا ﷺ...... محفوظ آقا ﷺ...... مقصود آقا ﷺ...... مصدق آقا ﷺ...... طبیب آقا ﷺ...... طیب آقا ﷺ...... حبیب آقا ﷺ...... مرکز دیدار آقا ﷺ...... نورالانوار آقا ﷺ...... سید و سردار آقا ﷺ...... کریم آقا ﷺ...... عظیم آقا ﷺ...... حکیم آقا ﷺ...... وکیل آقا ﷺ...... جمیل آقا ﷺ...... خلیل آقا ﷺ...... اکرم آقا ﷺ...... مکرم آقا ﷺ...... محترم آقا ﷺ...... اصل ارض و سما آقا ﷺ...... خاتم الانبیاء آقا ﷺ...... امام الانبیاء آقا ﷺ...... تاجدار انبیاء آقا ﷺ...... روح ارض و سما آقا ﷺ

سامعین محترم!

آپ حضرات کو یاد ہوگا کہ محفل کے آغاز میں بندہ ناچیز نے قرآن پاک کی یہ آیت مقدسہ وَرَفَعْنَالَكَ ذِكْرَكَ تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا...... اس آیت مقدسہ کو اگر سید دو جہاں ﷺ کی ایک بہت بڑی مفصل نعت کہا جائے تو اس میں کوئی شک نہ ہوگا...... کیونکہ! خالق کائنات...... قرآن میں محبوب کا ذکر فرما رہا ہے انبیاء سے محبوب کا ذکر کروا رہا ہے...... پہلی آسمانی کتابوں میں محبوب کا ذکر فرما رہا

.....اپنے محبوبوں سے محبوب کا ذکر کروا رہا ہے.....اپنے طالبوں سے محبوب کا ذکر کروا رہا ہے.....اپنے بندوں سے محبوب کا ذکر کروا رہا ہے......درختوں سے محبوب کا ذکر کروا رہا ہے بلکہ......پتھروں سے محبوب کا ذکر کروا رہا ہے

سید المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَا اُذْکَرُ فِیْ مَکَانٍ اِلَّا ذُکِرْتُ مَعِیَ یَامُحَمَّدُ فَمَنْ ذَکَرَنِیْ وَلَمْ یَذْکُرْکَ فَلَیْسَ لَہٗ فِی الْجَنَّۃِ نَصِیْبٌ

ترجمہ: اے پیارے محبوب! کسی جگہ میں مذکور نہیں ہوتا مگر میرے ساتھ آپ کا ذکر بھی ہوتا ہے جس نے میرا ذکر کیا اور آپ کا ذکر نہ کیا تو اس کے لئے جنت میں کوئی حصہ نہیں (یعنی وہ جہنمی ہے) (تفسیر در منثور جلد ۲، صفحہ نمبر ۴۰۱)

اس پاک قول کی تصدیق و تائید میرے امام، مجدد دین و ملت، امام عاشقاں، امام احمد رضا خاں بریلویؒ اپنے محبت بھرے الفاظ میں یوں فرماتے ہیں.....کہ!

ذکر خدا جو ان سے جدا چاہو نجدیو!
واللہ ذکر حق نہیں ، کنجی سقر کی ہے

سامعین حضرات!

اب آپ کی سماعتوں کی نظر ایک ایسی پر وقار شخصیت کے حامل ثناء خوان کو کر رہا ہوں جو ثناخوانِ رسول ﷺ بھی ہیں......اور جھوم جائیں......کہ وہ آل رسول ﷺ بھی ہیں......میری مراد......ذاکرِ ذکرِ پنجتن......غلام غلامانِ پنجتن...... جناب الحاج سید آصف علی ظہوری ہیں......قبلہ ظہوری صاحب سے بڑی محبت سے گذارش کروں گا کہ تشریف لائیں اور ہمیں اپنے اور ہمارے آقا ﷺ کی نعت سنائیں

جناب الحاج سید آصف علی ظہوری صاحب

سامعین محترم!

قبلہ سید آصف علی ظہوری صاحب ہدیہ حمد وثناء پیش کرتے ہوئے سرکار دوعالم ﷺ کی آل پاک کا ذکر فرمارہے تھے...... امام الانبیا، محبوب خدا ﷺ نے خو اپنی آل پاک کی عظمت اور شان بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اَلَا وَمَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ فُتِحَ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ بَابَانَ اِلَی الْجَنَّةِ۔

ترجمہ: خبردار! جو شخص آل محمد کی محبت میں مرا اس کی قبر میں جنت کے دو دروازے کھول دیے جاتے ہیں

اور پھر ایک جگہ سرکار مدینہ ﷺ نے یوں ارشاد فرمایا

اَلَا وَمَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَّاتَ تَائِباً

ترجمہ: خبردار! جو آل محمد کی محبت میں مرا وہ تائب ہو کر مرا

آل پاک کی شان میں سید آصف علی ظہوری صاحب کے پیش کردہ کلام کو مد نظر رکھتے ہوئے میں یوں عرض کرونگا...... کہ!

رفتار ہی کی طرح سے گفتار ایک ہے ‏ دنیا میں اہلبیت کا کردار ایک ہے

مومن کو ذوالفقار سے خطرہ نہیں کوئی ‏ جو نسل دیکھتی ہے وہ تلوار ایک ہے

خیبر میں مصطفٰے نے جہاں کو بتا دیا ‏ میرے علم کا خلق میں حقدار ایک ہے

کرتے ہیں جس سے آکے فرشتے مصافحہ ‏ وہ جگر علی اور رسول کا دلدار ایک ہے

بیعت سے جس نے دین خدا کو بچا لیا ‏ دنیا میں بس حسینؑ کا انکار ایک ہے

اور

مانگتا رہ گیا احمد ﷺ کا نواسہ پانی
صفحہ ارض پر اے کاش نہ ہوتا پانی

تشنگی شاہ کی یاد آتی ہے تو دل جلتا ہے
آگ لگ جاتی ہے پیتا ہوں جو ٹھنڈا پانی

دل بھر آیا غم شبیر میں بہنے لگے اشک
جھوم آئی گھٹا ٹوٹ کے برسا پانی

ہاں وہی لب چومتے تھے احمد مرسل جنکو
لب شہ ملتے تو پیاس اپنی بجھاتا پانی

آب کوثر نہ ملے گا اسے روز محشر
نام شبیر پہ جس نے نہ پلایا پانی

سامعین ذی وقار!

اب آپ کے سامنے تشریف لا رہے ہیں...... بڑی عمدہ آواز کے مالک ثنا خوان......اور ثنا خوانوں میں منفرد انداز کے حامل ثنا خوان......اور سوز و گداز کی جھلک نعت سرکار ﷺ کے ایک ایک حرف میں لئے ہوئے آپ تمام سامعین سوئے طیبہ لیجانے کیلئے تشریف لاتے ہیں......میری مراد......الحاج محمد شہباز قمر فریدی صاحب ......ان کی آمد سے پہلے اس محفل کی روحانیت کے نام ایک محبت بھرا نعرہ لگایئے

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......عظمت میلاد مصطفیٰ ﷺ

معزز سامعین!

آپ کے سامنے ہدیہ نعت پیش کر رہے تھے۔ محترم شہباز قمر فریدی صاحب..... ماشاءاللہ کیا خوب آواز تھی کیا خوب انداز تھا.....تو میں اب فریدی صاحب کے اس بے مثال ذوق کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے یوں عرض کروں گا.....

کہ!

کرم بن گئی ہے عطا ہو گئی ہے
نگاہ نبی ﷺ آسراء ہو گئی ہے
غم مصطفے ﷺ سے بفضل تعالیٰ
طبیعت مری آشنا ہو گئی ہے
دیار رسول خدا تک پہنچوں
یہ حسرت مرا مدعا ہو گئی ہے
سوئے چمن سے فضائے جہاں تک
محمد ﷺ کی مدحت سرا ہو گئی ہے
زمانہ ہمارا ادب کر رہا ہے
نظر آپ کی ہم پہ کیا ہو گی ہے
میں محمود جب نعت پڑھنے لگا ہوں
یہ دنیا مری ہم نوا ہو گئی ہے

پھر میں کیوں نہ کہوں ..... کہ!

محبوب خدا ...... یارسول اللہ ﷺ ...... امام الانبیاء ...... یارسول اللہ ﷺ

معدن جود وسخا ...... یارسول اللہ ﷺ ...... منبع کرم وعطا ...... یارسول اللہ ﷺ

تاجدار حرم ...... یارسول اللہ ﷺ ...... فخر آدم ...... یارسول اللہ ﷺ

شہر یار ارم ...... یارسول اللہ ﷺ ...... امام الامم ...... یارسول اللہ ﷺ

راحت دو جہاں ...... یارسول اللہ ﷺ ...... جان ایماں ...... یارسول اللہ ﷺ

اصل دو جہاں ...... یارسول اللہ ﷺ ...... سید مرسلاں ...... یارسول اللہ ﷺ

صاحب قرآں ...... یارسول اللہ ﷺ ...... شفیع عاصیاں ...... یارسول اللہ ﷺ

مونس بے کساں ...... یارسول اللہ ﷺ ...... سیاح لامکاں ...... یارسول اللہ ﷺ

محبوب رحماں ...... یارسول اللہ ﷺ ...... بحر جود وسخا ...... یارسول اللہ ﷺ

جان صبر ورضا ...... یارسول اللہ ﷺ ...... کان صدق وصفا ...... یارسول اللہ ﷺ

بحر لطف وعطا ...... یارسول اللہ ﷺ ...... والیِ روز جزا ...... یارسول اللہ ﷺ

مصدر ارض وسما ...... یارسول اللہ ﷺ ...... خاتم الانبیاء ...... یارسول اللہ ﷺ

مختار کل ...... یارسول اللہ ﷺ ...... سردار کل ...... یارسول اللہ ﷺ

مولائے کل ...... یارسول اللہ ﷺ ...... دانائے سبل ...... یارسول اللہ ﷺ

حبیب کل ...... یارسول اللہ ﷺ ...... طبیب کل ...... یارسول اللہ ﷺ

افتخار دو جہاں ...... یارسول اللہ ﷺ ...... فخر کون ومکاں ...... یارسول اللہ ﷺ

راز دار لامکاں ...... یارسول اللہ ﷺ ...... سید مرسلاں ...... یارسول اللہ ﷺ

جناب محترم حسان پاکستان محمد علی ظہوری ... نے کیا خوب کہا ہے..... کہ!

کدی چھڈائیں اُوس دا وگڑ سکدا جہدے منہ تے حضور دا نام ہووے

کردا ہوئے حضور دا ذکر جہیڑا چنگا کویں نہ اوہدا انجام ہووے

دیوے ذکر شفا بیمار تائیں دل نوں چین سکون آرام ہووے

کرنا ذکر ظہوری حضور ﷺ دا اے بھاویں صبح ہووے بھانویں شام ہووے

سامعین کرام!

یہ سب محفل سرکار ﷺ کی برکات ہیں کہ آج ہم جیسے نکموں کی زباں پر بھی ذکر سرکار ﷺ جاری ہے اور ہم کو خالق کائنات نے محفل سرکار ﷺ میں نعت سننے اور سنانے کی توفیق عطا فرما کر جبریل امین ؑ۔۔۔۔ کی سنت ادا کرنے کی سعادت عطا فرمائی ہے ...... یہ سب برکتیں...... یہ سب عنائتیں...... یہ سب نوازشیں...... یہ سب عطائیں...... یہ سب بہاریں...... یہ سب بندہ نوازیاں...... محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ کا ہی صدقہ ہیں

شاعر نے کیا خوب کہا ہے!

دل میرا سرکار بے حد شاد ہے
میرے گھر میں محفل میلاد ہے
میں کیوں گھبروں کسی سے یا نبی ﷺ
مجھ کو حاصل آپ کی امداد ہے
ہیں بری نظریں میرے گھر پر مگر
آپ کے کرم سے یہ گھر آباد ہے
اپنے در پر پھر بلائیں یا نبی ﷺ
سب غلاموں کی یہی فریاد ہے
نعت لکھتا ہے ضیا آقا تیری
مشکلوں سے اس لئے آزاد ہے

محترم سامعین!

فخر مرسلاں، سید دو جہاں، نبی مکرم ﷺ کے معجزات ویسے تو ہر سیرت کی کتاب کی زینت ہیں مگر معجزہ شق صدر ایسا بے مثال معجزہ ہے کہ جس کی مثل قیامت تک پیش نہیں کی جا سکتی...... احادیث کی اکثر کتابوں میں ہے کہ معجزہ شق صدر کے بعد آپ ﷺ نے وضو فرمایا...... زرقانی علی المواہب میں ہے

اِنَّ جِبْرِیْلَ وَضَّأَہٗ بَعْدَ غُسْلِ قَلْبِہٖ

یعنی دل پاک کو غسل دینے کے بعد جبریل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو وضو کروایا...... اور نزہۃ المجالس میں ہے...... اللہ جل جلالہ کے حکم پاک سے جبریل امین علیہ السلام نے آپ ﷺ کے وضو کا پانی میکائیل علیہ السلام کو دیا اور میکائیل علیہ السلام نے عزرائیل علیہ السلام کو حضرت عزرائیل علیہ السلام نے حضرت اسرافیل علیہ السلام کو دیا اور انہوں نے یہ پانی رضوان فرشتے کو دیا اور رضوان نے سرکار ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی جنت میں پہنچا دیا

فَاَمَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلْحُوْرَ الْعِیْنَ اَنْ یَّمْسَحْنَ بِہٖ وُجُوْھَھُنَّ فَفَعَلْنَ فَاَزْدَدْنَ نُوْرًا وَّحُسْنًا (نزہۃ المجالس جلد ۲ صفحہ ۱۲۶)

ترجمہ: پس اللہ تعالیٰ نے حور عین کو حکم فرمایا کہ یہ پانی اپنے چہروں پر لگائیں انہوں نے یوں ہی کیا تو ان کا نور و حسن بڑھ گیا...... سبحان اللہ

میرے مسلک کے پاسباں، مفسر قرآں، امام عاشقاں، امام احمد رضا خاں بریلویؒ نے کیا خوب فرمایا ہے...... کہ!

اتار کر ان کے رخ کا صدقہ ، یہ نور کا بٹ رہا تھا باڑا
کہ چاند سورج مچل مچل کر ، جبیں کی خیرات مانگتے تھے
وہی تو اب تک چھلک رہا ہے ، وہی تو جو بن ٹپک رہا ہے
نہانے میں جو گرا تھا پانی ، کٹورے تاروں نے بھر لئے تھے

بچا جو تلووں کا ان کے دھون ، بنا وہ جنت کا رنگ و روغن

جنہوں نے دولہا کی پائی اترن ، وہ پھول گلزار نور کے تھے

جو ہم بھی واں ہوتے خاک گلشن، لپٹ کے قدموں سے پاتے اترن

مگر کریں کیا نصیب میں تو ، یہ نامرادی کے دن لکھے تھے

خالق کائنات نے اپنے محبوب ﷺ کو بلند مرتبہ اور بے مثال شان دکھا کر اور ..... کائنات میں سانس لینے والے ہر ذی روح کیلئے یہ ثابت فرما دیا کہ میرے محبوب ﷺ کے خصائل و شمائل کا ہم پلہ نہ تو کوئی پہلوں میں گزرا ہے ..... اور نہ اب آنے گا جب تک یہ دنیا باقی ہے ..... تو پھر کیوں نہ ایسے کہا جائے ..... کہ!

میرے آقا ﷺ ..... عرش کے مہمان ہیں

میرے آقا ﷺ ..... عہد نامہ وفا کا عنوان ہیں

میرے آقا ﷺ ..... انبیاء کی بزم کا نور ہیں

میرے آقا ﷺ ..... نعمائے جنت کا سرور ہیں

میرے آقا ﷺ ..... آسمان کی محفل کا چراغ ہیں

میرے آقا ﷺ ..... اصفیا کی مجلس کا چراغ ہیں

میرے آقا ﷺ ..... رسالت کے باغ میں رہبر ہیں

میرے آقا ﷺ ..... جلالت کے باغ میں سرور ہیں

میرے آقا ﷺ ..... گلشن حقیقت کی نسیم جانفزاء ہیں

میرے آقا ﷺ ..... محبت کے شجر کا ثمرہ ہیں

میرے آقا ﷺ ..... گلستان نبوت کی شوکت ہیں

میرے آقا ﷺ ..... بوستانِ امامت کی زینت ہیں

میرے آقا ﷺ ..... سعادت کے منبر کے خطیب ہیں

میرے آقا ﷺ ..... سیادت کے لشکر کے ادیب ہیں

میرے آقا ﷺ ..... صانع حقیقی کی بنائی ہوئی اعلیٰ تصویر ہیں

میرے آقا ﷺ ..... قرآن کی آیات کی گواہی سے سراج منیر ہیں

میرے آقا ﷺ ..... صدر و سردار بزم رسالت ہیں

میرے آقا ﷺ ..... آفتاب فلک نبوت ہیں

میرے آقا ﷺ ..... آب و گل کی آنکھوں کا نور ہیں

میرے آقا ﷺ ..... خلد کی کلیوں کا سرور ہیں

سامعین کرام!

آج کی یہ عظیم الشان محفل میلاد اپنے اختتام کی طرف جارہی ہے......اور اب وہ پر کیف گھڑی آرہی ہے...... کہ اس محفل کی جان شخصیت...... محفل کی آن شخصیت ..... میری مراد......وطن عزیز کے انتہائی مقبول، انتہائی معروف ثناخوان اور استاذ ثناخوان...... عالمی شہرت یافتہ ثناء خوان......اسلوب نعت سے واقف ثناخوان ......الفاظ کی ادائیگی کے ماہر ثناخوان......میری مراد......فخر پاکستان جناب الحاج محمد اختر حسین قریشی صاحب ہیں ...... میں بڑی محبت سے گذارش کروں گا محترم اختر حسین قریشی صاحب سے کہ تشریف لائیں اور نعت سرکار ﷺ سنا کر ہمارے قلوب و اذہان کو منور فرمائیں! تو تشریف لاتے ہیں جناب الحاج محمد اختر حسین قریشی صاحب

سامعین محترم!

اب بعد از درود وسلام تشریف رکھیں ...... ہماری اس محفل میں صدر محفل شخصیت، محفل میں بیٹھے دیوانوں کی نظروں کی محور شخصیت، میری مراد عاشق رسول ...... پیکر محبت صوفی باصفاء جناب الحاج صوفی شوکت علی قادری صاحب ہیں ..... تو محترم قبلہ صوفی شوکت علی قادری سے گزارش کروں گا کہ تشریف لائیں اور محفل کی اختتامی دعا فرمائیں۔

نقابت نمبر-2

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم

اَمَّا بَعۡدُ

فَاَعُوۡذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰاَیُّھَاالنَّاسُ قَدۡجَآءَکُمۡ بُرۡھَانٌ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ○

صدق اللّٰہ العظیم

الصلاۃ و السلام علیك یا سیدی یا رسول اللّٰہ

و علی الك واصحابك یا سیدی یا حبیب اللّٰہ

سامعین ذی وقار!

آج کی یہ بابرکت محفل پاک جس میں...... میں اور آپ ہم سب شرکت کی سعادت حاصل کر رہے ہیں...... محفل کے شروع میں...... میں یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ جل جلالہ ہمیں اس محفل میں باادب ہوکر باوضو ہوکر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت وثناء سننے کی توفیق عطا فرمائے اور اس روحانی محفل پاک کو ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائے سب کہہ دیں (آمین)

حمدیہ کلام

نہیں ممکن ہو لفظوں میں بیاں تیری ثنا مولا

کہ تیری شان ہے فہم و فراست سے ورا مولا

تیری عظمت کے گاتے ہیں یہ پربت روز و شب نغمے
تری مدحت میں ہیں رطب اللساں ارض و سما مولا
ترے محبوب کی اُمت پہ ہیں مشکل کی گھڑیاں
کرم کر ہر قدم پہ ہے نئی کرب و بلا مولا
تیری لاریب ہستی پر شبہ ہو ہی نہیں سکتا
گواہ تیرے جب ٹھہرے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مولا
ترا ہی نام لینے سے بنی بگڑی ہے ناصرؔ کی
ہے تو ہی مستقل حاجت روا مشکل کشا مولا

محترم سامعین!

خالق کائنات نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے

وفی انفسکم افلا تبصرون

ترجمہ: تم اپنے اندر ہی جھانک کر دیکھ لو کیا تمہیں نظر نہیں آتا؟

خالق کائنات نے کلام پاک کی اس آیت مقدسہ میں انسان سے اپنے قلب و جاں پر قدرت کے بے مثال نقوش دیکھنے کا مطالبہ کیا ہے...... اسی آیت کی ترجمانی شاعر مشرق علامہ اقبالؒ نے یوں کی ہے!

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی

یہ حقیقت ہے کہ انسان اگر کچھ دیر کیلئے اپنے فکر کو اس دنیا کے مصنوعی بندھن سے آزاد کر کے قدرت کے کمالات کا مشاہدہ کرنا چاہے تو انسان دیکھے گا کہ کائنات میں ہر سو حسن بکھرا پڑا ہے...... مثلاً یہ رقص کرتے ہوئے پھول ...... مسکراتے ہوئے تارے ...... گنگناتی ہوئی ہوائیں...... مست گھٹائیں...... لہراتی ہوئی معصوم کلیاں...... قدرت

کے گن گاتی ہوئی یہ ندیاں...... یہ چاندی کی طرح شفاف چاندنی...... سونے کی طرح سنہری دھوپ...... خمار آلود یہ شامیں...... سرمئی راتیں...... یہ جلوے ہی جلوے...... کہ جن کو دیکھنے والا دیکھتے ہی یہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اے کائنات بنانے والے خالق...... انسان اور اس جہاں کو تو نے اتنا حسین بنایا ہے...... تو خود کتنا حسین ہے؟ تو جواب ملتا ہے

ان اللہ علی کل شیء قدیر

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے...... کہ!

عیاں تو ہی تو ہے نہاں تو ہی تو ہے
یہاں تو ہی تو ہے وہاں تو ہی تو ہے
سراپا شادمانی مایہ تو ہے
وہاں غم کہاں ہے جہاں تو ہی تو ہے
چمن میں چہک کر یہ کہتی ہے بلبل
کہ پھولوں میں اے مہرباں تو ہی تو ہے
شریعت طریقت ہیں سب تیری موجیں
حقیقت میں بحر رواں تو ہی تو ہے

تلاوت قرآن پاک

محترم سامعین کرام!

خالق کائنات کی ذات پاک کریم ہے...... علیم ہے...... حکیم ہے...... عظیم ہے...... رحیم ہے اور امین ہے اس کریم ذات باری تعالیٰ نے اپنی لاریب...... بے

عیب...... پاکیزگی سے معطر کتاب...... قرآن مجید کو سرزمین عرب میں بسنے والے رحیم، کریم، عظیم اور امین نبی ﷺ پر نازل فرمایا...... یہ قرآن پاک ازل سے ابد تک کی خبر دینے والی اپنے علیحدہ اور جدا معیار کی حامل واحد کتاب ہے...... جس کتاب نے اللہ ﷻ کی طرف سے نازل ہو کر...... کہاں نازل ہو کر؟ محمد عربی ﷺ کے قلب اطہر پر نازل ہو کر جہاں عرب کے بدوؤں کو ہمدوش ثریا بنا دیا وہاں قیامت تک آنے والے مسلمانوں کو ہی نہیں بلکہ تمام انسانیت کو یہ اعلان فرمایا کہ! آؤ! آؤ! خالق کائنات کے کلام لاریب کی برکت تم سب کو رشک قمر بنا دے گی! اور آج تم کلام لاریب کی تلاوت سے اپنی آنکھوں اور زبان کو ٹھنڈک دو اور اس پر عمل کرو تو قیامت تک لوگ تمہیں اس قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کے صدقے میں محترم و مکرم جانیں گے

تو اب کتاب لاریب...... نسخہ بے عیب...... کی تلاوت مقدسہ سے محفل میں روحانیت کی دولت تقسیم کرنے کیلئے...... میں بڑے ادب سے التجا کرتا ہوں...... میری مراد...... نجم القراء...... آسمان قرأت کا ایک حسیں، دلنشیں ستارہ جب تلاوت فرمائیں تو قرآن کے الفاظ سماعت کے میدان سے گزرتے ہوئے سینوں میں اتر جائیں پاکستان کے نامور قاری...... رموز قرأت سے واقف قاری...... جناب قاری مبیس احمد نعیمی صاحب (آف کراچی) تو میں قبلہ قاری صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ تشریف لائیں اور اپنی محبت بھری آواز میں تلاوت قرآن فرمائیں...... تو سامعین محبت سے قرآن کی پاکیزگی کے نام ایک نعرہ بلند فرمائیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل سرکار مدینہ ﷺ

سامعین محترم!

قرآن ہی وہ واحد لاریب کتاب ہے جو تمام انسانیت کیلئے رہبر و رہنما کی حیثیت کی حامل کتاب ہے..... تو پھر کیوں نہ کہا جائے..... کہ!

قرآن ..... رحمت یزداں ہے
قرآن ..... کنز العرفاں ہے
قرآن ..... بخشش کا سامان ہے
قرآن ..... عاصیوں کی امان ہے
قرآن ..... خالق کا احسان ہے
قرآن ..... سب کا نگہبان ہے
قرآن ..... سب کیلئے راحت جاں ہے
قرآن ..... ہی ربوبیت کی پہچان ہے
قرآن ..... آسمانی کتابوں میں ذی شان ہے
قرآن ..... ہر پڑھنے والے کیلئے آسان ہے

نعتیہ کلام

احباب ذی وقار! اب ثناخوان بھی محفل میں تشریف لے آئے ہیں اس سے پہلے کہ میں کسی کو عرض کروں کہ آ کر آپ کو ذکر سرکار دو عالم ﷺ سنائیں..... میں یوں عرض کروں گا..... کہ!

میں مدحتِ سرکار پہ پر تول رہا ہوں
اوصاف و محامد کی زباں بول رہا ہوں

رکھتا ہوں تیری یاد کے بھرپور خزانے
مدت سے ترے غم میں کھڑا رو رہا ہوں
رنگ ایک نیا دے کے میں مضمونِ سخن کو
مدحت کا تری باب نیا کھول رہا ہوں
طوفانِ مصائب کا مسافر ہوں کرم ہو
کھا کھا کے تھپیڑوں کے ستم ڈول رہا ہوں

اور یارسول اللہ ﷺ!

آپ کے غم زیبا کی فضاؤں میں بکھر کر
اپنے دل معطر کی گرہ کھول رہا ہوں
عرفان خطا کار ہوں بخشش کی نظر ہو
نادم ہوں خود اپنے ہی عمل تول رہا ہوں

جناب بندہ!

اب انتظار کے لمحات ختم ہوئے اور اب اپنے دامن میں محبت اور خلوص و عقیدت کے پھول سمیٹتے ہوئے...... اس محفل کی سٹیج کی زینت ایک بڑے ہی اچھے...... بڑے ہی پیارے انداز والے نعت خواں تشریف لاتے ہیں...... میری مراد استاذ رموز نعت...... واقف انداز نعت...... جناب محمد افضل نوشاہی سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ تشریف لائیں اور اپنی محبت اور عقیدت بھری پُرسوز آواز میں آقا ﷺ کی محفل میں حاضر تمام غلاموں کو سرکار ﷺ کی پیاری اور میٹھی سی نعت سنائیں...... عالمی شہرت یافتہ ثنا خوان جناب محمد افضل نوشاہی صاحب (آف لاہور) محترم نوشاہی صاحب کی آمد سے قبل آپ اپنے بھرپور ذوق کا اظہار کرتے ہوئے ایک عقیدت و محبت بھرا نعرہ بلند فرمائیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... عظمت مصطفیٰ ﷺ

جناب بندہ!

آپ سب میرے محترم سامعین و سامعات نے جناب محمد افضل نوشاہی صاحب کی محبت سے لبریز آواز میں نعت سرکار مدینہ ﷺ سماعت کی......اور اب میں محترم بھائی محمد افضل نوشاہی کے پڑھے ہوئے کلام کی ترجمانی اپنے چند الفاظ میں آپ کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا......کہ!

اے خوبیٔ فطرت حسن وفا اے رازِ حقیقت سرِ خدا
ہے تیرے کرم کی آس مجھے اے نازش زیبا حسن ادا
اے حسن جہاں انوار ترے خوشتر ہیں فضائے جنت سے
اے صبح ازل، اے جانِ صبا، اک چشم کرم مجھ پر ہو ذرا
چوکھٹ سے تری اے جان جہاں، سرمایہ عظمت پایا ہے
کچھ فکر نہیں دنیا کی مجھے تھاما ہے جو دامن میں نے ترا

اور میرے محترم سامعین!

آنکھیں ہوں اشکبار تو لب پہ ثناء رہے
خواجہ کائنات سے یوں رابطہ رہے
بجھتا ہے جو حیات کا یہ چراغ تو بجھے
لیکن یہ عشق رسول کا رشن دیا رہے
آنکھوں کو ان کی یاد میں رونا سکھایئے
ان محفلوں کے ساتھ ساتھ گھر بھی سجا رہے
صورت بھی بے مثال ہے، سیرت بھی بے مثال
اک بار دیکھ لے جو تجھے وہ دیکھتا رہے
ہوتے ہیں سارے بند اور تو میری بلا سے ہوں

میرے لئے دروازہ رسول ﷺ بس ناصر کھلا رہے

درود ان پر ...... جو ...... سید السادات ہیں
سلام ان پر ...... جو ...... سند السادات ہیں
درود ان پر ...... جو ...... رحمت کی جان ہیں
سلام ان پر ...... جو ...... صاحب برہان ہیں
درود ان پر ...... جو ...... سید الثقلین ہیں
سلام ان پر ...... جو ...... خواجہ کونین ہیں
درود ان پر ...... جو ...... صاحب قاب قوسین ہیں
سلام ان پر ...... جو ...... انسانیت کیلئے قرۃ العین ہیں
درود ان پر ...... جو ...... گوہرِ دریائے جلالت ہیں
سلام ان پر ...... جو ...... یوسف مصر رسالت ہیں
درود ان پر ...... جو ...... انسانیت کیلئے معلم ہیں
سلام ان پر ...... جو ...... عزت والوں کیلئے مکرم ہیں
درود ان پر ...... جو ...... قلوب ملائکہ کا سرور ہیں
سلام ان پر ...... جو ...... آب و گل کی آنکھوں کا نور ہیں
درود ان پر ...... جو ...... تخت سروری کے سلطان ہیں
سلام ان پر ...... جو ...... تخت پیغمبری کے سلطان ہیں
درود ان پر ...... جو ...... چمن فصاحت کے سلطان ہیں
سلام ان پر ...... جو ...... باغ بلاغت کے شیریں بیان ہیں
درود ان پر ...... جو ...... گلستانِ نبوت کے راز دان ہیں
سلام ان پر ...... جو ...... باغ ملت کے نگہبان ہیں

محترم سامعین!

اب آپ حضرات کے سامنے تشریف لاتے ہیں اگلے ثنا خوان ...... میری مراد ایک نکھری شخصیت کے مالک ثنا خوان ...... عاجزی وانکساری کے حامل ثنا خوان ...... فخر پاکستان جناب الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ تشریف لائیں اور اپنے محبت بھرے انداز میں ...... خلوص سے پُر انداز میں ہمیں سید دوعالم ﷺ کی نعت سنائیں ...... کہ!

جب مسجد نبوی کے مینار نظر آئے اللہ کی رحمت کے آثار نظر آئے

قبلہ ہمدانی صاحب تشریف لائیں اور پیارے آقا ﷺ کی نعت سنائیں اور سامعین محبت سے تصور مدینہ کر کے سرکار ﷺ کی سنہری جالیوں کی زیارت فرمائیں ...... ایک محبت بھرا اور وجد آفریں نعرہ بلند فرمائیں

نعرہ تکبیر ...... نعرہ رسالت ...... محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ

جناب بندہ!

قبلہ حافظ مرغوب احمد ہمدانی صاحب کی نعت کے دوران میرے ذہن میں فخر السادات پیر سید ناصر حسین چشتی شاہ صاحب کا لکھا ہوا ایک کلام آپ حضرات کی گوش گزار ہونے کیلئے بے چین ہونے لگا ...... کہ!

تشریف آپ ﷺ لائے تو ایک نعت بن گئی
جھولے میں مسکرائے تو اک نعت بن گئی
آقائے نامدار کے میلاد کیلئے
گھر بار جب سجائے تو اک نعت بن گئی

حسنؓ و حسینؓ و فاطمہؓ اور مولائے کائنات
کملی میں جب چھپائے تو اک نعت بن گئی
ناصرؔ مرے حضور نے مجھ سے گناہ گار
سینے سے جب لگائے تو اک نعت بن گئی

میرے محترم سامعین کرام!

سرکار دو عالم ﷺ کی اس عظیم الشان محفل میلاد میں آقا ﷺ کی آمد آمد کے اعلانات کے متعلق ایک روایت میں آپ حضرات کے گوش گزار حصول برکت کیلئے کرنا چاہتا ہوں...... امام الانبیاء ﷺ کی والدہ محترمہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا ہماری مائیں اس عظیم ماں کے قدموں کی خاک مبارک پر قربان...... وہ محترمہ، مکرمہ طیبہ، آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضور ﷺ میرے بطن اقدس میں رونق افروز ہوئے تو ہر ماہ ایک ندا آسمان اور زمین میں بلند ہوتی کہ!

اَبْشِرُ وْافَقَدْ اٰ نَ لِاَ بِی الْقَاسِمِ اَنْ یَّخْرُ جَ اِلَی الْاَ رْضِ مَیْمُوْناً مُبَارَ کاً

ترجمہ: ''خوش ہو جاؤ عنقریب حضرت ابو القاسم محمد مصطفیٰ ﷺ کا اس زمین میں ظہور ہونے والا ہے'' (المواہب الدنیہ جلد 1 صفحہ 108)

اور پھر میں کیوں نہ کہوں...... کہ!

ہو نہیں سکدے دنیا والے ہمسر کملی والے دے
توں وی میں وی آں سارے نوکر کملی والے دے
دولت واری گھر وی وارے جان وی کیتی نذرانہ
اپنی آپ مثال نے سارے دلبر کملی والے دے

اک ٹکڑا ای نسلاں تیکر نہ مکدا نہ مکناں ایں
ایسے لئی نہیں منگتے جاندے در در کملی والے دے
اُوہدا ذکر خدا کیتا سب توں اُچا ناصر شاہ
ڈنکے وجدے رہنے سجنوں گھر گھر کملی والے دے

جناب بندہ!

اب میں محفل پاک کی اس مبارک نشست کے اگلے ثناخوان کو دعوت دینا چاہتا ہوں...... میری مراد...... سوز و گداز جنکی آواز پہچان ہے...... جذبہ ثنا خوانی میں شامل حضرت سیدنا حسان بن ثابتؓ...... کا فیضان ہے...... ابھی محفل میں ایک وجد آفریں سماں ہوگا...... تو تشریف لاتے ہیں جناب الحاج محمد شہزاد حنیف مدنی صاحب (آف لاہور)...... محترم شہزاد حنیف مدنی صاحب کی آمد سے پہلے آپ سامعین سے محبت وخلوص بھری گزارش ہے کہ ایک محبت بھرا نعرہ لگائیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل میلاد النبی ﷺ

محترم سامعین!

ماشاءاللہ کتنی محبت اور عاجزی سے محترم جناب محمد شہزاد حنیف مدنی صاحب سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ ﷺ کے دربار گوہر بار میں رو رو کر التماس کر رہے تھے کہ!

در پہ بلاؤ مکی مدنی دید کراؤ مکی مدنی

اللہ جل جلالہ میرے اس ثناخوان قابل قدر بھائی کی عمر اور خوش آوازی میں مزید برکتیں عطا فرمائے...... آمین

تو میں مدینہ شریف کی حاضری کیلئے اس التجا کی تائید یوں کروں گا...... کہ!

مدینہ طیبہ ...... غلاموں کیلئے رحمت کا سائبان ہے

مدینہ طیبہ ...... منگتوں کیلئے سایۂ احسان ہے

مدینہ طیبہ ...... بے سہاروں کیلئے سہارا ہے

مدینہ طیبہ ...... درد مندوں کیلئے آخری چارا ہے

مدینہ طیبہ ...... واحد شہر ہے جہاں قرار دل بیقرار ہے

مدینہ طیبہ ...... وہ جگہ جہاں من کی بستی کی بہار ہے

مدینہ طیبہ ...... وہ پاک در جہاں حاضری کا ہر لحہ شمار ہے

مدینہ طیبہ ...... ایک پاک شہر جس کا صحرا بھی لالہ زار ہے

مدینہ طیبہ ...... یہی وہ شہر ہے جہاں آقا کا آستانہ ہے

مدینہ طیبہ ...... ہر مریضِ ہجر کیلئے شفاخانہ ہے

مدینہ طیبہ ...... ایسا پاک شہر ہے جو ساحل پہ سفینوں کو لگانے والا ہے

مدینہ طیبہ ...... سب کے دکھ درد و مصائب مٹانے والا ہے

اور! یوں غلاموں صدا کیجئے...... کہ

مصطفیٰ ﷺ ، مصطفیٰ ﷺ کیجئے

حاضری کیلئے دعا کیجئے

ان غلاموں کو دیدار کی

بھیک آقا ﷺ عطا کیجئے

محترم سامعین!

ذرا غور فرمایئے گا کہ مشہور شاعر اکبر وارثی صاحب نے سرکار دو عالم، بہار دو عالم، سردار دو عالم ﷺ کے میلاد پاک کا ذکر کرتے ہوئے بڑی محبت سے حضور ﷺ کی مبارک اور پاکیزہ زلفوں کا ذکر بڑے خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے

اکبر وارثی صاحب لکھتے ہیں.....کہ!

واللیل کی خوشبو سے مہکتے ہیں یہ کالے ...... اے گیسوؤں والے

ہر لوئے تن اپنا ترے گیسو کی بلا لے ...... اے گیسوؤں والے

کتنا ہی گنہگار ہو کیسا ہی سیہ کار ...... پرسش نہ ہو زنہار

رحمت سے جسے اپنی تو کملی میں چھپالے ...... اے گیسوؤں والے

اندھوں کو نظر آئیں پھر احمد کے کل انداز ...... کھل جائیں یہ سب راز

دم بھر کے لئے میم کا پردہ جو اُٹھالے ...... اے گیسوؤں والے

یہ گور کی منزل کون سوا تیرے خبر لے ...... اے گیسوؤں والے

بے کس کی یہاں کون سوا تیرے خبر لے ...... اے گیسوؤں والے

کہتی ہے خدائی تجھے کونین کا خواجہ ...... اے گیسوؤں والے

کون آئی ہوئی سر پہ بلائیں میری ٹالے ...... اے گیسوؤں والے

اور مزید آگے ذکر کرتے ہیں کہ معراج کی شب محبوب کو یہ فرمایا گیا.....کہ!

ہم نے تجھے دیکھ لیا ہے آ دیکھ لے تو بھی
آنکھوں میں ذرا سرمہ مازاغ لگالے
اے گیسوؤں والے اے گیسوؤں والے
بخشا ہے تیری امت کو کہیں فکر نہ کرنا
یہ ساری خدائی ہے اب تیرے حوالے
اے گیسوؤں والے اے گیسوؤں والے

اور اگلے مصرعے میں اکبر وارثی صاحب لکھتے ہیں!

عیبوں سے مرے ہند وہ تاریک ہوا ہے
میں صدقے ترے اکبر کو مدینے میں بلالے
اے گیسوؤں والے اے گیسوؤں والے

اور! معراج کی شب...... خدا کی چاہت...... اور چاہت کو نبوت...... اور نبوت کو امت...... امت کو شفاعت...... اور شفاعت کو رحمت...... رحمت کو جنت...... جنت کو شوکت...... اور شوکت کو عشرت...... عشرت کو لطافت...... لطافت کو گلوں کی نزاکت...... اور نزاکت کو حور وغلمان مبارکبادی دے رہے ہیں...... اور نبی ﷺ سے وصلت...... وصلت سے خلوت...... خلوت سے جلوت...... اور جلوت سے راحت...... اور راحت سے فرحت...... فرحت سے محبت...... محبت سے لذت...... اور لذت سے کائنات...... خوش ہو ہو کر یہ کہہ رہی ہے...... کہ! آج کی رات کی کیا بات ہے...... آج خدا کی محمد مصطفیٰ ﷺ سے ملاقات ہے...... اس ملاقات میں اک راز کی بات ہے...... اور وہ راز کی بات گنہگار امت کی نجات ہے...... اور آج محبوب ﷺ سے یوں کہا جا رہا ہے...... کہ!

کملی اُوڑھے ہوئے اے ناز کے پالے آجا
سرمہ مازاغ کا آنکھوں میں لگالے آجا
اے مرے عالم رویا کے اُجالے آجا
خواب زلف کو مکھڑے سے ہٹالے آجا
بے نقاب آج تو اے گیسوؤں والے آجا
اور ایسا انبیاء میں سے کسی نے نہ یہ رتبہ پایا

تجھ پہ اللہ ہے یوسف پہ زلیخا شیدا
کون ہے عرش مکاں کون ہے شاہِ دوسرا
کون ہے ماہ عرب کون ہے محبوب خدا
اے دو عالم کے حسینوں سے نرالے آجا

سامعین ذی وقار!

اب اس مبارک محفل پاک کے ذوق کو مزید آگے بڑھانے کیلئے میں درخواست گزار ہوں...... میری مراد! چشتی نسبت رکھنے والے ثناخوان...... پیکر محبت ثناخوان...... گدائے اہل چشت ثناخوان...... جناب محمد احسان چشتی صاحب ہیں ......احسان چشتی بھائی سے عرض ہے کہ تشریف لائیں......اور اپنے محبت بھرے انداز میں محفل میں موجود تمام سامعین کو سید دو جہاں ﷺ کی نعت شریف سنائیں......ان کی آمد سے قبل میلاد النبی ﷺ کی عظمت کے نام ایک عقیدت و محبت بھرا نعرہ لگائیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل میلاد النبی ﷺ

جناب بندہ!

آپ ﷺ ...... بشیر و نذیر ہیں ...... یہ شان حضور ﷺ ہے
آپ ﷺ ...... یٰسین سراج منیر ہیں ...... یہ شان حضور ﷺ ہے
آپ ﷺ ...... میثاق انبیاء کی زینت ہیں ...... یہ شان حضور ﷺ ہے
آپ ﷺ .. حسن یوسف کی شوکت ہیں ...... یہ شان حضور ﷺ ہے
آپ ﷺ ...... دو عالم کے خواجہ ہیں ...... یہ شان حضور ﷺ ہے
آپ ﷺ ... یٰسین و طٰہٰ ہیں ...... یہ شان حضور ﷺ ہے
آپ ﷺ ...... ماہ آسمان دلبری ہیں ...... یہ شان حضور ﷺ ہے
آپ ﷺ ...... آفتاب فلک پیغمبری ہیں ...... یہ شان حضور ﷺ ہے

آپ ﷺ ...... صدرِ کائنات ہیں ...... یہ شان حضور ﷺ ہے

آپ ﷺ ...... بدرِ موجودات ہیں ...... یہ شان حضور ﷺ ہے

آپ ﷺ ...... جنت کی بہاروں کی جان ہیں ...... یہ شان حضور ﷺ ہے

آپ ﷺ ...... محبوب رحمٰن صاحب قرآن ہیں ...... یہ شان حضور ﷺ ہے

آپ ﷺ ...... نگار خانہ قدرت کی اعلیٰ تصویر ہیں ...... یہ شان حضور ﷺ ہے

آپ ﷺ ...... ہر جن و انس کے دستگیر ہیں ...... یہ شان حضور ﷺ ہے

تو سید ناصر حسین ناصرؔ چشتی نے کیا خوب فرمایا ہے ...... کہ!

اس باغ دے بوٹیاں کیہ کھلناں جس باغ دا مالی کوئی نئیں
مٹ جاندا نام و نشان اُوسدا جس ملک دا والی کوئی نئیں
اُوھدی یاد بناں تے گزریا اک پل وی خالی کوئی نئیں
کائنات دے وچہ کوئی شے ناصرؔ اُوھدے نور توں خالی کوئی نئیں

محترم سامعین!

اس پاک محفل میلاد میں حضور ﷺ کے ایک بڑے ہی ہر دلعزیز ثنا خوان تشریف فرما ہیں ...... اب میرا دل کر رہا ہے کہ ان کو دعوت دی جائے ...... اور ان کی خوبصورت آواز سے ادا کیے ہوئے نعت سرکار ﷺ کے چند اشعار کے ساتھ ہم سب اپنی التجائیں ...... اپنی آہیں ...... اور اپنی دعائیں بھی سوئے طیبہ روانہ کرتے ہیں ...... میری مراد محبت اور عقیدت سے لبریز آواز کے مالک ...... سوز و گداز کی جھلک جنکی آواز کی زینت ہے ...... تو تشریف لاتے ہیں ...... جناب الحاج محمد شبیر گوندل صاحب ...... محترم شبیر گوندل صاحب سے میں گزارش کروں گا کہ وہ تشریف لائیں اور محبت رسول ﷺ اور نعت رسول ﷺ سے ہمارے احاطہ سماعت کو منور فرمائیں ...... جناب الحاج محمد شبیر گوندل صاحب

جناب بندہ!

یہ آپ حضرات کے سامنے سرکار دو عالم ﷺ کی نعت شریف پڑھنے کی سعادت حاصل کرنے والے خوش بخت نعت خواں تھے...... جناب الحاج محمد شبیر گوندل صاحب تو میں ان کی پڑھی نعت شریف کی تائید میں یوں عرض کروں گا کہ!

کوئی ملک دا حاکم ملت نوں خوشحال بنا کے خوش ہونداے

صدیق پیارا آقا توں گھر بار لٹا کے خوش ہونداے

جیویں حیدر صفدر جنگ اندر تلوار اُٹھا کے خوش ہونداے

غم خوار امت دا ناصرؔ اُمت بخشوا کے خوش ہونداے

سامعین ذی وقار!

سرکار دو عالم ﷺ کا غلام ہر حال میں ذکر خدا اور ذکر حضور کر کے اور سن کے ہی سکون و قرار پاتا ہے......اور ویسے بھی یہ تو محبت کا ایک حسین تقاضہ ہے......کہ!

اپنوں میں رہو تو ...... نعت سرکار ﷺ سے سکون پاؤ

غیروں میں رہو تو ...... نعت سرکار ﷺ سے سکون پاؤ

پاکستان میں رہو تو ...... نعت سرکار ﷺ سے سکون پاؤ

ایران میں رہو تو ...... نعت سرکار ﷺ سے سکون پاؤ

لبنان میں رہو تو ...... نعت سرکار ﷺ سے سکون پاؤ

افغانستان میں رہو تو ...... نعت سرکار ﷺ سے سکون پاؤ

ماریشس میں رہو تو ...... نعت سرکار ﷺ سے سکون پاؤ

بنگلہ دیش میں رہو تو ...... نعت سرکار ﷺ سے سکون پاؤ

امریکہ میں رہو تو ...... نعت سرکار ﷺ سے سکون پاؤ

افریقہ میں رہو تو ...... نعت سرکار ﷺ سے سکون پاؤ

انڈیا میں رہو تو ...... نعت سرکار ﷺ سے سکون پاؤ

سری لنکا میں رہو تو ...... نعت سرکار ﷺ سے سکون پاؤ

اب انتظار کی گھڑیوں سے دامن چھڑواتے ہوئے ......اور اپنے ذوق کو بلند فرماتے ہوئے ......دلوں کو مدینہ بناتے ہوئے ......اور محبت سرکار ﷺ کا پرچار کرتے ہوئے ......اور نعرہ رسالت لگاتے ہوئے ......آپ حضرات اپنی محبت سے اپنی نظریں سٹیج پر جمائے رکھیں ...... اور اب تشریف لاتے ہیں وہ برادران جو ثنا خوانوں میں ہیں خود آپ اپنی پہچان ......میری مراد......محبت اور عقیدت سے بھری آواز والی صدائے مرحبا، مرحبا، مرحبا کے مخصوص انداز والے محترم محمد آصف چشتی برادران ہیں......محترم محمد آصف چشتی برادران سے میں گزارش کروں گا کہ وہ تشریف لائیں اور امام الانبیاء، حبیب خدا ﷺ کی آمد مبارک کے حوالے سے ہم تمام سامعین کو اپنی محبت اور نفاست بھری آواز میں نعت سرکار ﷺ سنائیں ...... جناب محمد آصف چشتی برادران

تمام سامعین ! ایک محبت بھرا نعرہ لگا کر آنے والے مہمان ثنا خوان کے سامنے اپنی محبت......اپنی لگن......اپنے ذوق......اور اپنے شوق کی گواہی دیں

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ

محترم سامعین ذی وقار!

آل نبی ابن علی پیر سید ناصر حسین ناصرؔ چشتی صاحب فرماتے ہیں!

ہو جاندا مسخ گناہواں تھیں ہر بد کردار دا چہرہ
کدی ویکھین لائق ناں ہندا کسے گنہگار دا چہرہ
ایسے لئی غصے وچہ آوندا نئیں رب غفار دا چہرہ
اوہدے سامنے ناصرؔ آجاندا مدنی مٹھار دا چہرہ

دانش عصر، پیر سید نصیر الدین نصیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ...... کیا خوب فرماتے ہیں...... کہ!

غلام حشر میں جب سید الوریٰ کے چلے
لوائے حمد کے سائے میں سر اُٹھا کے چلے
وہ ان کا فقیر کہ رشک آئے خود سلیماں کو
وہ ان کا حسن کہ یوسفؑ بھی منہ چھپا کے چلے
حضرت آمنہؓ بھی دھوڑیں بلائیں لینے کو
جو تاج سر پہ شفاعت کا وہ سجا کے چلے
نشے کی حرمت علت میں تھا یہ پہلو بھی
کہ پل صراط سے مومن نہ لڑکھڑا کے چلے
سرنیاز جھکایا جنہوں نے اس در پر
وہ خوش نصیب ہی دنیا میں سر اُٹھا کے چلے
نہیں نبی ایسا کوئی دیکھا نصیرؔ
جو بخشوانے پر آئے تو بخشوا کے چلے

محترم سامعین کرام!

میرے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم تو!

یثاق انبیاء کی زینت ہیں ...... ان کی مثل کوئی نہیں

صبح ازل کی شوکت ہیں ...... ان کی مثل کوئی نہیں

راز دار کن فکاں ہیں ..... ان کی مثل کوئی نہیں

تاز ابراہیم و سلیماں ہیں ...... ان کی مثل کوئی نہیں

قبلتین کا قبلہ ہیں ...... ان کی مثل کوئی نہیں

نعمائے ربانی کا منبع ہیں ...... ان کی مثل کوئی نہیں

حامل صدق و صفا ہیں ... ان کی مثل کوئی نہیں

خاتم پیغمبراں ہیں ... ان کی مثل کوئی نہیں

آفتاب مرسلاں ہیں ..... ان کی مثل کوئی نہیں

خواجہ کون و مکاں ہیں ...... ان کی مثل کوئی نہیں

سید صادقاں ہیں ...... ان کی مثل کوئی نہیں

خبیر و مخبر ہیں ..... ان کی مثل کوئی نہیں

حسن تخلیق کے شہکار منور ہیں .... ان کی مثل کوئی نہیں

فخر کون مکاں ہیں ..... ان کی مثل کوئی نہیں

افتخار زماں ہیں ...... ان کی مثل کوئی نہیں

اکرم الاولین و الآخرین ہیں ...... ان کی مثل کوئی نہیں

قائد اور اشرف العالمین ہیں ...... ان کی مثل کوئی نہیں

زلف سرکار کے دیوانو!

نعت سرکار ﷺ سن کر محبت رسول ﷺ میں جھومنے والے دیوانوں ......

اب سید دو جہاں ﷺ کی نعت پڑھنے کیلئے ..... تشریف لائیں گے وہ ثنا خوان ......

ایک سنجیدگی سے نکھری شخصیت ..... ایک دھیمی سی مسکراہٹ کو چہرے پہ سجا کے رکھنے

والی شخصیت ..... میری مراد! آن محفل ..... شان محفل ..... جان محفل ..... پاکستان اور

بیرون پاکستان ایک جانے پہچانے ثناخوان فخر پاکستان جناب الحاج سید فصیح الدین

سہروردی صاحب سے التماس کرتا ہوں کہ وہ تشریف لائیں اور اپنی میٹھی اور پیاری

معصومیت کی مالک آواز میں ..... ہم سرکار ﷺ کے غلاموں کو آقا ﷺ کی محبت بھری

نعت سنائیں ..... تو آپ حضرات ایک وجد آفریں نعرہ لگائیں ..... کہ! ہر سننے والے کو

پتہ چل جائے کہ سنی آقا ﷺ کی آل کا اور آپ ﷺ کے ثناء خوان کا کتنا احترام کرتے

ہیں امام مسلک حق ..... امام احمد رضا خاں بریلوی کا یہ کلام یاد کرتے ہوئے ..... کہ!

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

محبت سے نعرہ لگائیں اور قبلہ الحاج سید فصیح الدین سہروردی صاحب تشریف لائیں اور

نعت سرکار دو عالم ﷺ سنائیں

نعرہ تکبیر ..... نعرہ رسالت ..... محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ

محترم سامعین کرام!

آپ سب حضرات نے سماعت فرمایا جو سید فصیح الدین سہروردی صاحب نے محبت سے ذکر سرکار ﷺ فرمایا اور بعد از نعت قبلہ سید صاحب نے سرکار دوعالم ﷺ کی آل پاک کی عظمت اور شان میں کتنی لگن ...... کتنی محبت ... اور کتنی عاجزی ...... سے یہ کلام سنایا ... کہ!

میرا پنجتن کو سلام ہے ...... میرا پنجتن کو سلام ہے

سامعین ذی وقار ...... غور فرمائیں!

امام الانبیاء ﷺ نے سیدہ فاطمہ ؓ کے نکاح کے بعد رخصتی کے موقع پر سیدہ فاطمۃ الزہراء اور آل سیدہ ؓ کے بارے میں یوں دعا فرمائی

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُعِیْذُ ھَابِكَ وَذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم ○

اے اللہ کریم انہیں (سیدہ فاطمۃ الزہراء ؓ اور حضرت علی ؓ) اور ان کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتا ہوں دھتکار ہوئے شیطان سے

اسی لیے تو ہم کہتے ہیں ...... کہ!

اسلام ما محبت خلفائے راشدین ایمان ما محبت آل محمد ﷺ است

اور!

ہر حال میں تعظیم کرو آل عبا کی
آتی ہے نظر ان میں جھلک شیر خدا کی
ہے آیت تطہیر کا مظہر یہ گھرانہ
محشر میں اسی گھر سے ہے امید وفا کی

اور!

ان کے زیرِ قدم آجائے تو پتھر چمکے
نقشِ پا جس کے سر دوش پیغمبر چمکے
ہاتھ پہ ہو جو محمد ﷺ کے تو پتھر بولے
دستِ حیدر پہ جو آئے تو درِ خیبر چمکے
بوسے لیتے تھے مدینے میں نبی ﷺ جس کے
اس گردن کے لئے دشت میں خنجر چمکے
شوقؔ یہ شمس و قمر خلق ہوئے جنکی طفیل
ان کی مدحت کے تصدق میں سخنور چمکے

ہاں ہاں..... میں غلام پنجتن ہوں.....اسی لئے تو!

نہ میرے پاس کبھی بے نوائیاں آئیں
ہمیشہ کام مرے یہ مدحت سرائیاں آئیں
محبت آلِ نبی مجھے لے آئی ہے جنت تک
اگرچہ راہ میں کیا کیا کھائیاں آئیں
نبی ﷺ کے ساتھ ہوا حق کی رحمتوں کا نزول
اور علی کے حصے میں خیبر کشائیاں آئیں
گواہ آیت تطہیر ہے خدا کی قسم !!
نہ پاس آلِ نبی کے کبھی برائیاں آئیں

جناب بندہ!

اب اس محفل پاک میں بیٹھنے والے تمام سامعین کو سید دو جہاں، فخر مرسلاں ﷺ کی قرآن اور حدیث سے اخذ کردہ روشنی میں حضور ﷺ کی شان وعظمت اور رفعت سرکار ﷺ بیان کرنے کیلئے تشریف لاتے ہیں..... میری مراد..... عالم باعمل مسلک حق کے پاسباں..... قاری قرآں..... مخلص ساتھی اور مخلص دوست..... خطیب اہلسنت..... ادیب اہلسنت..... حضرت علامہ محمد نواز بشیر جلالی صاحب..... محترم علامہ جلالی صاحب سے میں بڑے ہی ادب..... بڑی ہی محبت سے عرض کرتا ہوں کہ تشریف لائیں اور اپنے عالمانہ اور بڑے نفیس مقررانہ انداز میں خطاب فرمائیں

نعرہ تکبیر..... نعرہ رسالت..... محفل میلاد سرکار ﷺ

تو تشریف لاتے ہیں..... فاضل ذیشان..... حضرت علامہ محمد نواز بشیر جلالی صاحب

محترم سامعین!

محترم علامہ صاحب سرکار ﷺ کے حسن بے مثال کا ذکر فرما رہے تھے..... تو میں ان کے محبت بھرے خطاب کی تائید ان الفاظ میں کروں گا کہ حضور مفسر قرآن، علامہ صائم چشتی فرماتے ہیں..... کہ!

دیکھا نہیں شاہا تجھ سا زمانے میں حسیں کوئی
نہ تجھ سا دلنشیں کوئی نہ تجھ سا مہ جبیں کوئی
کیا تھا آخری یہ فیصلہ جبریل علیہ السلام نے صائم!!
محمد ﷺ سا حسیں ہرگز دو عالم میں نہیں کوئی

آخر میں..... میں تمام ثناخوانوں اور تمام محفل کو سجانے والے دوستوں کا اپنی طرف سے اور انتظامیہ کی طرف سے بے حد مشکور ہوں کہ جنہوں نے تشریف لا کر محفل میں پڑھنے والوں اور محفل کو سجانے والوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

نقابت نمبر 3

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

وَالضُّحٰى ۝ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی ۝

صدق اللہ العظیم

الصلاۃ و السلام علیك یا سیدی یا رسول اللہ

وعلی الك واصحابك یا سیدی یا حبیب اللہ

قابل صد احترام! سامعین کرام!

اللہ جل جلالہ کا لاکھ شکر ہے کہ جس نے آج کی اس ایمانی ...... روحانی ...... وجدانی محفل پاک میں مجھے اور آپ سب حضرات کو اپنی اور اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و ذکر کرنے اور سننے کی توفیق عطا فرمائی ...... میری آج کی اس عظیم الشان محفل پاک میں دعا ہے کہ اللہ جل جلالہ ہماری آج کی محبت اور خلوص سے سجائی ہوئی محفل پاک کو ہم سب کے لئے ذریعہ نجات بنائے ...... آمین!

آج کی اس پاک محفل کا آغاز اللہ جل جلالہ کی حمد و ثناء سے شروع کرتے ہوئے میں دانش عصر فخر السادات پیر نصیر الدین نصیر شاہ صاحب کی لکھی ہوئی اس حمد باری تعالیٰ سے کروں گا کہ!

کس سے مانگیں، کہاں جائیں کس سے کہیں، اور دنیا میں حاجت روا کون ہے
سب کا داتا ہے تو، سب کو دیتا ہے تو، تیرے بندوں کا تیرے سوا کون ہے
اولیاء تیرے محتاج اے رب کل! تیرے بندے ہیں سب انبیاء و رسل
ان کی عزت کا باعث ہے نسبت تری ان کی پہچان تیرے سوا کون ہے
ابتداء بھی وہی، انتہاء بھی وہی، نا خدا بھی وہی ہے خدا بھی وہی ہے
جو ہے سارے جہانوں میں جلوہ نما، اس احد کے سوا دوسرا کون ہے
انبیاء اولیاء اہل بیت نبی، تابعین و صحابہ، پہ جب آبنی
گر کے سجدے میں سب نے یہی عرض کی تو مشکل کشا کون ہے
اہل فکر و نظر جانتے ہیں تجھے کچھ نہ ہونے پہ بھی مانتے ہیں تجھے
اے نصیر، اس کو تو فضل باری سمجھ، ورنہ تیری طرف دیکھتا کون ہے

قرآن میں خالق کائنات ارشاد فرماتا ہے!

وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ (سورۃ الذاریات)

ترجمہ: ہم نے آسمان کو اپنے ہاتھوں سے بنایا اور ہم اس میں توسیع کرتے رہیں گے
جناب بندہ!

اللہ تعالیٰ ہر چیز کا مالک اور خالق ہے۔ اللہ جل جلالہ اور اس کی قدرت کاملہ کے مشاہدات انسان اپنے ظاہر اور باطن میں محسوس کرتا ہے اور جہاں تک اس خاکی انسان کی رسائی نہ بھی ہو تو خالق کائنات کا قرآن اس کی قدرت لازوال کی ترجمانی کرتا رہتا ہے..... جس طرح آپ اس کائنات کو ہی لے لیجئے کہ یہ کائنات پھیل رہی ہے..... اس وقت یہ نہایت محکم تصور ہے کہ ایک کہکشاں دوسری کہکشاں سے دور ہٹتی جارہی ہے۔ یعنی تمام کہکشائیں ایک دوسرے سے دور ہٹتی جارہی ہیں..... اور اس

طرح سے ایک کائنات کی جسامت بڑھتی جارہی ہے ....اور یہ بھی یاد رہے کہ ایک آج کی یہ سائنسی تحقیق ہے کہ جس قدر کہکشاں ایک دوسرے سے دور ہٹیں گی اتنا ہی کائنات کے حجم میں اضافہ ہوگا اور اتنی ہی اس کائنات میں وسعت اور جدت آئے گی قربان جاؤں خالق کائنات کی قدرت کاملہ کی حکمت عملی پر اور کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ آج سے ڈیڑھ ہزار سال قبل جبکہ عربوں کے پاس کوئی بھی فلک بینی کا آلہ ٭ جو نئیں تھا قرآن نے ایسی بات کہہ دی جس کا انکشاف ۱۹۴۸ کے بعد کوہ پیلومر کی ایک بہت بڑی دوربین نے کیا.... کہ کائنات کے مختلف مدارج میں تبدیلیاں اور وسعتیں آتیں ہیں لیکن خالق نے اپنی شان الوہیت اور شان ربوبیت کو اس طرح پہلے ہی بیان فرمادیا کہ!

ہم نے آسمان کو اپنے ہاتھوں سے بنایا اور ہم اسکی توسیع کرتے رہیں گے۔

تو پھر خالق کی بلند و بالا شان میں زبان انسان کیوں نہ عاجزی سے کہے.... کہ یا اللہ جل جلالہ

سب کے لبوں پر نام ہے تیرا ذکر صبح و شام ہے تیرا
عقل و سماعت اور بصارت یہ سب کچھ انعام ہے تیرا
تیری ربوبیت ہے دائم دین مرا اسلام ہے تیرا
قبر تک تو آپہنچا ہوں اب میں فارغ کام ہے تیرا

سامعین ذی وقار!

اب محفل پاک کا باقاعدہ آغاز کلام پاک کی تلاوت مقدسہ سے کرنے کیلئے میں دعوت دیتا ہوں ...... وطن عزیز کے انتہائی معروف اور مقبول قاری قرآن......

بڑی محبت سے قرآن کے ایک ایک حرف کی ادائیگی فرمانے والے قاری قرآن ... رموز تجوید وقرآت سے واقف قاری قرآن ... میری مراد ... جناب زینت القراء قاری محمد وسیم صاحب ہیں...... تو محترم قبلہ قاری محمد وسیم صاحب سے گزارش کروں گا کہ آپ تشریف لائیں اور بڑی محبت اور خلوص بھری آواز سے تلاوت قرآن پاک فرمائیں...... ان کی آمد سے پہلے قرآن کی عظمت... قرآن کی تعلیمات... قرآن کی ہدایات... اور قرآن پاک کی برکات...... کے نام ایک نعرہ لگائیں

نعرہ تکبیر... نعرہ رسالت...... محفل ذکر صاحب قرآن ﷺ

محترم سامعین کرام!

نبی ﷺ محبت کے پیکر ...... قرآن محبت کا پیکر

نبی ﷺ ہدایت کے پیکر ... قرآن ہدایت کا پیکر

نبی ﷺ طہارت کے پیکر ...... قرآن طہارت کا پیکر

نبی ﷺ الفت کے پیکر ...... قرآن اُلفت کا پیکر

نبی ﷺ عظمت کے پیکر ...... قرآن عظمت کا پیکر

نبی ﷺ گلستان نبوت سجانے والے ...... قرآن من کی بستی سجانے والا

نبی ﷺ عنایت کے گوہر لٹانے والے ...... قرآن ہدایت کا پیغام بتانے والا

نبی ﷺ خدا کا ڈر سنانے والے ...... قرآن کفرو فسق مٹانے والا

نبی ﷺ بشر کی عزت بڑھانے والے ...... قرآن سوئے جنت لیجانے والا

نبی ﷺ باطل کو بھگانے والے ...... قرآن زمانے میں ہر سُو چھا جانے والا

نعتیہ کلام

جناب بندہ!

سلسلہ نعت شروع کرنے سے پہلے میں یوں عرض کروں گا...... کہ

دل میں کسی کو بسایا نہ جائے گا
ذکر رسول پاک بھلایا نہ جائے گا
وہ خود ہی جان لیں گے جتایا نہ جائے گا
ہم سے تو اپنا حال سنایا نہ جائے گا
ہم کو جزا ملے گی محمد ﷺ کے عشق کی
دوزخ کے آس پاس بھی لایا نہ جائے گا
سہتے تھے یہ بلال تشدد پہ کفر کے
عشق نبی ﷺ تو دل سے مٹایا نہ جائے گا
مانے گا ان کی بات خدا حشر میں نصیر
بن مصطفیٰ ﷺ خدا کو منایا نہ جائے گا

اور اے سرکار ﷺ کے غلامو!

رحمت کی ادائیں ہیں ... میرے سرکار ﷺ کا صدقہ
سب مست ہوائیں ہیں ... میرے سرکار ﷺ کا صدقہ
پُر کیف فضائیں ہیں ... میرے سرکار ﷺ کا صدقہ
ہوتی سب معاف خطائیں ہیں ... میرے سرکار ﷺ کا صدقہ

ہوتی دور بلائیں ہیں ...... میرے سرکار ﷺ کا صدقہ
یہ محبت کی صدائیں ہیں ...... میرے سرکار ﷺ کا صدقہ
یہ رنگین گھٹائیں ہیں ...... میرے سرکار ﷺ کا صدقہ
اللہ کی عطائیں ہیں ...... میرے سرکار ﷺ کا صدقہ

سامعین ذی وقار!

اب سید دو عالم ﷺ کے دربار گوہر بار میں ہدیہ نعت پیش کرنے کیلئے تشریف لاتے ہیں ......ایک ہر دلعزیز استاذ ثناخوان ......میٹھی میٹھی ......دھیمی دھیمی ......محبت بھری آواز کے مالک ثناخوان ......میری مراد ......محترم جناب محمد شفیق نظامی صاحب ہیں ......تو میں نظامی صاحب سے گزارش کروں گا کہ تشریف لائیں اور اپنے مخصوص اور منفرد انداز میں سماعت کو بہار بخشنے والی آواز میں سرکار ﷺ کے تمام غلاموں کو نعت سرکار ﷺ سنائیں ...... جناب محمد شفیق نظامی صاحب

محترم سامعین!

جناب محترم محمد شفیق نظامی صاحب نے بڑی محبت سے آقا ﷺ کے دربار گوہر بار میں ہدیہ نعت پیش کیا ...... میں ان کی پڑھی ہوئی نعت کے پیارے اور دلنشیں الفاظ کی تائید یوں کروں گا ...... کہ یارسول اللہ ﷺ

ثانی ترا کونین کے کشور میں نہیں ہے
بس حد ہو کیسے سایہ بھی برابر میں نہیں ہے
ہو جلوہ محبوب کے کیا مہ مقابل
اس چاند پہ دھبہ رخ انور پہ نہیں ہے

کل خوبیاں اللہ نے آقا ﷺ کو عطا کیں
یہ بات کسی اور پیغمبر میں نہیں ہے
اعمال برے ہیں اے شفیع میری مدد کر
حامی کوئی تیرے سوا محشر میں نہیں ہے
یہ ان کا کرم ہے کہ مجھے ثناخوان بنایا
واللہ ہنر ایک بھی اکبر میں نہیں ہے

ہاں ہاں ثانی کیسے ہو؟ جب بنانے والے نے ہی حد کردی اور شان محمد ﷺ تمام شان والوں سے بلند کردی... اور خالق کائنات نے

ورفعنا لك ذكرك

قرآن میں فرما کر محبوب ﷺ کی عظمت اور رفعت کی سند کتاب لاریب کے سپرد کردی ..... اور سرکار ﷺ نے خود اپنی ذات کی عظمت اور رفعت یوں بیان فرما کر اس شان اور محبت کے ذکر کی تصدیق فرمادی...... جیسے کہ سید دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے

۱۔الحدیث: اَنَاقَائِدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَلَا فَخَرَ

ترجمہ: میں ہی تمام رسولوں کا قائد ہوں اس پر فخر نہیں

۲۔الحدیث: اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

ترجمہ: میں خاتم ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے

۳۔الحدیث: انا دَعْوَةُ الابْرَاهِیْم وَبشَارَةُ عِیْسٰی

ترجمہ: میں ابراہیم کی دعا اور حضرت عیسیٰ کی بشارت ہوں

۴۔الحدیث: اَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَهُ نَبِیَّ

ترجمہ: میں ہی عاقب ہوں اور عاقب وہ ہوتا ہے جسکے بعد کوئی نبی نہ ہو

۵۔الحدیث: اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوجًا اِذَا بُعِثُوْا (ترمذی شریف)

ترجمہ: جب لوگ اٹھائے جائیں گے تو میں سب سے پہلے اپنی قبرانور سے باہر آؤں گا

۶۔الحدیث: اَنَا قَائِدُ ھُمْ اِذَا وَ فَدُوْا (ترمذی شریف)

ترجمہ: جب لوگ وفد بنیں گے تو میں ان کا قائد ہوں گا

۷۔الحدیث: اَنَا مُسْتَشْفِعُھُمْ اِذَا اُحْبِسُوْا

ترجمہ: میں ہی ان کا شفیع ہوں جب ان کو روک دیا جائے گا

۸۔الحدیث: اَنَا اَکْثَرُ الْاَنْبِیَآءِ تَبعاً یَوْمَ الْقِیٰمَۃ (مسلم شریف)

ترجمہ: قیامت کے دن میں ہی زیادہ تبعین (زیادہ امت) والا ہوں

۹۔اَنَا نَبِیُّ الرَّحْمَۃِ وَنَبِیُّ التَّوْبَۃِ (شمائل ترمذی)

ترجمہ: میں ہی رحمت کا نبی اور توبہ کا نبی ہوں

۱۰۔الحدیث: اَنَا اَجْوَدُ بَنِیْ آدَمَ (مشکوۃ شریف)

ترجمہ: میں ہی اولاد آدم میں سب سے بڑا سخی ہوں

۱۱۔الحدیث: اَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِکُمْ عَنِ النَّارِ (متفق علیہ)

ترجمہ: میں ہی تمہیں کمر سے پکڑ کر آگ سے بچاؤں گا

۱۲۔الحدیث: اَنَا مَوْلٰی مَنْ لَّا مَوْلیٰ لَہٗ (ابوداؤد شریف)

ترجمہ. میں ہی اس کا والی ہوں جس کا کوئی والی نہیں

میرے محترم سامعین!

آپ حضرات نے ابھی ابھی بندہ ناچیز سے سرکار دو عالم ﷺ کی زبان مبارک سے بیان کی گئی شان...... عظمت...... رفعت...... کا ذکر پاک سنا...... اب اپنے ایمان سے یہ بات بتائیں کہ حضور کی یہ ساری حدیثیں سننے کے بعد دل جھوم

جھوم کر......اور زبان لب چوم چوم کر......کہتی ہے کہ نہیں؟ کہ یا رسول اللہ ﷺ

ثانی ترا کونین کے کشور میں نہیں ہے
حد ہو کیسے کہ سایہ بھی برابر میں نہیں ہے

اور زمانے بھر کے سخاوت کرنے والو......عنایت کرنے والو......شفقت کرنے والو......محبت کرنے والو......امانت کرنے والو......عبادت کرنے والو......خیرات کرنے والو......آؤ! آؤ! اور جلدی آؤ! سنو سنو اور محبت سے سنو! میرے کریم ﷺ تو احادیث کی روشنی میں خاتم النبیین ہیں......اور کائنات میں سب سے بڑے سخی ہیں......رحمت اور توبہ کے نبی ہیں......مرسلین کے قائد نبی ہیں......اور غلاموں کیلئے سب سے بڑی سرکار ﷺ کی عطا اور رحمت یہ ہے......کہ!

ہم گناہ گاروں کو سرکار ﷺ سنبھالے ہوں گے
حشر میں ان کی شفاعت کے حوالے ہوں گے
نور آنکھوں میں تو چہروں پہ اُجالے ہوں گے
مصطفے ﷺ والوں کے انداز نرالے ہوں گے
شافع حشر کی رحمت اُنہیں دھو ڈالے گی
جو ورق دفتر اعمال کے کالے ہوں گے
خود کو ناموس محمد ﷺ پہ جو قربان کریں
خلد کے والی و وارث وہ جیالے ہوں گے
جنتی وہ ہیں جنہیں ان کی شفاعت پہ یقیں
وہ جو منکر ہیں جہنم کے حوالے ہوں گے

محترم سامعین ذی وقار!

اب آپ کو سرکار دو عالم ﷺ کی محبت بھری..... اور خلوص کے موتیوں سے نکھری نعت سنانے کیلئے تشریف لاتے ہیں..... ملک پاکستان کے معروف قاری قرآن اور معروف ثناخوان..... دورانِ نعت سامعین کو تصور میں مدینہ طیبہ کی بستی میں لے جانے والے ثناخوان..... میری مراد قاری شاہد محمود صاحب آف ساہیوال

سامعین محترم!

یہ تھے فخر پنجاب قاری شاہد محمود صاحب آف ساہیوال..... جو بڑی محبت اور عقیدت کے الفاظ سے الفاظ ملا کر حضور سید کائنات ﷺ کے کبھی..... ابرو مبارک کا ذکر کر رہے تھے..... تو کبھی سرکار ﷺ کے گیسو مبارک کا ذکر کر رہے تھے..... محترم قبلہ قاری شاہد محمود صاحب کبھی قرآن کی آیات اور صاحب قرآن کا ذکر کر رہے تھے..... اور کبھی سید کائنات ﷺ کی مبارک نعلین کا ذکر کر رہے تھے..... محترم قاری صاحب کی حاضری کے دوران میرے ذہن میں آ کر یہ بات دل و دماغ کو روشن کر رہی تھی..... کہ!

کتنی محبوب خدا نے تجھے صورت بخشی
جو ہے قرآن ہی قرآن وہ سیرت بخشی
انبیاء حشر میں ڈھونڈیں گے سہارا تیرا
میرے آقا تجھے اللہ نے وہ عزت بخشی

قابل قدر سامعین محترم!

اب میں اگلے ثناخوان کو دعوت دینا چاہتا ہوں..... ایک خوبصورت اور منفرد انداز والے ثناخوان..... ادب نعت..... ادب کلام کی رموز سے واقف ثناخوان ..... ثناخوانوں میں ایک اُستاذ ثناخوان..... محترم جناب محمد شہزاد ناگی صاحب میں

بڑی محبت سے جناب محمد شہزاد ناگی صاحب سے گزارش کروں گا...... کہ وہ تشریف لائیں اپنے پیارے اور میٹھے محبت بھرے انداز میں سرکار مدینہ ﷺ کے غلاموں کو سید کائنات ﷺ کی نعت پاک سنائیں...... تو تشریف لاتے ہیں عاشق رسول...... جناب شہزاد ناگی صاحب ... آپ حضرات سے گزارش ہے کہ ایک محبت بھرا نعرہ لگائیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل میلاد مصطفےٰ ﷺ

وہ نبی ذات کریم بھی ...... یا نبیَ صَلِّ عَلٰی
وہ روف بھی اور رحیم بھی ...... یا نبیَ صَلِّ عَلٰی
وہ جمال رفعت سروری ...... یا نبیَ صَلِّ عَلٰی
وہ کمال شوکت حیدری ...... یا نبیَ صَلِّ عَلٰی
وہ رئیس جود دوام بھی ...... یا نبیَ صَلِّ عَلٰی
وہ امیر فیض کرام بھی ...... یا نبیَ صَلِّ عَلٰی
وہ نسیم بخت سلیم بھی ...... یا نبیَ صَلِّ عَلٰی
وہ نبی خلق عظیم بھی ...... یا نبیَ صَلِّ عَلٰی
وہ نعیم حق کے قسیم بھی ...... یا نبیَ صَلِّ عَلٰی
وہ فہیم سرّ جلیل بھی ...... یا نبیَ صَلِّ عَلٰی
وہ نسیم صبح خلیل بھی ...... یا نبیَ صَلِّ عَلٰی
وہ حبیب رب جلیل بھی ...... یا نبیَ صَلِّ عَلٰی
وہ ندیم بزم علیم بھی ...... یا نبیَ صَلِّ عَلٰی
وہ نظر نواز کلیم بھی ...... یا نبیَ صَلِّ عَلٰی

اور...... یارسول اللہ ﷺ!

جب تک کہ ترے پیار میں مٹ کر نہیں چمکا
دنیا میں کسی کا بھی مقدر نہیں چمکا
جب تک ترے انوار کی خیرات نہ مانگی
خورشید نہ چمکا کوئی اختر نہیں چمکا
یہ تیری عطاؤں کا تسلسل ہے وگرنہ
بے ذر کبھی بن کر ابوذرؓ نہیں چمکا
ہر کوئی چمکا ہے چمکنے کی گھڑی میں
مگر کوئی تیرے گداؤں کے برابر نہیں چمکا

جناب بندہ!

محفل پاک کے اس بے مثال ذوق کو مزید بام عروج پر لیجانے کیلئے میں گزارش کروں گا...... ہر ثنا خوان کی ہردلعزیز شخصیت...... پیکر الفت و محبت ثنا خوان ......عقیدت کے گوہر لٹانے والے ثنا خوان......اور تصور میں سوئے طیبہ لیجانے والے ثنا خوان...... میری مراد! محترم جناب صاحبزادہ خلیل سلطان صاحب ہیں......تو جناب خلیل سلطان صاحب تشریف لائیں اور محبت سے نعت خیر الانام ﷺ پیش فرمائیں اس سے پہلے کہ محترم خلیل سلطان صاحب تشریف لائیں اور سید کائنات ﷺ کی نعت شریف شروع کریں......آپ حضرات ایک محبت بھرا نعرہ بلند فرمائیں

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت...... محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ

سامعین! غور فرمائیں..... کہ میں!

ادب سے نام محمد ﷺ چوم لیتا ہوں
غموں کے نقش مٹا کر میں جھوم لیتا ہوں
خیال سرور عالم ﷺ میں کھو کے اے خالد
تمام عرصہء ہستی میں گھوم لیتا ہوں

اور جو حضرات اپنی محبت اور عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے بار بار بحضور سرور کائنات ﷺ درود و سلام کا ہدیہ..... نذرانہ..... تحفہ پیش کر رہے ہیں..... میں ان کیلئے یوں عرض کروں گا..... کہ!

نزولِ رحمتِ پروردگار ہے اُن پر
جو ورد صلِّ علیٰ صبح و شام کرتے ہیں
خدا کی بزم میں ہوتا ہے تذکرہ اُن کا
جو اُن کے ذکر کے جلوؤں کو عام کرتے ہیں

آج کی اس محفل میں حاضر تمام سامعین..... نعت سرکار دو عالم ﷺ سن کر تصور مدینہ باندھ کر اپنے آقا ﷺ کے حضور یوں عرض کر رہے ہیں..... کہ!

یارسول اللہ ﷺ

کچھ اور میری تمنا نہیں سوائے کرم
کرم کی بھیک دو مجھ کو میں ہوں گدائے حرم
تمہاری ذات ہے سر چشمہ کرم آقا
خدا نے خلق کیا ہے تمھیں برائے کرم

قابل قدر سامعین!

ہماری آج کی اس مبارک پُرنور محفل نعت میں ...... ہمارے ملک پاکستان کے عظیم اور بہت اچھے اچھے ثناخوان حاضری کی سعادت حاصل کر رہے ہیں ...... اور انہی عظیم ثناخوانوں میں سے ایک بہت ہی اچھے ثناخوان ...... جو اپنی آواز اور منفرد انداز میں مقناطیسی کشش رکھتے ہیں ...... یقین کریں جب وہ نعت پڑھتے ہیں تو دور دور سے سننے والوں کے دل سوئے محفل پاک میں کھنچے چلے آتے ہیں ...... میری مراد ثناخوان ابن ثناخوان ...... سوز و گداز کی باریکیوں سے واقف ثناخوان ...... محترم جناب محمد صابر سردار صاحب ...... یہ ہمارے مہمان ثناخوان ...... ثناخوانوں کے شہر فیصل آباد سے تشریف لائے ہیں ...... اور میں ان کو تہہ دل سے حضور ﷺ کی نعت کی محفل میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں ...... اور عرض کرتا ہوں کہ آپ تشریف لائیں ...... اور سید کائنات ﷺ کی نعت پاک ہم تمام حاضرین محفل کو سنائیں ...... اور آپ سب بھی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ایک وجد آفریں نعرہ لگائیں

نعرہ تکبیر ...... نعرہ رسالت ...... محفل میلاد سرکار ﷺ

تو تشریف لاتے ہیں ...... محترم جناب محمد صابر سردار صاحب آف فیصل آباد

جناب بندہ!

محترم صابر سردار صاحب بہت ہی پیارے انداز میں پیارے آقا ﷺ کی پیاری محفل نعت میں جو پیاری سی نعت پڑھ رہے تھے ...... اگر میں اس کی ترجمانی ان الفاظ میں کروں ...... تو بعید از ذوق نہ ہوگا ...... کہ!

شان کسے رسول نے نئیں پایا کملی والے رسالت مآب ورگا
لقب کسے وی نبی نوں نئیں ملیا میرے آقا دے القاب ورگا
اُوہدے جوڑے دے تلویاں نال لگ کے ذرہ بن جاندا آفتاب ورگا
کوئی ہویا نہ ہے نہ ہو سکدا حافظؔ نبی سوہنے لا جواب ورگا

محترم قابل قدر سامعین!

ابھی ابھی ہمارے بہت ہی پیارے مہمان ثنا خوان..... اپنی حاضری کے دوران داماد مصطفےٰ ﷺ..... سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ذکر پاک کر رہے تھے

سامعین!..... کون علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

جنکی شان میں امام الانبیاء محبوب خدا ﷺ نے یوں ارشاد فرمایا

الحدیث:

لِكُلِّ نَبِيٍّ وَصِيٌّ وَوَارِثٌ وَاِنَّ عَلِيًّا وَصِيِّ وَوَارِثِيْ

الریاض النضرہ جلد ۲، ص ۱۳۸

ترجمہ: ہر نبی کا ایک وصی اور وارث ہوتا ہے میرا وصی اور وارث علی ہے

اولیاء کے پیشوا..... حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شان میں قبلہ پیر سید نصیر الدین نصیرؔ شاہؒ لکھتے ہیں..... کہ!

در مصحف حق آیت دین است علی رضی اللہ عنہ
بر چرخ عطا مہر مبین است علی رضی اللہ عنہ
گوید چہ نصیرؔ از علو قدرش!!
در بزم ولا صدر نشین است علی رضی اللہ عنہ

کون علی المرتضیٰ ؓ؟

سید المسلمین علیؓ	سید المومنین علی
امام الاولیا علیؓ	حجۃ اللہ علی
اما م البررہ علیؓ	صاحب اللوا علیؓ
باب علم علیؓ	جنت کے قاسم علیؓ
والد حسنین علیؓ	سید کونین علیؓ
اخی رسول علیؓ	شوہر بتول علیؓ
خالق کی ہے تلوار علیؓ	کمال احمد مختار علیؓ

اور

کنز خالق کا ہے جو تابندہ گوہر وہ علیؓ
ہے جو سلطان جہاں ، جانِ پیغمبر وہ علیؓ
جو ولایت کی ولایت کا ہے سرور وہ علیؓ
جو علوم باطنی کا ہے سمندر وہ علیؓ

محترم سامعین کرام!

میں دعوت نعت دیتا ہوں...... اب ثنا خوانوں میں سے اس گوہر ثنا خوان کو کہ جب وہ نعت پڑھتے ہیں...... تو سننے والے سامعین محبت سرکار ﷺ میں یا رسول اللہ ﷺ...... یا رسول اللہ ﷺ کی صدائیں بلند کرتے ہیں

میری مراد...... وطن عزیز کے نامور ثنا خوان...... سخنور اور سخندان ثنا خواں جناب محمد سرور حسین نقشبندی صاحب ہیں...... محترم المقام جناب سرور حسین نقشبندی

صاحب سے میں بڑے ادب سے گزارش کروں گا...... کہ تشریف لائیں اور اپنی محبت بھری پرسوز آواز میں ہم تمام سامعین محفل کو سرکار دو عالم ﷺ کی نعت شریف سنائیں ......اور اس سے پہلے کہ سرور حسین نقشبندی صاحب نعت سرکار ﷺ شروع فرمائیں ... آپ حضرات ایک محبت بھرا نعرہ لگائیں...... اپنے اور سنانے والے ثناخوان کے ذوق کو دوبالا فرمائیں

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......محفل میلاد سرکار ﷺ

قابل قدر سامعین!

جس کو حبیب پاک نے اپنا بنا لیا
بخشش نے بڑھ کر اس کو گلے لگا لیا
لا ریب اس نے اپنا مقدر جگا لیا
جس نے نبی کی یاد کو دل میں بسا لیا
ذکرِ نبی میں زندگی جس کی بسر ہوئی
اس نے مکین خلد کا اعزاز پالیا
چھوٹے نہ ہم سے دامنِ عشق نبی قمرؔ
ہر دور میں خلق نے ہمیں آزما لیا

محترم سامعین!

اب بلا تاخیر اگلے ثناخوان کو دعوت نعت دینا چاہوں گا...... میری مراد شہر لاہور یعنی داتا کی نگری سے تعلق رکھنے والے ثناخوان...... نعت سرکار ﷺ پڑھنے

والے اور محبت سے نعت پاک لکھنے والے ثنا خوان......اور سرکار ﷺ کے ثنا خوانوں کی خدمت میں ہمہ وقت کمربستہ رہنے والے ثنا خوان......اپنے باذوق اخلاق سے ثنا خوانوں کی توجہ حاصل کرنے والے ثنا خوان...... جناب محمد امین بھٹی فدؔا صاحب ہیں ......تو میں جناب محمد امین بھٹی فدا صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ مسکراتے مسکراتے تشریف لائیں......اور ذکر سرکار ﷺ کی محفل میں بیٹھنے والے حضور ﷺ کے تمام غلاموں کو خود اپنے قلم سے لکھے ہوئے نعتیہ کلام سنائیں

آپ حضرات آنے والے مہمان ثنا خوان کی حوصلہ افزائی فرمائیں اور ایک وجد آفرین نعرہ بلند فرمائیں

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ

جناب بندہ!

یہ تھے حضور ﷺ کے دربار گوہر بار میں ہدیہ نعت پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنے والے ہمارے اپنے اور ہمارے دوست ثنا خوان......محترم جناب محمد امین بھٹی فدؔا صاحب جو کہ اپنی صلاحیتوں کو ادب کے ملحوظ خاطر رکھ کر اپنے لکھے ہوئے نعتیہ کلام سے ہم سب کو والی مدینہ ﷺ کی باتیں......شہر مدینہ کی باتیں......اور دربار رسالت کے انعاموں کی باتیں......ہمیں اپنے منفرد اور خوبصورت انداز میں سنا رہے تھے......اللہ جل جلالہ سے ہم سب دعا کرتے ہیں کہ اللہ جل جلالہ ان کا زور قلم اور ذوق دل بڑھا دے......اور یہ اسی طرح سرکار ﷺ کی محفلوں میں حضور ﷺ کے غلاموں کو آقا ﷺ کی باتیں سناتے رہیں......آمین!

کیونکہ...... محترم سامعین!

ثناخوانوں کی ایک ممتاز شخصیت ثناخوان...... محترم جناب الحاج محمد رفیق ضیاء قادری صاحب کیا ہی خوب لکھتے ہیں...... کہ!

سکونِ قلب ملا لذت حیات ملی
در حبیب ﷺ ملا ساری کائنات ملی
نظیر ملتی نہیں ان کی گفتگو جیسی
ہر ایک بات میں ایسی انوکھی بات ملی

اور اے میرے کریم نبی ﷺ

میرا وظیفہ بس نام ترا ہے ...... تو ماہ فروزاں ، تو مہر درخشاں
میرا وظیفہ بس نام ترا ہے ...... تو نیرّ امکاں، تو شاہد یزداں
میرا وظیفہ بس نام ترا ہے ...... تو رحمت رحمٰن ، تو مظہر رحماں
میرا وظیفہ بس نام ترا ہے ...... تو قلزم فیضان، تو قوسین کا عنواں
میرا وظیفہ بس نام ترا ہے ...... تو کونین کا سلطاں، تو دلبر ذیشاں
میرا وظیفہ بس نام ترا ہے ...... تو قبلہ ایماں تو سرور جاناں
میرا وظیفہ بس نام ترا ہے ...... تو صاحب قرآن، تو کعبہ ایقان
میرا وظیفہ بس نام ترا ہے ...... تو روح تجلی، تو جان تمنا
میرا وظیفہ بس نام ترا ہے ...... تو شاہ معظم، تو نور مجسم
میرا وظیفہ بس نام ترا ہے ...... تو نور حقیقت ، تو شمع بصیرت
میرا وظیفہ بس نام ترا ہے تو مصر وجدان ، تو سید خوباں

میرا وظیفہ بس نام ترا ہے — تو نور اتم ، تو شاہ اُمم
میرا وظیفہ بس نام ترا ہے — تو شاہ عرب ، تو شاہ عجم
میرا وظیفہ بس نام ترا ہے — تو مہر مبیں ، تو ماہ حسیں
میرا وظیفہ بس نام ترا ہے — تو خلق متیں، تو سرور دیں
میرا وظیفہ بس نام ترا ہے — تو جان بلاغت،تو کانِ فصاحت
میرا وظیفہ بس نام ترا ہے — تو لطف سراپا، تو کیف مجسم
میرا وظیفہ بس نام ترا ہے — تو سید اکرم، تو سرور عالم

قابل صداحترام......سامعین کرام!

اب اس محفل کی جان شخصیت کو دعوت دینا چاہتا ہوں ..... آپ سب حضرات نے آج کی اس محفل پاک میں سرکار دو عالم ﷺ کی ..... پیاری پیاری اور میٹھی میٹھی ...... نعتیں منظوم کلام کی صورت میں سماعت فرمائیں ... اور اب میں جس شخصیت کو دعوت خطاب دینے والا ہوں وہ اپنے مقررانہ اور عالمانہ انداز میں سرور دو عالم ﷺ کی نثر کی صورت میں ثناخوانی فرمائیں گے ..... میری مراد ...... ملک پاکستان کے نامور خطیب ...... اہلسنت کے ایک مقبول ادیب ...... جن کے خطاب میں آپ حضرات کو الفاظ کی جولانی اور دلائل کی روانی بھی نظر آئے گی...... خوش الحان مقرر...... فاضل ذیشان مقرر ...... حضرت علامہ جناب محترم ضیاء المصطفیٰ حقانی صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ...... تشریف لائیں اور اپنے مخصوص انداز میں اور مقبول ومعروف آواز میں میلادالنبی ﷺ کے موضوع پر خطاب فرمائیں ...... اور آپ تمام حضرات محفل کے ذوق وشوق کی نظر ایک عاشقوں والا نعرہ بلند کریں

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت...... محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ

محترم سامعین محفل!

یہ میلاد سرکار ﷺ کی پاک محفلیں جن میں مسلک حق کی ترجمانی کی جاتی ہے اور آج ہم جس دور سے گزر رہے ہیں...... اس دور اور اس نازک وقت میں بڑی اہم ضرورت ہے کہ ایسے دور میں اللہ ﷻ اور حبیب خدا ﷺ کے ذکر کی ایسی ہزاروں محفلوں کا انعقاد کیا جائے...... تاکہ صحیح عقیدے اور صحیح راہ کے حصول کو لازمی بنایا جائے کیونکہ!

یہ محفل ...... لعل بحر کرامت کی محفل ہے

یہ محفل ...... شہر یار ہدایت کی محفل ہے

یہ محفل ...... گنج بخش سیادت کی محفل ہے

یہ محفل ...... مہر و ماہ شرافت کی محفل ہے

یہ محفل ...... بحر جودو عنایت کی محفل ہے

یہ محفل ...... تاجدار شفاعت کی محفل ہے

یہ محفل ...... حسن صبح سعادت کی محفل ہے

یہ محفل ...... سلسبیل سخاوت کی محفل ہے

یہ محفل ...... دافع ہر مصیبت کی محفل ہے

یہ محفل ...... بے نواؤں کی دولت کی محفل ہے

یہ محفل ...... قاسم کنز حکمت کی محفل ہے

یہ محفل ...... کوکب شمع عظمت کی محفل ہے

یہ محفل ...... کاشف سرّ وحدت کی محفل ہے

یہ محفل ...... گلشن حق کی نکہت کی محفل ہے
یہ محفل ...... محرم راز فطرت کی محفل ہے
یہ محفل ...... نیر بام نصرت کی محفل ہے
یہ محفل ...... حسن بزم رحمت کی محفل ہے
یہ محفل ...... بہار شرف و عزت کی محفل ہے

محترم سامعین!

امام الانبیاء کی محفل پاک میں بیٹھنا قسمت اور مقدر کی بات ہے.... محفل میلاد سرکار ﷺ ہی سے من کی اُجڑی بستیوں کیلئے دوامی بہار ملتی ہے.... اللہ ﷻ ہمیں زیادہ سے زیادہ وقت محفل سرکار دو عالم ﷺ میں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے نعت سرکار ﷺ سننے اور سنانے کو قیامت کے دن ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائے

آمین!

نقابت نمبر4

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ۝

صدق اللّٰہ العظیم

یا صاحب الجمال و یا سیّد البشر
من وجھک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثنآء کما کان حقّہ
بعداز خدا بزرگ توئی قصہ
مختصر

قابل صداحترام...... سامعین کرام!

محبت اور عقیدت سے سجائی گئی...... آج کی یہ عظیم الشان پہلی کل پاکستان محفل نعت جس میں...... میں اور آپ ہم سب شرکت کی سعادت حاصل کر رہے ہیں ...... اللہ ﷻ سے دعا ہے کہ وہ محفل پاک سجانے والوں ...... اور محفل پاک میں آکر نعت سرکار ﷺ پڑھ کر محفل کے ذوق کو دوبالا کرنے والوں ...... بلکہ جس کسی خوش بخت نے آج کی اس روحانی محفل پاک میں شرکت کی سعادت حاصل کی ہے ان تمام کے تمام کو قیامت کے دن اپنا خصوصی فضل و کرم اور سرکار دو عالم ﷺ کی شفاعت

نصیب فرمائے......آمین!

حمدیہ کلام

یااللہ جل جلالہ

صدقہ اپنی رحیمی دا رحم فرما
کر لے عرض منظور انکار نہ کر
تینوں تیری ستاری دا واسطہ ای
عیباں میریاں نوں آشکار نہ کر
رکھ کے عدل میزان وچہ عمل میرے
اوگن ہار تائیں شرمسار نہ کر
اپنیاں کیتیاں ہتھوں آں خوار اگے
حشر وچہ مینوں ہور خوار نہ کر

اور......اے میرے خالق و مالک!

کسے ہور دے ہتھ میں کیوں ویکھاں
بخشن ہار جد تیرے سوا کوئی نئیں
تیرا فضل جے شامل حال ہووے
کسے ہور شے دا مینوں چا کوئی نئیں
پلا اپنا کھلاراں کیوں کسے اگے
تیرے بانجھ جد صاحب عطا کوئی نئیں
جے توں بند کیتا بوہا فضل والا

فیر تیرے نصیر لئی جا کوئی نئیں

اللہ ﷻ! کی ذات وہ پاک ذات ہے......جس کی لاتعداد نعمتوں کی بارش ہر انسان پر ہر وقت، ہر حال میں برسنے میں مصروف رہتی ہے......اس کی رضا جوئی کی فکر اور ناراضگی سے پرہیز ہر انسان کیلئے ایک فطری امر ہے......اگر اطاعت خداوندی پر کوئی ثواب اور نافرمانی پر کوئی عذاب نہ بھی ہوتا......تو پھر بھی انسان کا فرض تھا......کہ وہ خالق کائنات کو ہی......مالک کل......خالق کل......رازق کل......مانے......اور اپنے خالق حقیقی کی نافرمانی اور ناراضگی سے ڈرتا اور بچتا رہے......اور جب کہ تمام انبیاء کرام کی بلکہ ہر مذہب وملت کے متفقہ اقرار وتسلیم سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگی......کہ اللہ ﷻ کی نافرمانی کرنے سے عذاب شدید اور فرمانبرداری کرنے سے ثواب عظیم اور انعام عظیم ملتا ہے تو پھر ہم سب پر لازم ہے کہ زیادہ سے زیادہ اللہ ﷻ کا ذکر کیا جائے......اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے نیک نیتی سے اچھے عمل کئے جائیں تاکہ وہ وحدہٗ لاشریک ذات ہم سے خوش رہے

تلاوت قرآن پاک

قرآن ...... انعام قدرت ہے
قرآن ...... پیغام رحمت ہے
قرآن ...... منہاج نصرت ہے
قرآن ...... کلام عظمت ہے
قرآن ...... قابل عزت ہے
قرآن ...... خالق کی عطا کا بیان ہے
قرآن ...... محمد ﷺ کی ادا کا ثناخوان ہے

قرآن ...... کتابوں میں سرفراز ہے
قرآن ...... دانائے راز ہے

اور......اللہ ﷻ کی کتاب قرآن پاک نے!

چمن چمن میں گل دیا ہے
نظام ہستی سجا دیا ہے
اضطراب قلب اور معطر نگاہ کو
خوشبو کی وادی میں بسا دیا ہے
یہ قمقمے یہ چراغاں نوری
یہ سب قرآں نے عطا کیا ہے
اک دلربا کے حسیں حسن سے
زمانے بھر کو گرما دیا ہے
بزم جہاں کو بزم جاں سے
درباں بنا کر بٹھا دیا ہے
جو نہیں تھے قابل بندگی کے
انہیں قرینہ بندگی سکھا دیا ہے
جو بحر غفلت میں غوطہ زن تھے
انہیں راہ ہدایت پہ لگا دیا ہے

محترم سامعین!

محفل پاک کی ابتداء...... خالق کائنات، مالک کائنات، رازق کائنات ......اللہ ﷻ کے پاک لاریب کلام سے کرنے کیلئے میں گزارش کرتا ہوں......اس

کلام پاک پیکر ہدایت کی تلاوت سے ہمارے قلوب اذہان کو مستفید فرمانے والے ...... آج کے عظیم قاری قرآن ...... پاکستان اور بیرون پاکستان مقبول قاری ...... عالمی شہرت یافتہ قاری قرآن ...... میری مراد حضرت علامہ زینت القراء قاری غلام رسول صاحب ہیں ...... محترم قبلہ قاری غلام رسول صاحب سے گذارش کروں گا ...... کہ تشریف لائیں اور تلاوت کلام پاک فرمائیں

آپ حضرات عالم اسلام کے عظیم قاری صاحب کے تلاوت قرآن فرمانے سے پہلے قرآن کی عظمت اور عزت کے نام ایک محبت اور عقیدت بھرا نعرہ لگائیں

نعرہ تکبیر ...... نعرہ رسالت ...... محفل میلاد النبی ﷺ

تو تشریف لاتے ہیں ...... محترم جناب قاری غلام رسول صاحب (آف لاہور)

نعتیہ کلام!

ہمارے شہر لاہور کے ہر دلعزیز نعت گو شاعر صوفی عبدالرحیم دیوانہ صاحب فرماتے ہیں ...... کہ!

بڑے ادب نیاز دے نال بہہ کے سنو یار کولوں سوہنے یار دی گل
ہووے کوئی منصور تے دسدای ، دی جاندی نئیں منبر تے یار دی گل
محرم راز کوئی ہووے تے راز سمجھے ، غیر خاک سمجھے راز دار دی گل
ہنجواں نال دیوانیہ کر وضو ، فیر سن توں میرے سرکار دی گل

جناب بندہ!

اس محفل پاک میں نعت سرکار ﷺ پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں

گے ...... ہمارے مہمان ثناخوان ...... جنکی آواز میں ایک روحانی مقناطیسی کشش ہے ...... محفل نعت اور مجلس ذکر الٰہی سے محبت اور خلوص رکھنے والے معیاری ثناخوان ...... رموز نعت کو جاننے والوں میں ایک گوہر کی حیثیت رکھنے والے ثناخوان ...... میری مراد ...... پیکر سوز و گداز محترم جناب محمد اظہر عالم فاروقی صاحب ہیں ...... محترم اظہر عالم فاروقی صاحب سے میں گزارش کروں گا ...... کہ وہ تشریف لائیں اور سرکار مدینہ ﷺ کی پاک نعت کی محفل میں حاضری کی سعادت حاصل کریں ...... تو تشریف لاتے ہیں محترم جناب محمد اظہر عالم فاروقی صاحب

سامعین ذی وقار!

محترم بھائی اظہر عالم فاروقی صاحب سرکار دو عالم ﷺ کی نعت پڑھنے کی سعادت حاصل کر رہے تھے تو میرے ذہن میں محفل نعت میں بیٹھنے والوں اور محفل میں حاضر ہو کر ذکر سرکار ﷺ کرنے والوں کے بارے میں ایک خاکہ اپنی منزل کو یوں پہنچ رہا تھا ...... کہ!

جو عشق نبی ﷺ کے جلوؤں کو سینوں میں بسایا کرتے ہیں
اللہ کی رحمت کے بادل ان لوگوں پر سایہ کرتے ہیں
جب اپنے غلاموں کی آقا ﷺ تقدیر بنایا کرتے ہیں
جنت کی سند دینے کیلئے روضے پہ بلایا کرتے ہیں

اور ...... یارسول اللہ ﷺ

خاتم المرسلیں ...... اور نور خدا ...... اک نگاہ کرم تاجدار حرم ﷺ

شاہد بزم جاں ...... حسن کون و مکاں ...... اک نگاہ کرم تاجدار حرم ﷺ

شاہد دلربا ...... نازش کبریا ...... اک نگاہ کرم تاجدار حرم ﷺ

شفیع عاصیاں ...... رحمت دوجہاں ...... اک نگاہ کرم تاجدار حرم ﷺ

سید لامکاں ...... دلبر انس و جاں ...... اک نگاہ کرم تاجدار حرم ﷺ

یٰسین وطٰہٰ ...... اے روئے ہدیٰ ...... اک نگاہ کرم تاجدار حرم ﷺ

نجم اوج سُبل ...... بدر چراغ رُسل ...... اک نگاہ کرم تاجدار حرم ﷺ

رہبر رہبراں ...... کامل کاملاں ...... اک نگاہ کرم تاجدار حرم ﷺ

ناصر بے کساں ...... حامی بے بساں ...... اک نگاہ کرم تاجدار حرم ﷺ

قابل صداحترام......سامعینِ کرام!

اب اس محفل پاک کے اگلے ثناخوان......قاری قرآن ثناخوان......قابل قدر نوجوان ثناخوان......خوش الحان ثناخوان......جس وقت وہ محبت سے لبریز نعت رسول ﷺ کا جام حضور کے غلاموں کے نام کرتے ہیں......واہ واہ کیا بات ہے...... محفل کا اس گھڑی ایک اپنا ہی رنگ ہوتا ہے......محفل ذوق کے عروج کو پہنچ جاتی ہے ......میری مراد! محترم المقام قاری محمد افضال انجم صاحب ہیں...... محترم المقام قاری محمد افضال انجم صاحب سے میں عرض کروں گا کہ وہ تشریف لائیں اور اپنے مخصوص اور مقبول انداز میں نعت حضور ﷺ پیش فرمائیں اور آپ تمام حضرات نعرہ بلند فرمائیں

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ

تو آپ حضرات کے سامنے تشریف لاتے ہیں......محترم الحاج قاری محمد افضال انجم

محترم سامعین!

سرکار دو عالم ﷺ کی شان اور رفعت کا ذکر کرتے ہوئے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے...... کہ!

بزم کونین نمائش ہے تمہاری ساری
حق نے یہ بزم تمہیں سے تو سنواری ساری
پاس عاشق کے جو شے ہے تو وہ معشوق کی ہے
تم خدا کے ہو اور خدائی ہے تمہاری ساری
آپ بنا دیں گے قیامت میں تو بن جائے گی یہ
ورنہ بگڑی ہوئی باتیں ہیں ہماری ساری
خلق تو جرم کرے اور خدا فضل کرے
حق تو یوں ہے کہ یہ خاطر ہے تمہاری ساری
اچھے ان کے ہیں تو اے کیفؔ برے کس کے ہیں؟
اپنی اُمت شہ طیبہ کو ہے پیاری ساری

جناب بندہ!

شہر فیصل آباد سے تشریف لائے ہوئے ہمارے ہر دلعزیز ثنا خوان...... سنت رسول ﷺ سے چمکتا ہوا چہرہ...... پاکستان میں اور پاکستان سے باہر دوسرے ممالک میں اپنے چاہنے والے ہزاروں سرکار ﷺ کے غلاموں کے دل کی آواز...... میری مراد...... سماعت کو محو رقص کرنے والی آواز کے مالک ثنا خوان...... منفرد...... مقبول انداز کے حامل ثنا خوان...... محترم جناب الحاج پروفیسر محمد عبدالرؤف روفی صاحب ہیں...... میں مشکور ہوں...... جناب محترم روفی صاحب کا جنہوں نے اپنی اتنی

مصروفیت سے وقت نکال کر ہم سب سرکار ﷺ کے غلاموں کو آقا ﷺ کی پیاری پیاری...... میٹھی میٹھی نعتیں سنانے کیلئے تشریف لائے

اور اب میں بلا تاخیر محترم الحاج پروفیسر محمد عبدلروف روفی صاحب سے عرض کرتا ہوں کہ وہ تشریف لائیں اور اپنی ہر دل کو بھانے والی آواز میں نعت رسول مقبول ﷺ پیش فرمائیں...... محترم جناب الحاج محمد عبدالروف روفی صاحب (آف فیصل آباد)

محترم سامعین!

دنیا میں محمد ﷺ جیسا تو آیا نہیں کوئی
ایسا تو کسی ماں نے بھی جایا نہیں کوئی
اللہ نے نبیوں میں رسولوں میں کسی کو
جز ان کے حبیب اپنا بنایا نہیں کوئی
رتبہ انہیں بخشا ہے ریاضؔ ایسا خدا نے
ان سا کوئی ان کے سوا آیا نہیں کوئی

کیونکہ...... اگر قرآن کو بھی محبت کی نظر سے کیسی محبت؟ محبت رسول ﷺ رکھنے والی نظر سے پڑھا جائے تو پتہ چلتا ہے...... کہ!

سرکار دو عالم ﷺ وہ خواجہ عالم جن کیلئے لعمرك کا لام تاج سر بنتا ہے انا فتحنا لک کی فا جن کے لشکر کا فتح نامہ ہے...... انا ارسلنک ...... کا الف جن کی فتح مندی کا جھنڈا بنتا ہے...... قرآن میں طٰـــــہٰ جن کے منشور عالی کی طرہ امتیازی بنی ہے...... حٰـمٓ کی ح جن کے فرمان عالی کی حلقہ بگوشی بنی ہے...... وما ارسلنک الا رحمة اللعالمین میں لفظ رحمت جنکی شان کا ذکر ہے ...... ماذاغ البصر میں ماذاغ جن کی قوت بصارت کا چرچا ہے...... وللاخرة

خیر لک من الا ولی o میں خیر جنکی عزت سر محشر کی خبر ہے..... انک لعلی خلق عظیم o میں عظیم جن کی عادت کریمانہ کی خبر ہے..... قد جاء کم من اللہ نور میں نور جن کی منفرد شان کا ذکر ہے..... انی رسول اللہ الیکم جمیعا میں لفظ جمیعا جن کے مختار کل سردار کل ہونے کی خبر ہے..... لعمرک میں ک جنکی جان کی معصومیت پہ گواہ ہے..... ویطعمون الطعام آیت قرآن جنکی بیٹی اور داماد کی شان میں آئی ہے الا المودۃ فی القربی میں لفظ قربی جن کے نواسوں شبیر وشبر کی منقبت کیلئے آیا ہے..... وما ینطق عن الھوی جنکے پیغام وتقریر کے بے عیب ہونے میں آیا ہے

قابل صد احترام! سامعین کرام!

اب محفل پاک میں نعت رسول پاک ﷺ پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں گے راولپنڈی سے تشریف لائے ہوئے نئے سے ثنا خوان جو محفلوں کو ایک منفرد اور محبت بھرا ذوق اپنی آواز اور خوبصورت انداز کے ذریعے دیتے ہیں تو تشریف لاتے ہیں سرکار دو عالم ﷺ کے ثنا خوان میری مراد! محمد اویس برادران میں اویس بھائی سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ تشریف لائیں اور ہمیں نعت رسول پاک ﷺ سنائیں محترم جناب محمد اویس برادران (آف راولپنڈی)

محترم سامعین!

میں محترم محمد اویس برادران کے مخصوص انداز میں پڑھے ہوئے..... نعتیہ کلام کی تائید ان الفاظ میں کروں گا..... کہ!

وہ دن بھی آئیں گے، ہوگی بسر مدینے میں
ہمارے گزریں گے شام و سحر مدینے میں

دعائے دل کیلئے اکثر مدینے میں
ہمارے درد کا ہے چارہ گر مدینے میں
کسی دیار کی جانب بس اب نہ اٹھے گی
ٹھہر گئی ہے ہماری نظر مدینے میں

اور

کیف مستی میں سراپا ...... شہرمدینہ
حسن و رعنائی کا سراپا ...... شہرمدینہ
گلستان ساقئ کوثر ...... شہرمدینہ
شہکار قدرت کا گوہر ...... شہرمدینہ
باغ بہاروں میں بہتر ...... شہرمدینہ
جہاں کی ظلمتوں میں نور سحر ...... شہرمدینہ

قابل قدر سامعین محترم!

محفل کو ایک نیا رنگ، ایک بالکل منفرد ذوق دینے کیلئے ہمارے مہمان ثنا خوان تشریف فرما ہیں...... بلند آواز ثنا خوان صاحب انداز ثنا خوان...... جب وہ محفل میں نعت رسول عربی ﷺ پیش کریں...... تو محفل میں بیٹھنے والے حضور ﷺ کے تمام غلاموں کو تصور ہی تصور میں کوئے مدینہ میں لیجائیں...... میری مراد ہمارے محسن ثنا خوان ...... قابل قدر مہمان ثنا خوان...... جناب حافظ محمد حنیف بگا صاحب ہیں...... تو میں جناب حافظ حنیف بگا صاحب سے گزارش کروں گا...... کہ وہ تشریف لائیں اور اپنی پیاری سی محبت رسول ﷺ کی لگن والی آواز میں ہم سب سرکا ﷺ کے غلاموں کو

نعت رسول عربی ﷺ سنائیں...... آپ حضرات ایک ذوق کی نظر بلند آواز نعرہ بلند کریں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ

تو تشریف لاتے ہیں...... محترم جناب حافظ محمد حنیف بگا صاحب (آف پاکپتن)

جناب بندہ!

حضور مبلغ اسلام عبدالعلیم میرٹھیؒ کا لکھا ہوا ایک محبت اور حقیقت بھرا کلام

مجھے یاد آیا کہ قبلہ صدیقی صاحب فرماتے ہیں

الٰہی وہ زبان دے جو ثناء خوان محمد ﷺ ہو
ثنا ایسی جو ہر آئینہ شایان محمد ﷺ ہو
جنون عشق، گرما گرمی سوز محبت سے
یہ آوارہ ہو اور دشت و بیابان محمد ﷺ ہو
بدل جائے شب بخت سعید صبح دل آرا سے
اگر جلوہ نما روئے درخشان محمد ﷺ ہو
علیم خستہ جاں تنگ آ گیا ہے درد ہجراں سے
الٰہی کب وہ دن آئے کہ مہمان محمد ﷺ ہو

تاجدار مدینہ...... سرور قلب وسینہ...... صاحب معطر پسینہ...... سردار باقرینہ

...... سرکار دو عالم ﷺ کے رُخ پاک کی تابانیوں کے بارے میں حضرت ربیع بن معوذ

رضی اللہ عنہ سے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پوتے نے کہا کہ کچھ حضور ﷺ کے مبارک حلیہ

شریف کے بارے میں بیان کریں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا

لورایته رایت الشمس طالعة (الخصائص الکبریٰ للسیوطی)

ترجمہ: اگر تم انہیں دیکھتے تو (گویا) سورج کو چمکتے ہوئے دیکھتے

سبحان اللہ...... سبحان اللہ

اپنے حسین اور بے مثال رخ انور کے بارے میں عشاق تڑپ تڑپ کر حسرت دیدار میں دیوانہ وار یوں کہتے ہیں ...... کہ!

آنکھیں جو خدا دے تو ہو دیدار محمد ﷺ
ہوں کان تو سنتے رہیں گفتار محمد ﷺ
اے کاش مری قسمت خفتہ کبھی جاگے
اے کاش ملے خواب میں دیدار محمد ﷺ

اور آگے سامعین دیکھئے کہ شاعر نے دلوں کی تختیوں پر لکھنے والا شعر لکھا ہے کہ!

قید وہ ہے جو عشق محمد ﷺ سے ہے آزاد
آزاد وہ ہے جو ہے گرفتار محمد ﷺ

اور پھر لکھا ہے کہ!

حافظ کی دعا تجھ سے ہے اے شافی مطلق
جیتا رہوں جب تک رہوں بیمار محمد ﷺ

قابل قدر! سامعین کرام!

آج کی بارونق اور پروقار محفل میں حضور ﷺ کی حمد و ثناء پیش کرنے کیلئے ملک بھر سے ثنا خوان تشریف لائے ہیں ...... اور ہر ثناء خوان کا ایک اپنا خوبصورت انداز ہے ...... اور اپنی منفردی آواز ہے ...... سب ثنا خوانوں کی عمریں بھی جدا جدا ہیں صورتیں بھی جدا جدا ہیں ...... جہاں سے یہ محفل پاک میں حاضری کی سعادت

حاصل کرنے کیلئے تشریف لائیں ہیں...... وہ شہر وہ علاقے، وہ محلے وہ گھر جدا جدا ہیں ......مگر قربان جاؤں سب کی زبان سے جس حبیب لبیب ﷺ کی تعریف ہو رہی ہے ......وہ انبیاء کرام میں سے ایک ذات ہے...... وہ حسنین کے نانا...... فاطمہ کے بابا......علی رضی اللہ عنہ کے آقا...... صدیق رضی اللہ عنہ کے مولا...... عمر رضی اللہ عنہ کے ہادی...... عثمان رضی اللہ عنہ کے داتا......کائنات میں خیر الانام ﷺ اور انبیاء کے امام ﷺ کی ذات مبارکہ ہے!

یہی وہ ہستی پاک ہے کہ جو نبیوں اور رسولوں میں سب سے زیادہ پیکر عظمت نشان رفعت......اور تمام سابقین رسولوں اور نبیوں کے اوصاف کی پیکر اتم ذات ہے

کیونکہ!

حضرت آدم علیہ السلام کی سعادت حضور ﷺ کی ذات کا صدقہ

حضرت شیث علیہ السلام کی سیادت ...... حضور ﷺ کی نبوت کا صدقہ

حضرت نوح علیہ السلام کا تقویٰ ...... حضور ﷺ کی عبادت کا صدقہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خلعت ...... حضور ﷺ کی رسالت کا صدقہ

حضرت داؤد علیہ السلام کی خوش الحانی ...... حضور ﷺ کی فصاحت کا صدقہ

حضرت سلیمان علیہ السلام کی سلطنت ...... حضور ﷺ کی حکومت کا صدقہ

حضرت اسماعیل علیہ السلام کا صدق ...... حضور ﷺ کی صداقت کا صدقہ

حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن ...... حضور ﷺ کے جمال کا صدقہ

حضرت ایوب علیہ السلام کا صبر ...... حضور ﷺ کے صبر کا صدقہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قرب ...... حضور ﷺ کے قرب کا صدقہ

حضرت یحییٰ علیہ السلام کی عصمت ...... حضور ﷺ کی عصمت کا صدقہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رفعت ...... حضور ﷺ کی رفعت کا صدقہ

محترم سامعین ذی وقار!

محفل پاک میں نعت خیر الانام ﷺ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنے والے ہمارے ہردلعزیز ثنا خوان ...... طبیعت میں نہایت ہی نفیس ثنا خوان ...... اور رموز نعت سے واقف استاذ ثنا خوان ...... میری مراد ...... مداح سید الانبیاء ﷺ قابل قدر محترم جناب رمضان شکوری صاحب ہیں ...... میں محترم محمد رمضان شکوری صاحب سے گزارش کروں گا کہ تشریف لائیں اور نعت خیر الانام ﷺ سے ہمارے قلوب واذہان کو راحت اور سکون کا سامان مہیا کریں۔ محترم المقام جناب محمد رمضان شکوری

جناب بندہ!

آج کی اس عظیم الشان محفل نعت میں ہمارے مہمان ثنا خوان محترم جناب محمد رمضان شکوری صاحب ایک پنجابی نعتیہ کلام پیش کر رہے تھے ...... تو اس دوران میرا ذوق بھی پنجابی نعتیہ کلام پڑھنے کی طرف مائل ہوا ...... تو ایک پنجابی شاعر نے بہت خوب لکھا ہے ...... کہ!

اک بلبل نوں پچھیا کسے چمن اندر
کرکے گفتگو شریں گفتار دی اے
ہوئی پھلاں تے کیوں ایں توں عاشق
عجب کار ویکھی تیرے کار دی اے
برگ گل کھلاریں پئی نال پیراں
لالا کے ضرب منقار دی اے
بلبل کہیا میں پھلاں تے نہیں عاشق

ایویں پئی خلقت جھوٹ مار دی اے
مولا بخش میں او پھل ڈھونڈدی آں
جہدے وچ خوشبو سرکار ﷺ دی اے

اور حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کے دن کے بارے میں شاعر نے لکھا ہے کہ!

نور دا لے کے آیا اے دنیا دے وچ
ہے اُجالا نبی دی ولادت دا دن
ویکھو سارے دناں توں خدا دی قسم
شان والا نبی دی ولادت دا دن
روز ازل دی سی نہ جدوں کج خبر
نور سوہنے دا سی اودوں وی جلوہ گر
جگ تے آیا اے انوار دا اُوڑھ کے
ہے دوشالا نبی دی ولادت دا دن
دوستا دل دے کناں تھیں سن لے ذرا
ایدی خاطر ای اللہ نے سی کن آکھیا
جس دی عظمت دی کردے پرندے ثناء
ہے نرالا نبی دی ولادت دا دن
سارے مرسل جہدی تاہنگ رکھدے رہے
دن جہدی انتظار وچ لنگھدے گئے
کرکے کعبہ مکمل خلیل آکھیا

آوے شالا نبی دی ولادت دا دن
شان گھٹ تے نئیں لیلۃ القدر دا
دونواں عیداں دا وی ہے بڑا مرتبہ
جس دی صدقے چہ ملیاں نئیں سب نعمتاں
سب توں بالا نبی دی ولادت دا دن
جس دی عاشق حشر تیک کر ن ثناء
ہے لیاقت وی اوسے دا مدح سراء
شان کعبے دا آیا کرن دے لئی
فیر دوبالا نبی دی ولادت دا دن

قابل صد احترام سامعین کرام!

اب محفل پاک کے اگلے ثنا خوان ثنا خوانوں میں مہتمم کا اب ثنا خوان

بہ لعزیز ثنا خوان میری مراد محترم جناب محمد رفیق نقشبندی صاحب ہیں

تو میں بڑی محبت اور انتہائی خلوص کے ساتھ گزارش کروں گا محترم جناب محمد رفیق

نقشبندی صاحب سے کہ وہ تشریف لائیں اور سید دو عالم ﷺ کے دربار گوہر بار

میں ہدیہ نعت پیش فرمائیں اور آپ تمام حضرات محبت سے ایک نعرہ بلند فرمائیں

نعرہ تکبیر ...نعرہ رسالت محفل میلاد مصطفی ﷺ

محترم قابل قدر حضرات!

میرے محترم بھائی محمد رفیق نقشبندی صاحب اپنی بڑی سوز و گداز کی پیکر

آواز کو حضور ﷺ کی آمد آمد کے ذکر پاک میں استعمال کرتے ہوئے حضور تاجدار دو

عالمﷺ کی نورانیت کے اشعار نعتیہ کلام کی صورت میں پیش کر رہے تھے ...تو میرے ذوق کو بھی ان کی محبت بھری آواز نے جنبش دی تو آپ حضرات غور فرمائیں!

امام نجم الدین عمر نسفیؒ نے اپنی تصنیف بحر العلوم میں لکھا ہے اور صاحب مرصاد نے بھی اس کی تائید کی ہے کہ......تاجدار مدینہ، راحت قلب وسینہ، صاحب معطر پسینہ، کا پاک نور تمام موجودات سے ستر ہزار سال پہلے عالم وجود میں تھا......یعنی یہ نور عالم محبت میں تھا......عالم راحت میں تھا......عالم قربت میں تھا......عالم عزت میں تھا......عالم عظمت میں تھا......اور اللہ جل جلالہ کے حکم سے اس پاک نور کیلئے بارہ حجابات بھی بنائے گئے تھے......۱۔حجاب قدرت......۲۔حجاب عظمت......۳۔حجاب منت ......۴۔حجاب رحمت......۵۔حجاب سعادت......۶۔حجاب کرامت......۷۔حجاب منزلت......۸۔حجاب ہدایت......۹۔حجاب نبوت......۱۰۔حجاب رفعت...... ۱۱۔حجاب ہیبت......۱۲۔حجاب شفاعت......اور کثیر علماء کرام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد اس نور پاک کو مشیت ایزدی نے اپنی مرضی اور رضا کے مطابق حجابات میں رکھا ......جس کا ذکر اکابرین نے اپنی کتابوں میں یوں کیا ہے......مثلاً!

حجاب قدت میں بارہ ہزار سال ...... یہ نور ...... اللہ کی تسبیح بیان کرتا رہا

حجاب عظمت میں گیارہ ہزار سال ...... یہ نور ...... اللہ کی بزرگی بیان کرتا رہا

حجاب منت میں دس ہزار سال ...... یہ نور ...... اللہ کی پاکی بیان کرتا رہا

حجاب رحمت میں نو ہزار سال ...... یہ نور ...... اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہرا

حجاب سعادت میں آٹھ ہزار سال ...... یہ نور ...... اللہ کی پاکی بیان کرتا رہا

حجاب کرامت میں سات ہزار سال ...... یہ نور ...... اللہ کی وحدت کا ذکر کرتا رہا

حجاب منزلت میں چھ ہزار سال ...... یہ نور ...... اللہ کی وحدت کا ذکر کرتا رہا

حجاب ہدایت میں چار ہزار سال ...... یہ نور ...... اللہ کی وحدت کا ذکر کرتا رہا

حجاب نبوت میں چار ہزار سال ...... یہ نور ...... اللہ کی وحدت کا ذکر کرتا رہا

حجاب رفعت میں تین ہزار سال ...... یہ نور ...... اللہ کی وحدت کا ذکر کرتا رہا

حجاب ہیبت میں دو ہزار سال ...... یہ نور ...... اللہ کی وحدت کا ذکر کرتا رہا

حجاب شفاعت میں ایک ہزار سال ...... یہ نور ...... اللہ کی وحدت کا ذکر کرتا رہا

اور پنجابی شاعر نے کیا خوب لکھا ہے...... کہ!

رب کہوے میں جگ تے نور گھلیا
سانوں چاہی دا اے اعتبار کریئے
ماں نبی دی نبی نوں نور آکھے
ساڈی کیہ مجال انکار کریئے
سینے والدہ دے پیندی ٹھنڈ یارو
اوھدے پتر دے نال جے پیار کریئے
کلمہ پڑھن دی ملدی اے فیر لذت
لیاقتؔ جے نبی توں جان نثار کریئے

قابل صد احترام سامعین کرام!

آج کی اس مبارک......نورانی......ایمانی......روحانی... محبت بھری......
عقیدت بھری محبت اور خلوص کے سائے تلے ہونے والی عظیم الشان محفل نعت کے
آخری ثنا خوان کو دعوت نعت دینے والا ہوں......اور یہ بھی یاد رکھیئے گا کہ میں اس نعت

خوان کو دعوت دینے والا ہوں جنہوں نے پاکستان اور بیرون پاکستان اور اس کے علاوہ بھی طویل طویل سفر کر کے حضور ﷺ کی نعت اپنے مخصوص انداز اور باکمال آواز میں سنائی......اور نعت حضور ﷺ کی وساطت سے لاکھوں حضور ﷺ کے غلاموں کو ان کے ذوق محبت کی معراج تک پہنچایا...... میری مراد...محبت رسول ﷺ کی مٹھاس سے لبریز آواز کے مالک ثنا خوان...... عالمی شہرت یافتہ ثنا خوان......مداح صاحب قرآن ثنا خوان......محترم جناب الحاج محمد یوسف میمن صاحب ہیں تو میں آج کی محفل کے پاک ماحول میں ایک جدا......اور محبت بھرا...... رنگ بھرنے کیلئے گذارش کرتا ہوں...... جناب الحاج محمد یوسف میمن صاحب سے کہ وہ تشریف لائیں......اور محبت رسول عربی ﷺ سے نکھری ہوئی آواز میں ہم سب حضور کے غلاموں کو حضور ﷺ کی نعت شریف سنائیں......اور اب آپ سامعین حضرات ایک آنے والے مہمان ثنا خوان کا استقبال بھی محبت کی داد دیتے ہوئے کریں......تو ایک نعرہ محبت سے لگایئے گا

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ

جناب بندہ!

آپ تمام حضرات نے اس محفل کے ہر دلعزیز ثنا خوان......محترم محمد یوسف میمن صاحب سے حضور ﷺ کی......نعت شریف سماعت فرمائی اور مجھے یقین ہے کہ آج سے پہلے جن حضرات نے محترم یوسف میمن صاحب کو نہیں سنا تھا وہ آج سننے کے بعد میری ان باتوں کی تصدیق اور تائید کریں گے......جو میں ناچیز نے محترم میمن صاحب کے بارے میں کہیں......اور میمن صاحب نے اپنی حاضری کے دوران جو نعت شریف پڑھی......میں اس پاک نعت کے حسین الفاظ کی تائید یوں کروں گا۔

کہ ہم سب تو!

سرکارِ دو عالم ﷺ کی ثناء کرتے ہیں
یہ کام عبادت ہے سدا کرتے ہیں
اللہ کا محبوب وظیفہ ہے یہی نام
اور اہم صل علی، صل علی کرتے ہیں
لج پالوں کے لج پال سے تُو مانگے چلا جا
ناصرؔ وہ عطاؤں پہ عطا کرتے ہیں

میں تمام حضرات کا شکر گذار ہوں کہ جن نے اپنی آج کی مصروفیات سے وقت نکال کر آج کی اس پیاری محفل کو ذوق اور رونق بخشی ......اور میں آخر میں دعا کرتا ہوں کہ خالق کائنات آج کی اس عظیم الشان محفل کا انعقاد کرنے والی انتظامیہ.... معاونین ......اور محفل کو نعت رسول مقبول ﷺ پڑھ کر سجانے والے ثناخوانوں کو دین ودنیا کی دولت سے مالا مال فرمائے اور ہم سب کو قیامت کے دن حضور ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے.... آمین

نقابت نمبر 5

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

یٰسین O والقرآن الحکیم O

صدق اللہ العظیم

الصلاۃُ و السلام علیك یا سیدی یا رسول اللہ

وعلٰی الك واصحابك یا سیدی یا حبیب اللہ

قابل قدر سامعین کرام!

آپ حضرات کی محبت کی نظر کو آج کی اس محفل میلاد سرکار ﷺ کی روحانیت اور راحت وسکون مبارک ہو......اور خوش نصیب ہیں آپ حضرات جنہوں نے آج روح کی غذا، نعت مصطفیٰ ﷺ سننے کیلئے اپنی بیشتر مصروفیات ترک کر کے محفل میں بیٹھ کر ذکر سرکار دوعالم ﷺ سننے کو ترجیح دی اللہ ﷻ سے دعا ہے کہ اس پاک محفل کا صدقہ آپ تمام حضرات کے حالات سنور جائیں ......مشکلیں ٹل جائیں ......مقدر بدل جائیں......آپ کے قلوب واذہان محبت رسول ﷺ کے گہوارے بن جائیں ......آمین

حمدیہ کلام

تیری ہی ذات اے خدا، اصل وجود دوسرا
تیرے ہی نور کی جھلک ، غازہ روئے ماسوا
ترے ہی نور سے ملی ، فکر و نظر کو روشنی
تیرے ہی نور کی تو ہے ، شمس و قمر میں بھی ضیا
دونوں جہاں کی نعمتیں ، ہیں تیرے ہاتھ میں سبھی
تیرے ہی در سے جو ملا ، جتنا ملا ، جسے ملا

سامعین ذی وقار!

اللہ ﷻ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

ترجمہ: سب تعریفوں کے لائق اُسی کی ذات ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے یعنی کہ قرآن جیسی لاریب کتاب میں خالق کائنات اس بات کو وضاحت سے بیان فرما رہا ہے...... کہ اے میرے بندو! میں ہی تمہارا پیدا کرنے والا ہوں ......اور اس پر کشش اور بارونق نظام ہستی کو چلانے والا ہوں ......اور کائنات میں میرا کوئی شریک نہیں میں واحد ہوں ......اور میرا کوئی شریک نہیں اور میں ہی ایک نظم وضبط کے ساتھ سورج کو مشرق سے مغرب تک کے مقررہ وقت میں سفر کرنے کا حکم دینے والا ہوں ......اور شکمِ مادر میں انسان کی اتنی پیاری صورت تخلیق کرنے والا ہوں ......اور میری بنائی ہوئی چیزوں کی بناوٹ اور تخلیق اور حسن وکشش سے میری قدرت کاملہ کی جھلک ہر دیکھنے والے کو دکھائی دیتی ہے......اور اگر اللہ کے سوا اور بھی کوئی قادر اور مصور ہوتا تو یہاں صرف فساد پھیلتا۔

تلاوت قرآن پاک

محترم سامعین کرام!

قرآن میں دیکھو تم سرکار ﷺ کی باتیں
ہر سورۃ میں ہیں ان کے انوار کی باتیں
قرآن کی آیات میں ذکر مطلوب خدا ہے
پہلی امتوں کا ذکر ہے اور وحدت کے اسرار کی باتیں

محترم سامعین......غور فرمائیں......کہ!

حضور ﷺ کا سراپاء حسن ...... قرآن بتاتا ہے
حضور ﷺ کے مزاج کی نرمی ...... قرآن بتاتا ہے
حضور ﷺ کے سینہ کا ذکر ...... قرآن بتاتا ہے
حضور ﷺ کا کمال بندگی ...... قرآن بتاتا ہے
حضور ﷺ کا ایمان کی جان ہونا ...... قرآن بتاتا ہے
حضور ﷺ دعائے خلیل اللہ ہیں ...... قرآن بتاتا ہے
حضور ﷺ کائنات میں مختار ہیں ...... قرآن بتاتا ہے
حضور ﷺ وقار انسانیت ہیں ...... قرآن بتاتا ہے

ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضور ﷺ تک ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام مبعوث ہوئے جن میں سے تین سو تیرہ صاحب کتاب تھے......مکمل کتاب صرف چار انبیاء کرام پر نازل ہوئی......باقی تمام پر صحیفوں کا نزول ہوا ان تمام الہامی کتابوں کے جملہ مضامین کی حامل کتاب کتاب لاریب ہے......یعنی کہ قرآن پاک ہے جس طرح انبیاء کرام میں، سیدالانبیاء، محبوب خدا ﷺ کا مرتبہ ارفع واعلیٰ ہے اسی

طرح آپ ﷺ کے قلب اطہر پر نازل ہونے والی کتاب ...... کتاب لاریب ......
روئے زمین پر انبیاء کرام پر نازل ہونے والی تمام کتابوں میں سے افضل واعلیٰ ہے تو
اسی افضل و اعلیٰ اور کتابوں میں سب سے مرتبہ میں بالا کتاب کی تلاوت سے محفل
پاک کا آغاز کیا جاتا ہے...... اور تلاوت کا شرف حاصل کرنے کیلئے ہمارے اسٹیج پر
موجود ہیں ...... وطن عزیز کے معروف اور مقبول قاری ...... شب و روز خدمت قرآن
میں مصروف قاری ...... قرأت کی رموز اور اسلوب سے آشنا قاری ...... میری مراد!
زینت القراء، شمس القراء، قاری محمد احمد الامینی صاحب ہیں ...... محترم قبلہ قاری
صاحب سے میں انتہائی ادب اور محبت بھرے الفاظ سے گزارش کروں گا کہ وہ تشریف
لائیں ...... اور ہم سب حاضرین کو تلاوت کلام پاک سنائیں تو تشریف لاتے ہیں
زینت القراء، قاری محمد احمد الامینی صاحب

آپ محفل کے شروع ہی میں ...... قرآن کی عظمت کو تہہ دل سے مانتے
ہوئے قرآن کے ساتھ اپنی دلی محبت کو گردانتے ہوئے ایک وجد آفریں نعرہ بلند فرمائیں
نعرہ تکبیر ...... نعرہ رسالت ...... محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ

نعتیہ کلام

مرحبا سید الابرار رسول عربی ﷺ
میرے آقا مرے غمخوار رسول عربی ﷺ
محفل کون و مکاں آپ سے آباد ہوئی
اے جہاں بین و جہاں دار رسول عربی ﷺ
تو نے ذرّوں کو بھی افلاک کی رفعت بخشی
روح انسانی کے معیار رسول عربی ﷺ

اور..... آپ حضرات کے مزید ذوق کیلئے یوں عرض کرتا ہوں..... کہ

رحمت کبریا ہیں .... رسول عربی ﷺ

منبع جودو سخا ہیں .... رسول عربی ﷺ

رحمۃ اللعالمین ہیں .... رسول عربی ﷺ

شفیع المذنبین ہیں .... رسول عربی ﷺ

رؤف و رحیم ہیں .... رسول عربی ﷺ

پیکر خلق عظیم ہیں .... رسول عربی ﷺ

بشیر و نذیر ہیں .... رسول عربی ﷺ

سراج منیر ہیں .... رسول عربی ﷺ

علیم و کریم ہیں .... رسول عربی ﷺ

فضل عظیم ہیں .... رسول عربی ﷺ

حاجت روا ہیں .... رسول عربی ﷺ

محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں .... رسول عربی ﷺ

قابل قدر سامعین کرام!

آج کی یہ پرکشش عظیم الشان محفل پاک..... بڑے ذوق وشوق اور محبت و عقیدت سے اپنے ابتدائی مراحل سے گزر رہی ہے..... حمد باری تعالیٰ اور تلاوت قرآن کوآپ تمام خوش نصیب حاضرین محفل نے سماعت فرمایا..... اور اب نعت رسول کریم ﷺ کا سلسلہ شروع ہونے والا ہے..... اور میں اس پاک محفل میں سب سے پہلے نعت رسول عربی ﷺ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنے کیلئے گذارش کرتا ہوں

...... ہمارے شہر لاہور کے ایک جانے پہچانے ثنا خوان ...... ثنا خوان رسول عربی ﷺ ...... میری مراد! نعت کے الفاظ کو سنجیدگی اور نفاست سے ادا کرنے والے ثنا خوان ...... محترم محمد عرفان حیدری صاحب ہیں ...... میں بڑے خلوص اور محبت سے عرض کرتا ہوں کہ محترم محمد عرفان حیدری صاحب سے کہ تشریف لائیں ...... اور نعت رسول عربی ﷺ پیش کریں ...... آپ حضرات ایک نعرہ بلند فرمائیں

نعرہ تکبیر ...... نعرہ رسالت ...... محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ

تو آپ کی سماعتوں کے قریب تشریف لاتے ہیں ...... محترم محمد عرفان حیدری صاحب

سامعین محترم!

ماشاء اللہ بڑے ہی خوبصورت انداز میں نعت رسول کریم ﷺ پیش کرنے کی سعادت حاصل فرما رہے تھے ...... ہمارے محترم دوست جناب محمد عرفان حیدری صاحب اور آپ حضرات نے دیکھا کے محفل پر ذوق و محبت کے بادل چھا چکے ہیں ...... اور اس محبت اور ذوق کے حسین لمحوں میں ...... میں یوں عرض کرنا چاہوں گا ...... کہ!

بگڑی بات بنا لیتے ہیں
پڑھ کر نعت مزا لیتے ہیں
گاتے ہیں سرکار ﷺ کے نغمے
اور کسی کا کیا لیتے ہیں
آپ کی یاد میں رو کر اکثر
اپنا گھر مہکا لیتے ہیں
اک نعمت ہے نام نبی پر
جو مل جائے وہ کھا لیتے ہیں
ناصرؔ ہمیں گرنے سے پہلے
وہ اپنی بانہوں میں آ لیتے ہیں

جناب بندہ!

اب اس محبت بھری مبارک نشست کے اگلے ثناخوان...... ثناخوانوں کی دنیا میں مشہور ثناخوان نعت رسول کریم پیش کریں گے...... میری مراد! سوز و گداز کی پیکر آواز والے ثناخوان...... با اثر اور پرکشش انداز والے ثناخوان...... محترم جناب مدثر احمد ہمدانی صاحب ہیں...... میں بڑے ادب سے عرض کرتا ہوں اپنے معزز ثناخوان، محترم جناب مدثر احمد ہمدانی صاحب سے کہ وہ تشریف لائیں...... اور اپنی نفاست بھری آواز میں حضور ﷺ کی نعت شریف سنائیں...... تو تشریف لاتے ہیں محترم جناب مدثر احمد ہمدانی صاحب

محترم سامعین! سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ، آقا ﷺ کا ارشاد پاک ہے!

اول ما خلق اللہ نوری و کل خلائق من نوری

ترجمہ: پہلے خالق نے میرے نور کو تخلیق فرمایا اور باقی تمام مخلوق میرے نور سے ہے یعنی کہ گلشن نبوت میں کئی پھول کھلے اور کئی بہاریں آئیں...... لیکن آپ ﷺ کی رسالت کا ایسا پھول کھلا کہ جس نے اپنے بعد مزید کسی کلی کے کھلنے کی گنجائش باقی نہ چھوڑی...... گویا آپ ﷺ ہی...... فخرِ آدم و بنی آدم ہیں...... اور باعث وجود عالم ہیں...... اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ آپ ﷺ وجہ تخلیق عالم ہیں...... اور سب کے مطلوب اور مقصود دو عالم ہیں...... اور سردار کل، مختار کل، کے دربار گوہر بار میں میرے مسلک کے امام یوں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہیں

ہے کلام الٰہی میں شمس و ضحیٰ ترے چہرہ نور فزا کی قسم
قسم شب تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلف دوتا کی قسم
ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا تیری خلق کو حق نے جمیل کہا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالق حسن و ادا کی قسم

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلام مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

ترا مسند ناز ہے عرش بریں ترا محرم راز ہے روح امیں
تو ہی سرور ہر دو جہاں ہے شہا ترا مثل نہیں ہے خدا کی قسم

سامعین کرام!

یہ ایک بہت بڑی حقیقت ہے کہ! حضور ﷺ کا ہر غلام...... یعنی غلام مصطفیٰ ﷺ

جھکتا ہے ...... وقار کے ساتھ
جانچتا ہے ...... فراخ دلی کے ساتھ
مقابلہ کرتا ہے ...... احتیاط کے ساتھ
عبادت کرتا ہے ...... خلوص کے ساتھ
چاہت کرتا ہے ...... شدت کے ساتھ
دیکھتا ہے ...... محبت کے ساتھ
خدمت کرتا ہے ...... عقیدت کے ساتھ
خواہش کرتا ہے ...... امید کے ساتھ
بولتا ہے ...... ادب کے ساتھ
بات کرتا ہے ...... دلائل کے ساتھ
عمل کرتا ہے ...... مستقل مزاجی کے ساتھ
فیصلہ کرتا ہے ...... عدل کے ساتھ
خیرات کرتا ہے ...... فیاضی کے ساتھ

نماز	پڑھتا	ہے......	اطمینان	کے ساتھ
زکوٰۃ	دیتا	ہے......	یقین	کے ساتھ
روزہ	رکھتا	ہے......	ایمان	کے ساتھ

اور......خدا اپنے محبوب محمد مصطفیٰ ﷺ کو!

عطا کرتا ہے	اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ	کیسا تھ
دیکھتا ہے	قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ	کیسا تھ
حکم دیتا ہے	یٰاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ	کیسا تھ
علم دیتا ہے	وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ	کیسا تھ
خوشخبری دیتا ہے	وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی	کیسا تھ
رفعت دیتا ہے	وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ	کیسا تھ
عزت دیتا ہے	وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ	کیسا تھ
تسلی دیتا ہے	وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْیُنِنَا	کیسا تھ
القاب دیتا ہے	یٰاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ○ یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ	کیسا تھ
نورانیت دیتا ہے	قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ	کیسا تھ
عظمت دیتا ہے	اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ○	کیسا تھ
رحمت دیتا ہے	وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ	کیسا تھ

قابل قدر سامعین محترم!

آج کی اس پروقار اور بارونق عظیم الشان محفل نعت کے اگلے ثنا خوان...... ثنا خوانی کی دنیا کا مہکتا گلاب ثنا خوان...... رموز نعت کو جاننے والے لاجواب ثنا خوان......ثنا خوانوں میں ممتاز گوہر ثنا خوان...... میری مراد......سفیر عشق رسول، ثنا خوان رسول......محترم خالد محمود یوسفی صاحب ہیں......تو میں نہایت ادب سے گزارش

کرتا ہوں...... جناب خالد محمود یوسفی صاحب سے کہ وہ تشریف لائیں......اور دلوں کو کیف و سرور دینے والی آواز میں ہم سب سرکار ﷺ کے غلاموں کو نعت رسول کریم ﷺ سنائیں......آپ سامعین حضرات سے بھی اک گزارش ہے کہ محبت سے...... یہ ہاتھوں میں پکڑے ہوئے جھنڈے لہرا کر ایک دیوانوں ...... پروانوں......غلاموں، عاشقوں والا نعرہ بلند کریں

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت ......محفل میلاد مصطفی ﷺ

جناب بندہ!

اپنے محترم مہمان ثنا خوان...... جناب خالد محمود یوسفی صاحب کے پڑھے ہوئے...... حسین الفاظ سے مزین نعتیہ کلام کی ترجمانی میں بندہ ناچیز اپنے الفاظ میں یوں کروں گا......کہ!

ہو جائے جس گدا پہ عنایت حضور کی
سر چڑھ کے بولتی ہے محبت حضور کی
مولا کریم خود کہے آرام کر ذرا
ہو گی بھلا وہ کیسی عبادت حضور کی
دیکھو مرے حضور کی عظمت کو منکرو
پتھر بھی مانتے ہیں رسالت حضور کی
اس نے کسی حسین کو دیکھا نہ بھول کر
آنکھوں میں جس کے بس گئی صورت حضور کی
ناصر پکارتا ہوں میں جب کے یا رسول ﷺ
آتی ہے مجھ کو تھامنے رحمت حضور کی

محترم سامعین!

سرکار ﷺ کے ذکر پاک کی محفل میں ویسے تو سبھی لوگ آنکھوں کو بھاتے ہیں اور دل میں سما جاتے ہیں..... مگر کچھ لوگوں کی شخصیت اپنی پہلی ملاقات ہی میں ایسا نقش جما جاتی ہے کہ انسان ایسے لوگوں کو ہمیشہ یاد رکھنے پر مجبور ہو جاتا ہے اور ایک ایسی ہی شخصیت سے چند سال قبل میری بھی ملاقات ہوئی...... اور وہ شخصیت اپنے انداز گفتگو میں بے شمار مطالب لئے...... آج کی اس ہماری محفل میں بھی تشریف فرما ہیں...... ایک مدّاحِ رسول شخصیت...... نعت گو شاعر شخصیت...... اپنے لکھے ہوئے نعتیہ کلام سے عشاق کے دلوں کو کیف و سرور کی وادی بنانے والی شخصیت...... میری مراد محترم المقام صوفی با صفا، صوفی عبدالرحیم دیوانہ صاحب ہیں...... میں بڑی عقیدت اور انتہائی محبت سے عرض کرتا ہوں...... جناب محترم صوفی عبدالرحیم دیوانہ صاحب سے کہ وہ تشریف لائیں...... اور اپنے انداز جداگانہ سے نعت رسول کریم ﷺ پیش فرمائیں...... اور آپ تمام حضرات ایک محبت بھرا نعرہ لگا کر آنے والے مہمان ثناخوان کو اپنے ذوق اور شوق کی جھلک دکھائیں

نعرہ تکبیر..... نعرہ رسالت..... محفل ناموس رسالت ﷺ

محترم سامعین کرام!

آپ حضرات نے محفل سرکار دو عالم ﷺ میں کافی نقیب حضرات کو یقیناً سنا ہوگا اور اکثر نقیب حضرات دوران محفل جو کلام پڑھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس کلام سے مجھے ملک پاکستان میں بڑی عزت اور شہرت ملی...... اور پاکستان کے اندر نقیب میرے اس پڑھے ہوئے اور میری پہچان کلام کی نقل کرتے ہیں اکثر اور بھی بے شمار باتیں کہتے ہیں..... مگر ہائے افسوس..... کاش کہ تمام نقیب اور نعت خواں حضرات یہ بات

جان جائیں کہ یہ کلام صرف اور صرف میرے آقا ﷺ ہی کی صفت ثناء ہیں......اور ہر پڑھنے والے کی پہچان ہیں کوئی بھی پڑھنے والا کسی خاص کلام کا ٹھیکیدار نہیں ہے......بلکہ یہ تو سید دو عالم ﷺ کی تعریف ہے جو حضور ﷺ کا ہر امتی اس چیز کا حق رکھتا ہے کہ وہ جس جائز انداز میں بھی چاہے وہ سرکار ﷺ کی نعت شریف پڑھے......اور اپنی آخرت کا سامان کرے اور دوسری بات یہ کہ یہ کلام میری پہچان اور میری ہی شہرت کا سبب ہے تو تمام نقیب اور ثناخوان بھائیوں کو چاہیے کہ ایسے جملے مت کہا کریں......کیونکہ ہم نعت حضور ﷺ پیش کر کے اپنی آخرت سنوارنے کے محتاج ہیں......سرکار ﷺ ہمارے تعریف کرنے کے محتاج نہیں ہیں......اکثر ایسے جملے نقیب حضرات حضرت سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا کی شان میں منظوم کلام پیش کرتے ہوئے اور نواسہ رسول حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شان میں کچھ تعریفی کلمات کہتے ہوئے بولتے ہیں......کہ فلاں نقیب میرے اس کلام کی نقل کر رہا ہے......استغفر اللہ یہ تو تکبر ہے ورنہ اگر سوچا جائے تو جو نقیب آپ کے علاوہ سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا اور نواسہ رسول امام حسین رضی اللہ عنہ کی شان میں وہ کلام پڑھ رہا ہے جو آپ پڑھتے ہیں تو ہو سکتا ہے کہ اس پڑھنے والے کی عاجزی اور انداز اللہ عزوجل کی بارگاہ میں آپ سے زیادہ مقبول ہو......اور آپ کا بار بار میری پہچان میری پہچان کی رٹ لگانا آپ کیلئے ان عظیم نفوس کے دربار میں قرب کی بجائے دوری کا سبب ہے......توبہ کرو......توبہ ایسا کہنے والو!

قابل قدر سامعین کرام!

ایک لمحہ کیلئے محبتوں کا سفر کیجئے......اور تصور باندھیے کہ وہ کیسا دلنشین اور حسین منظر ہوگا؟ جب سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا......سرکار دو عالم ﷺ کو ہاتھوں پہ اُٹھا کر......رات کے وقت......آہستہ آہستہ......خراماں خراماں......دھیمی دھیمی......اپنی پیاری

پیاری ---- آواز میں حضور کو لوریاں دیتی ہوئیں ---- صحن میں آ کر کبھی آسمان کے چاند کی طرف دیکھتی ہیں ---- اور کبھی صاحب شان چاند کی طرف دیکھتی ہیں ---- اور بڑے محبت بھرے حقیقت کے گوہر لٹاتی ہیں ---- کہ!

اے چاند ہے تو بھی چاند
ہے یہ محمد عربی بھی چاند

یہ حسین تصوریوں پیش کیا جاتا ہے دونوں میں فرق کیا ہے؟

اے چاند تو فلک پہ چمکتا ہے ---- یہ عرش و فرش پہ چمکتا ہے
تیرا بنانے والا خدا ہے ---- مگر یہ محبوب خدا ہے
ہے تو بھی رب کا ---- ہے یہ بھی رب کا
تو رات کو اس کو دیکھتا ہے ---- اور یہ رب کو دیکھتا ہے
تو بن زلفوں کے ---- مگر یہ سونی زلفوں والا
تو بن باتوں کے ---- مگر یہ میٹھی باتوں والا
تو بن ہاتھوں کے ---- مگر یہ یدُاللہ کے ہاتھوں والا
تو بغیر زبان کے ---- مگر یہ بیان اور قرآن والا
تو مشرق سے مغرب میں جاتا ہے ---- مگر یہ مکہ سے مدینہ کو جاتا ہے
تو زمین سے اُونچا ہے ---- مگر یہ اُونچوں سے بھی اُونچا ہے
تو عزت والا ہے ---- مگر یہ نبوت و رسالت والا ہے
تو صرف چمکتا ہے ---- مگر یہ چمکتا اور چمکاتا ہے
تو نے سارے ستاروں کو چمکایا ---- مگر جو اس نے اپنے سب یاروں کو چمکایا
تو جیسا موسم ہو ویسا ہو جاتا ہے ---- مگر جو اسے دیکھے وہ اس کا ہو جاتا ہے
تو رب کی رضا چاہتا ہے ---- مگر رب اس کی رضا چاہتا ہے

محترم حاضرین محفل!

محفل کے اس روحانی اور ایمانی ذوق کو مزید آگے بڑھانے کیلئے ہماری درخواست پر تشریف لائے ہوئے...... معزز و مکرم ثنا خوان اسٹیج کی رونق بنے ہوئے ہیں...... اور میرا جی تو اس وقت اس سخنور کو سننے کو چاہ رہا ہے...... یقیناً آپ کی نگاہیں بھی میرے ذوق کی تائید کر رہی ہیں...... آج ہماری اس محفل کی جان ثنا خوان...... ثنا خوانوں کی آن ثنا خوان...... آل صاحب قرآن...... جو اللہ ﷻ کی خصوصی عطا اور سرکار دو عالم ﷺ کی عنایت اور فضل و کرم سے پڑھتے ہیں...... میری مراد...... پیر طریقت، شاعر اسلام، وطن عزیز کے انتہائی نامور اور مقبول نعت گو شاعر فخر السادات پیر سید ناصر حسین ناصرؔ چشتی صاحب ہیں

اور میں یہ بات بھی آپ حضرات کو بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ آج گلی گلی...... وادی وادی...... نگر نگر...... شہر شہر...... قصبہ قصبہ...... جو ناصر حسین ناصرؔ چشتی شاہ صاحب کے مقطعہ والے کلام پڑھے جاتے ہیں...... یہی وہ عظیم نعت گو شاعر ہیں...... تو آپ حضرات کے ذوق کو کیف کی بلندیوں پہ لیجانے کے لئے میں گذارش کرتا ہوں...... محترم المقام پیر سید ناصر حسین ناصرؔ صاحب سے کہ وہ تشریف لائیں اور نعت رسول کریم ﷺ پیش فرمائیں...... آپ حضرات دل کے محبت سے...... عقیدت سے...... خلوص سے...... ایک غلاموں اور دیوانوں والا نعرہ بلند کریں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ

قابل عزت سامعین کرام!

یہ پیر سید ناصر حسین ناصرؔ چشتی صاحب تھے جو سرکار دو عالم ﷺ کے مقام عالیشان کی عزت...... رفعت...... عظمت...... اپنے لکھے ہوئے نعتیہ کلام کی صورت

میں پیش کررہے تھے......اور اب میرا بھی دل کررہا ہے کہ میں بھی قبلہ محترم سید ناصر حسین ناصؔر شاہ صاحب کے سامنے انہی کا ایک لکھا ہوا کلام پیش کروں اور قبلہ شاہ صاحب سے دعاؤں کا تحفہ وصول کروں!

اج یارو ہوئی نگری آباد غلاماں دی
سرکار کرن آئے امداد غلاماں دی
محبوب انوکھا اے غمخوار نرالا اے
نئیں عرش تے وی بھلیا جہڑا یاد غلاماں دی
مطلوب دو عالم دی محفل ہے سنو لوگو
سن دے نے خود آکے رو داد غلاماں دی
جھولی وچہ پاکے تے دائی نے صدا کیتی
لجپال نہ رد کردے فریاد غلاماں دی
سرکار دی رحمت نوں ناصؔر اے گوارہ نئیں
کیوں ہووے طبیعت وی نشاد غلاماں دی

محترم سامعین!

بلاتاخیر اس عظیم الشان محفل میلاد مصطفےٰ ﷺ کی عالیشان نشست کے آخری ثناخوان......اللہ ﷻ کا بے انتہاء کرم وفضل ہے اس شخصیت پر......ثناخوانوں کے حلقہ میں ایک مقبول ترین اور محبوب ترین شخصیت......آل نبی ﷺ اولاد علی...... غلام رسول مدنی، مدّاح نبی عربی ﷺ......محترم المقام جناب سید ادصاف علی شاہ صاحب......تو میں نہایت ہی ادب سے گذارش کرتا ہوں......بلبل کوئے مدینہ......

ثناءخوان سرکار مدینہ، محترم صاحبزادہ سید اوصاف علی شاہ صاحب سے کہ وہ تشریف لائیں......ایک تو حاضرین محفل کو نعت رسول عربی ﷺ سنائیں اور دوسرا اپنی زیارت سے ہم تمام سادات کے غلاموں کو نوازیں......آپ کے ذوق اور لگن کو مزید دوبالا کرنے کیلئے ہماری آج کی پروقار اور بارونق محفل ذکر رسول ﷺ کے آخری ثناخوان محترم جناب سید اوصاف علی شاہ صاحب تشریف لاتے ہیں اور آپ تمام حضرات کو نعت رسول مقبول ﷺ سناتے ہیں۔

آپ تمام حضرات آل رسول ﷺ کی محبت کا اظہار کرتے ہوئے ایک غلاموں اور دیوانوں والا نعرہ بلند فرمائیں۔

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......محفل میلاد سرکار ﷺ

سامعین ذی وقار!

آپ تمام حضرات کے سامنے نعت رسول کریم ﷺ پیش کرنیکی سعادت حاصل فرما رہے تھے......محترم المقام پیر سیّد اوصاف علی شاہ صاحب اور قبلہ شاہ صاحب اپنی حاضری کے دوران سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر فرما رہے تھے......قبلہ شاہ صاحب کے پڑھے ہوئے اشعار کی تائید میں سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی لوری کے الفاظ کو یوں پیش کرنا چاہوں گا......کہ!

یہ حلیمہ کہہ رہی تھیں مرے گلزار سوجا
تیرے جاگنے کا صدقہ مری جانِ زار سوجا
تجھے دے رہی ہوں لوری اور کرتی ہوں پیار سوجا
راتوں کو جاگنا ہے ہوشیار سوجا

بنی سعد کا قبیلہ ہو باغ باغ تجھ سے
مرا دودھ پینے والے گل نو بہار سوجا
مرا دل ہو تجھ پہ واری مری جان تجھ پہ صدقے
مرے نور عین سوجا مرے شیر خوار سوجا
ہے یہ عین وقت راحت مرے سینے سے لپٹ جا
آنکھوں میں نیند کا ہے تیرے خمار سوجا
جھولا جھلا رہے ہیں کہہ کہہ کے یہ فرشتے
آرام کر حبیب پروردگار سوجا
ہوا ورم پائے شہ پر تو کہا خدانے اکبر
ترا اتنا جاگنا ہے مجھے ناگوار سوجا

محترم صاحب عزت......سامعین محترم!

ہماری آج کی محفل پاک میں قرآن وحدیث کی روشنی میں ہمیں رسول کریم ﷺ کی شان رفعت......مقام عظمت...... بتانے کیلئے ہمارے اس عظیم الشان سٹیج کی رونق ایک ممتاز خطیب اور مقبول ادیب تشریف فرما ہیں......اپنے خطاب میں محبت رسول ﷺ کا خصوصی درس دینے والے خطیب......انداز مقررانہ سے سامعین کے قلوب واذہان کو محظوظ فرمانے والے ادیب......مسلک حق کے بے باک ترجمان...... قاری قرآن اور حافظ قرآن......مدّاح صاحب قرآن...... میری مراد......خطیب پاکستان ،ادیب اہلسنت وفاضل ذیشان حضرت علامہ خان محمد قادری صاحب ہیں

تو میں انتہائی ادب اور محبت سے عرض کرتا ہوں معزز ومکرم مہمان خطیب اعظم سے کہ وہ تشریف لائیں......اور اپنے ایمانی......روحانی......فکری...... ادبی اور علمی خطاب سے ہم تمام حاضرین محفل کو مستفید فرمائیں۔

اور آپ تمام سامعین حضرات سے گذارش ہے کہ بڑے خلوص اور محبت کا والہانہ اظہار کرتے ہوئے ...... اور اپنے بے مثال ذوق کا اظہار کرتے ہوئے ایک محبت بھرا نعرہ لگائیں ...... اور نعرہ ایسا بلند فرمائیں کہ ہر سُو سننے والوں کو یہ پتہ چل جائے کہ سرکار ﷺ کے غلام اپنے مذہبی دینی قائدین کا استقبال کس طرح کرتے ہیں نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ

قابل صد احترام...... سامعین کرام!

آپ تمام حضرات نے محترم علامہ قادری صاحب کا ایمانی...... روحانی...... علمی...... فکری خطاب سماعت فرمایا...... اس میں کوئی شک نہیں کتنے ہی پیارے انداز اور اللہ جل جلالہ کی عطا کردہ صلاحیتوں سے اپنے علم کی بہار کا رس گھولنے والی آواز میں حضرت صاحب ...... رسول کریم ﷺ کے پیارے رُخ انور کا ذکر فرما رہے تھے...... اور دوران تقریر گاہے بگاہے صوفیاء کرام کے کلام کو ترنم سے پڑھ کر آپ حضرات کے ذوق کو دوبالا فرما رہے تھے...... آخر میں بندہ ناچیز اس عظیم الشان محفل نعت کے اختتام پر...... فخر السادات حضور قبلہ پیر سید نصیر الدین نصیر شاہؒ صاحب کے قلم سے زینت قرطاس بننے والے ایک کلام کو آپ حضرات کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کرے گا......

کہ!

بے مثل ہے کونین میں سرکار کا چہرہ
آئینۂ حق ہے شہ ابرار کا چہرہ
دیکھیں تو دعا مانگیں یہی یوسف کنعان
تکتا رہوں خالق ترے شہکار کا چہرہ

اے مطلعی پھول ! اے بہاروں کے پیمبر
کھلتا ہے ترے نام سے گلزار کا چہرہ
خورشیدِ حلیمہؓ تیری مشتاق ہیں آنکھیں
بھاتا نہیں اب ماہ ضیا بار کا چہرہ
دورانِ شفاعت وہ سکوں بخش دلاسے
بے فکر ندامت ہے گنہگار کا چہرہ
پوچھا جو یہ سائل نے کہ کیا چیز ہے احسن
صدیق نے برجستہ کہا مرے یار کا چہرہ
جھپکے جو نصیر آنکھ دم نزع تو یارب
پتلی میں پھرے احمد مختار کا چہرہ

آج کی اس پرکیف اور بارونق محفل کے اختتام پر میں آج کی محفل کی تمام انتظامیہ کو تہہ دل سے مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ سرکار دو عالم ﷺ کی اتنی حسیں اور دلنشیں محفل پاک کا انعقاد انتہائی ذوق وشوق سے کیا اور تمام ثناء خوان بھائیوں کا بھی میں مشکور ہوں کہ جنہوں نے اپنی مصروفیات سے وقت نکال کر ہم سب کو نعت سرکار دو عالم ﷺ سننے کا موقع عنایت کیا

مجرم ہو تو منہ اشکوں سے دھوتے ہوئے آؤ
آؤ در تواب پہ روتے ہوئے آؤ
مذکور ہے قرآن میں توبہ کا طریقہ
محبوب کی دہلیز سے ہوتے ہوئے آؤ

وہ مرا رکوع وسجدہ وہ قیام جھومتا ہے

تیرے نام نے عطا کی میرے نام کو بھی عظمت

تیرا نام ساتھ ہو تو میرا نام جھومتا ہے

تیرے میکدے میں آیا تو کھلا یہ راز ناصر

تیرے ہاتھ سے ملے جو وہ جام جھومتا ہے

قابل صداحترام سامعین کرام!

ملک پاکستان کے ایک بے حد ممتاز ثناء خوان ...... ایک نکھری آواز والے ثناء خوان ...... آج کی اس عظیم الشان محفل نعت کے ہر دلعزیز ثناء خوان ...... میری مراد ...... حافظ محمد حسین کسوال صاحب ہیں ...... آج کی محفل پاک جو اپنے ذوق کی انتہا کی طرف رواں دواں ہے ...... میں اپنے معزز مہمان ...... مداح سرور کائنات ﷺ سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ تشریف لائیں ...... اپنی سوز وگداز سے بھر پور آواز سے ...... سرور کونین ﷺ کے غلاموں کو حضور ﷺ کی نعت پاک سنائیں ...... اور ذوق یہ چاہ رہا ہے کہ آپ حضرات ایک محبت بھرا نعرہ لگائیں ...... اور قبلہ محترم حافظ صاحب نعت حضور ﷺ پیش فرمائیں

نعرہ تکبیر ...... نعرہ رسالت ...... محفل میلا د سر کا ر ﷺ

قابل قدر سامعین کرام!

محترم حافظ صاحب نے آج کی روحانی ، ایمانی ، محفل پاک میں کبھی نہ بھولنے والا ذوق کا ایک حسین دلنشین سماں باندھ دیا ہے ...... اور یہ بھی یاد رہے کہ محترم حافظ صاحب اپنی حاضری کے دوران اشعار میں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کر

رہے تھے میں بندہ ناچیز اس ضمن میں یوں کہنا چاہوں گا...... کہ جب حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر سب سے آگے...... نعت مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے نغمے الاپتے ہوئے جا رہی تھیں...... تو اس وقت آپ کے قبیلے سے آئی ہوئیں دوسری دائیاں یہ حسین دلنشیں منظر دیکھ کر یوں کہہ رہی تھیں...... کہ!

مبارک تجھے یہ بڑائی حلیمہؓ
بڑے علم والے کو لائی حلیمہؓ
ملا دیں و دنیا کا سردار تجھ کو
تیری بات حق نے بنائی حلیمہؓ
بنی سعد کا دشت رشک چمن ہے
گلِ ہاشمی چمن کے لائی حلیمہؓ
وہ اللہ والا تیری گود میں ہے
ثناء خوان ہے جس کی خدائی حلیمہؓ
دیئے کی ضرورت نہ مشعل کی حاجت
عجب روشنی تو نے پائی حلیمہؓ
جو حور و ملک کو میسر نہیں ہے
وہ نعمت ترے ہاتھ آئی حلیمہؓ
نبی تجھ سے راضی خدا تجھ سے راضی
بڑی پائی ہے تو نے بڑائی حلیمہؓ
ہوئیں مشکلیں ساری آسان اکبر
بنی جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دائی حلیمہؓ

محترم سامعین کرام!

رات نصف سے زیادہ گزر چکی ہے..... سانس تیزی سے چل رہا ہے......
نعت سننے سے ہر ایک دل کو عجب کیف آ رہا ہے..... جوں جوں محفل کا ذوق بڑھتا چلا
جا رہا ہے..... اس گھڑی یوں محسوس ہو رہا ہے کہ روضہء سرکار ﷺ قریب سے قریب تر
ہوتا جا رہا ہے.....اور ان ذوق اور کیف کی محبت بھری گھڑیوں کو نعت سرکار دو عالم ﷺ
سے مزید نکھار دینے کیلئے..... ہمارے وطن عزیز کے انتہائی مقبول اور بے حد مصروف
ثناء خوان تشریف فرما ہیں..... میری مراد! مدّاح سید الانبیا، ثناء خوان محبوب خدا......
محترم المقام جناب محمد افتخار طاہر گوجرہ صاحب ہیں.....جن کا نعت شریف پڑھنے کا
ایک اپنا ہی انداز ہے..... میں ان کا بے حد مشکور ہوں کہ وہ اپنا قیمتی وقت نکال کر......
ایک عظیم فریضہ سرانجام دینے کیلئے تشریف لائے.....تو آپ سب حضرات حضور سرور
کونین ﷺ کے دربار گوہر بار میں ہدیہ درود وسلام پیش کریں اور میرے گذارش کرنے
کے بعد محترم جناب محمد افتخار طاہر صاحب تشریف لاتے ہیں.....اور اپنے انتہائی
مقبول اور بے حد معروف انداز میں نعت رسول کریم ﷺ پیش کرتے ہیں.....اور
ایک وجد آفریں نعرہ بلند فرمائیں تاکہ آنے والے مہمان ثناء کو ان کا پڑھنے کیلئے ذوق
بھی دوبالا ہو اور دیکھنے سننے والوں کو بھی پتہ چل جائے کہ حضور سرور کونین ﷺ کے
غلام کس محبت اور احترام سے مدّاح رسول عربی ﷺ کا استقبال کرتے ہیں

نعرہ تکبیر..... نعرہ رسالت..... محفل ذکر رسول عربی ﷺ

قابل قدر سامعین!

آپ حضرات نے سماعت فرمایا...... محترم المقام افتخار طاہر صاحب کو اس میں کوئی شک نہیں بے شک بڑا ہی خوبصورت انداز اور دلوں کو سرور کی کشش سے مزین کرنے والی آواز تھی...... میرے محترم بھائی جناب افتخار طاہر صاحب ...... نواسہ رسول ﷺ اور حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بھی ذکر بہت اچھے اور نہایت سلجھے انداز میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے تھے...... الحمد اللہ ہمارا اہلسنت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ ہم جس محفل میں...... جس مجلس میں...... جس نشست میں خدا اور اس کے پیارے رسول کریم ﷺ کا ذکر کرتے ہیں اس کے ساتھ ہی آل رسول ﷺ کے ذکر کو بھی نہایت ضروری جانتے ہیں...... اللہ جل جلالہ ہمارا عقیدہ...... ہمارا ذوق سلامت رکھے...... آمین

جناب بندہ!

ذرا غور فرمائیں...... حضور ﷺ کی وہ لختِ جگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کہ جن کے بارے میں حضور تاجدار مدینہ، سرور قلب وسینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا!

ان اللّٰہ عزوجل قد فطمها وزريتها عن النار يوم القيامةO

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فاطمہ کو اور ان کی اولاد کو قیامت کے دن آگ سے دور کر دیا ہے

کون سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا؟

راحت قلب رسالت فاطمہؓ
منبع نور امامت فاطمہؓ
فاطمہؓ شہزادیء سید کونین ہے
فاطمہؓ جو مادر حسنینؓ ہے

اور یہ بھی یاد رکھیں...... کہ!

حرم شریف کی حرمت رسول ﷺ کی بیٹی
دل رسول ﷺ کی راحت رسول ﷺ کی بیٹی
رسول ارض و سماوات کی ہے شہزادی
مقام فقر کی زینت رسول ﷺ کی بیٹی

محترم سامعین کرام!

ٹوٹے دلوں کے سہارے نبی ﷺ ...... غریبوں کے مددگار نبی ﷺ ...... دو جہانوں کے مختار...... مدینے کے تاجدار ﷺ ...... وہ ایسے کریم نبی ﷺ کہ جن کے جمال سے سورج اور چاند ماند پڑیں...... جن کی ہیبت سے شاہی قلعوں کے کنگرے گریں...... جن کے اشاروں پہ شمس وقمر پھریں...... جن سے قرآن پاک کا دور کرنے جبریل امین آئیں ...... اور فرشتے جن کا جھولا جھولائیں...... اور حور و غلماں جن کی غلامی کا دم بھرتے ہیں...... یہ چرند و پرند یہ شجر و حجر جن کو سلام کرتے ہیں...... دو عالم میں ہر سو جن کا ڈنکا بجا ہے...... اور شفاعت کا تاج جن کے سر پہ سجا ہے...... کائنات کے سارے خزانے مخلوق خدا میں بانٹنے والے...... مخلوق کو خالق کائنات کا صحیح راستہ دکھانے والے نبی ﷺ کی بیٹی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں...... اور پیر سید خضر حسین چشتی صاحب...... سیدہ مکرمہ...... حافظہ قاریہ...... سیدہ رہبرہ...... واعظہ واصفہ...... شافعہ عارفہ...... قائدہ صابرہ...... حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی شان پاک بیان کرتے ہوئے کیا خوب فرماتے ہیں...... کہ!

اونچا ہے سب سے مرتبہ بنت رسول ﷺ کا
پایا نہیں کسی نے بھی پایہ رسول ﷺ کا
غازہ بنایا شوق سے ہر حور نے خضر
ام حسینؓ زہراء کے قدموں کی دھول کا

اور مخزنِ علم وفضل پیر سید خضر حسین چشتی زید علمہ ایک اور جگہ...... سیدہ فاطمہ ؓ کے دربار گوہر بار میں یوں نذرانہ عقیدت پیش کرنے کا شرف حاصل کرتے ہیں...... کہ!

ہو گیا اُمت پہ قرباں گھر بتول پاک کا
کس قدر احسان ہے ہم پر بتول پاک کا
چار سُو پھیلی ہوئی ہے روشنی ہی روشنی
فیض ہے دنیا میں جلوہ گر بتول پاک کا

قابل قدر سامعین!

سرکار دو عالم ﷺ کی پاک محفل کو نعت رسول مقبول ﷺ پڑھ کر سجانے کیلئے وہی خوش نصیب لوگ تشریف لاتے ہیں جن پر سرکار مدینہ کی خاص نظر کرم ہوتی ہے۔

کیونکہ!

یہ ان کا کرم ہے کہ ثناء خوان بنایا
واللہ ہنر ایک بھی اکبر میں نہیں ہے

ہمارے اعمال تو ہمارے سامنے ہیں...... اپنے حال اور قال سے تو ہم سب لوگ بخوبی واقف ہیں...... حضور ﷺ کا ثناء خوان بن جانا...... حضور کی آمد کے نغمے الاپنے اور آپ ﷺ کی مدح سرائی کرنا...... یہ سب حضور ﷺ کی نگاہ عنایت سے ہی ممکن ہے...... یہ کسی کا اپنا کوئی ذاتی کمال... اور فن نہیں ہے۔

تو اب آپ حضرات کے سامنے رسول کریم ﷺ کی ثناء خوانی کرنے والے خوش نصیبوں میں سے ایک قابل قدر خوش نصیب ثنا خوان کو آپ حضرات کے سامنے دعوت نعت دینے والا ہوں...... ایک ہر دلعزیز ثنا خوان ...... آواز و انداز کے حوالے سے ایک نفیس ثنا خوان ...... ایک ہر دلعزیز ثنا خوان ...... آواز و انداز کے حوالے سے ایک نفیس ثنا خوان ...... رموز نعت کے اُستاذ ثنا خوان ...... میری مراد ...... محترم المقام جناب محبوب احمد ہمدانی صاحب ہیں ...... تو میں بڑے ادب و احترام سے گذارش کرتا ہوں ...... محترم المقام اپنے آج کی اس روحانی ایمانی محفل پاک کے عزیز ثنا خوان سے کہ وہ تشریف لائیں ...... اور اپنے محبت و عقیدت سے مزین انداز میں ...... حسینوں سے زیادہ خوبصورت آواز میں نعت رسول کریم ﷺ پیش فرمائیں ...... نامور مہمان ثناء خوان کے نعت رسول عربی ﷺ شروع کرنے سے پہلے آپ حضرات ...... تصور مدینہ باندھ کر ...... تمنائے مدینہ باندھ کر ...... خود کو اسیر مدینہ مان کر ...... محبت سے درود و سلام کا نذرانہ پیش کریں۔

قابل صد احترام سامعین!

جب بھی حضور ﷺ کی نعت لکھنے کیلئے قلمکار نوک قلم کو جنبش دیتا ہے ...... تو اس گھڑی عجیب منظر ہوتا ہے کہ الفاظ محبت و عقیدت اور پاکیزگی کا جامہ پہن کر ہاتھ باندھ کر ...... حضور سرور کائنات ﷺ کی ثناء لکھنے والے خوش نصیب قلمکار کے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں ...... اور ثنائے رسول عربی ﷺ پر مشتمل کلام میں اپنی جگہ بنانے کیلئے ...... لکھنے والے کے دل و دماغ میں محبت سے وجد کرتے ہوئے جھومتے رہتے ہیں اسی طرح اگر حروف تہجی پر غور کریں تو پتہ چلتا ہے ...... کہ! میرے کریم نبی ﷺ کی

ثناء خوانی میں ہر حرف کہیں نہ کہیں مدح سراء ہے...... جیسے!

ا ...... یوں کہہ رہا ہے کہ ...... میرے آقا ﷺ احمد مجتبیٰ ہیں

ب ...... یوں کہہ رہی ہے کہ ...... میرے رسول ﷺ بشیر و نذیر ہیں

ت ...... یوں کہہ رہی ہے کہ ...... میرے رسول تاجدار حرم ہیں

ث ...... یوں کہہ رہی ہے کہ ...... میرے حضور ﷺ ثنائے ارفع ہیں

ج ...... یوں کہہ رہی ہے کہ ...... میرے نبی ﷺ جان رحمت ہیں

ح ...... یوں کہہ رہی ہے کہ ...... میرے محبوب ﷺ حامی بیکساں ہیں

خ ...... یوں کہہ رہی ہے کہ ...... میرے رسول ہاشمی ﷺ خلوتوں کی زینت ہیں

د ...... یوں کہہ رہی ہے کہ ...... میرے رسول کریم ﷺ دلیل وحدانیت ہیں

ذ ...... یوں کہہ رہی ہے کہ ...... میرے کریم نبی ﷺ ذوالنورین کے آقا ہیں

ر ...... یوں کہہ رہی ہے کہ ...... میرے آقا ﷺ راحت دو جہاں ہیں

ز ...... یوں کہہ رہی ہے کہ ...... میرے آقا ﷺ زینت عرش معلیٰ ہیں

س ...... یوں کہہ رہی ہے کہ ...... میرے حضور ﷺ سراج منیر ہیں

ش ...... یوں کہہ رہی ہے کہ ...... میرے مکی مدنی ﷺ شمع بزم جنت ہیں

ص ...... یوں کہہ رہا ہے کہ ...... میرے محبوب ﷺ صادق الامین ہیں

ض ...... یوں کہہ رہا ہے کہ ...... میرے کریم آقا ﷺ ضیائے ازل ہیں

ط ...... یوں کہہ رہا ہے کہ ...... میرے نبی ﷺ طٰہٰ کے حامل ہیں

ظ ...... یوں کہہ رہا ہے کہ ...... میرے والی ﷺ ظاہر و باطن ہیں

ع ...... یوں کہہ رہی ہے کہ ...... میرے آقا ﷺ عبداللہ کے جگر گوشہ ہیں

غ ..... یوں کہہ رہی ہے کہ ..... میرے کریم ﷺ غایت دو جہاں ہیں

ف ..... یوں کہہ رہی ہے کہ ..... میرے نبی ﷺ فاتح باب شفاعت ہیں

ق ..... یوں کہہ رہا ہے کہ ..... میرے حضور ﷺ قاسم نعمائے قدرت ہیں

ل ..... یوں کہہ رہا ہے کہ ..... میرے آقا ﷺ لاشریک فی النبوت ہیں

م ..... یوں کہہ رہی ہے کہ ..... میرے سرکار ﷺ محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں

ن ..... یوں کہہ رہا ہے کہ ..... میرے آقا ﷺ ناصر و محمود ہیں

و ..... یوں کہہ رہی ہے کہ ..... میرے حضور ﷺ وارث دو جہاں ہیں

ھا ..... یوں کہہ رہی ہے کہ ..... میرے نبی ﷺ ہاشمی و عربی ہیں

ی ..... یوں کہہ رہی ہے کہ ..... میرے کریم ﷺ یٰسین ہیں

آخر میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری آج کی اس محفل پاک میں اپنی بارگاہ بے مثال میں قبول و منظور فرمائے۔ اور قیامت کے دن ہمارے لئے ذریعۂ نجات بنائے۔ (آمین)

نقابت نمبر-6

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

يٰاَيُّهَاالنَّبِيُّ اِنَّا اَرْ سَلْنٰكَ شَاهِدً وَّمُبَشِّرً اوَّ نَذِيْراًo

صدق اللّٰه العظيم

مولا يصل وسلم دائما ابداً

على حبيبك خير الخلق كل هم

قابل قدر سامعین کرام!

آج کی اس ...... دلوں میں جلا بخشنے والی محفل ذکر رسول کریم ﷺ میں شرکت کرنے پر میں تہہ دل سے حضور ﷺ کے تمام غلاموں کا مشکور ہوں ...... کہ جنہوں نے اپنی مصروفیات سے وقت نکال کر آج کی اس باوقار اور ایمانی روحانی محفل پاک کو سجایا...... میں اللہ ﷻ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ جن سرکار ﷺ کے غلاموں نے آج کی اس پاک محفل کے اسٹیج اور پنڈال کو سجایا...... خالق کائنات ان سب کے دلوں کی بستیوں کو دنیا و آخرت کی نعمتوں سے سجادے...... ان کے گھر کو سجادے...... ان کے چہروں کو سنت رسول ﷺ اور روحانیت کے زیور سے سجادے...... آمین!

حمدیہ کلام

بے نواؤں کی نوا سنتا ہے
التجا سب کی خدا سنتا ہے
ہم کہ بندے ہیں دعا کرتے ہیں
وہ کہ مالک ہے دعا سنتا ہے
دل دھڑکنے کی صدا کیا معنی
پھول کھلنے کی صدا سنتا ہے
اسکے دربار میں اندھیر نہیں
کہہ کے دیکھو تو ذرا سنتا ہے
سو دفعہ اسکو سنایا نازش
سو دفعہ دیکھ لیا وہ سنتا ہے

محترم سامعین کرام!

خالق کائنات کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے

والٰھکم الٰہ واحد لا الٰہ الا ھو الرّحمٰن الرّحیم.

ترجمہ! تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے اس کے سوا دوسرا کوئی معبود نہیں وہ بے حد رحمت کرنے والا رحیم ہے۔

میرے قابل قدر بھائیو!

اس آیت قرآنی سے معلوم ہوا کہ عبادت خالصتاً اللہ ﷻ کی کی جانی چاہیے اور تمام انواع عبادت سے متعلق تمام کے تمام اعمال صرف اور صرف اللہ ﷻ ہی کی خوشنودی اور خالق کی ذات کے لئے ہی ہونے چاہیے......کیونکہ......وہ ذات سب کو

جمے ہوئے خون سے پیدا کرنے والی ذات ہے ...... اللہ کی ذات پاک رات کے اندھیروں کو ختم کر کے صبح کی چاندی بکھیرنے والی ذات ہے...... نہ کوئی اس لائق کہ وہ اس جیسا ہو اور نہ ہی کوئی اس کا شریک نہ ہی کوئی اس وحدہٗ لاشریک ذات کا ہمسر ہے ...... ہمارا یہ ایمان ہے...... اور بعد از خدا، ذات مصطفیٰ ﷺ ہی تمام رفعتوں، عزتوں اور عظمتوں کی حامل ذات پاک ہے...... کیونکہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تلاوت قرآن پاک

قرآن کی روشنی میں ...... صفات الہیہ کا کوئی شریک نہیں ہے

قرآن کی روشنی میں ...... اللہ عزوجل ہر چیز پر قادر ہے

قرآن کی روشنی میں ...... حاکمیت اللہ عزوجل ہی کا زیبا ہے

قرآن کی روشنی میں ...... اللہ عزوجل ہی کا حکم غالب ہے

قرآن کی روشنی میں ...... اللہ عزوجل کا وعدہ سچا ہے

قرآن کی روشنی میں ...... اللہ عزوجل عالمین کی ہر چیز کا مالک ہے

قرآن کی روشنی میں ...... اللہ عزوجل کا ہی قانون ناقابل تغیر ہے

محترم سامعین!

اب محفل پاک کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے کرنے کیلئے میں گذارش کروں گا...... ہمارے اسٹیج کی رونق وطن عزیز کے انتہائی مقبول اور بے حد معروف قاری...... قواعد تجوید وقرآت سے اچھی طرح واقف قاری...... جب قرآن پڑھیں تو قرآن کی برکت کا صدقہ ہوا جھوم جھوم کر لب چومے...... میری مراد......

پاکستان کے مایہ ناز قاری قرآن...... محترم المقام قاری نجم المصطفیٰ الازہری صاحب ہیں...... تو محترم المقام، صاحب احترام، قاری نجم المصطفیٰ الازہری صاحب سے گذارش کروں گا کہ وہ تشریف لائیں اور تلاوت قرآن سے ہمارے دلوں کو مستفیض فرمائیں...... آپ تمام حضرات قرآن پاک کی شان کے شایان شان ایک وجد آفریں نعرہ لگائیں۔

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل ذکر رسول ﷺ

تو تشریف لاتے ہیں...... محترم المقام قاری نجم المصطفیٰ الازہری صاحب

نعتیہ کلام

یہ چاند یہ تارے یہ سماں کچھ بھی نہیں تھا
سرکار سے پہلے یہ جہاں کچھ بھی نہیں تھا

جب نور محمد ہی ہوا اوّل تخلیق!
پھر اور کا یہاں ذکر کہاں کچھ بھی نہیں تھا

ارواح نہ اجسام نہ یہ سانس کی ڈوری
یہ آگ یہ پانی یہ دھواں کچھ بھی نہیں تھا

معراج کی شب دوری تھی مانا دو کماں کی
وہ جب بھی تھے جب تیر و کماں کچھ بھی نہیں تھا

اس روح جہاں نور جہاں تاب سے پہلے
نازش یہ جہاں کون و مکاں کچھ بھی نہیں تھا

اور پھر میں کیوں نہ کہوں...... کہ!

یارسول اللہ ﷺ ...... یہ صدف و گہر ہیں سب آپ ﷺ کی خاطر

یارسول نبی اللہ ﷺ ...... یہ اکمل یہ بہتر ہیں سب آپ ﷺ کی خاطر

یارسول حبیب اللہ ﷺ ...... یہ برگ و ثمر ہیں سب آپ ﷺ کی خاطر

یارسول نور اللہ ﷺ ...... یہ شمس و قمر ہیں سب آپ ﷺ کی خاطر

یارسول نبی اللہ ﷺ ...... یہ کون و مکاں ہیں سب آپ ﷺ کی خاطر

یارسول اللہ ﷺ ...... یہ سارے جہاں ہیں سب آپ ﷺ کی خاطر

یارسول حبیب اللہ ﷺ ...... یہ باغ ارم ہیں سب آپ ﷺ کی خاطر

یارسول نور اللہ ﷺ ...... یہ لوح و قلم ہیں سب آپ ﷺ کی خاطر

محترم سامعین کرام!

آج کی روحانی، وجدانی محفل پاک میں آپ تمام حضرات نے تلاوت کلام پاک سماعت فرمائی اور اس کے بعد بندہ ناچیز سے نعتیہ کلام بھی سنا......اور اب اس عظیم الشان محفل پاک کی زینت بننے والے ثنا خوان...... جو آج کی اسٹیج کی رونق اور جان بنے ہوئے تشریف فرما ہیں...... میں آپ حضرات کے سامنے سب سے پہلے ہدیہ نعت پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنے کیلئے گذارش کرتا ہوں...... ایک نوجوان ثنا خوان......ثناء خوانوں میں ممتاز ثنا خوان...... میری مراد......فیصل آباد سے تشریف لائے ہوئے ہمارے معزز مہمان ثنا خوان...... زینت القراء قاری محمد نوید چشتی صاحب ہیں......ایک عظیم باپ کے عظیم ثنا خوان فرزندار جمند سے میں گذارش کروں گا...... کہ وہ تشریف لائیں اور قاری محمد سعید چشتی صاحب یعنی اپنے والد محترم

کی آواز کی جھلک والی آواز میں ہم سب سامعین حضرات کو نعت رسول کریم ﷺ سنائیں......تو تشریف لاتے ہیں......قاری محمد نوید چشتی صاحب (آف فیصل آباد)

محترم سامعین!

جب قاری محمد نوید چشتی صاحب نعت رسول کریم ﷺ پیش کر رہے تھے تو اس گھڑی جو کلام ان کے پڑھے ہوئے کلام کی تائید کرنے کیلئے بے قرار ہو رہا تھا وہ میں آپ حضرات کے سامنے پیش کرنا چاہوں گا......کہ!

جدوں وی پیار وچ دل گنگھناوے یارسول اللہ ﷺ
نظارا کیہ کہواں کنج دا وکھاوے یارسول اللہ ﷺ
ہزاراں منزلاں سرہودن اکو پلک دے اندر
خدادی سونہہ وظیفہ جو پکارے یارسول اللہ ﷺ
نبی سارے ولی سارے کرن مدحت بیاں تیری
خدادی تیریاں صفتاں گناوے یارسول اللہ ﷺ

محترم سامعین کرام!

میں آپ حضرات اور ثناء خوانوں کے درمیان زیادہ دیر حائل نہیں رہنا چاہتا......مگر گاہے بگاہے ہر ثناء خوان کے بعد انشاء اللہ حاضری ہوتی رہے گی......آپ حضرات کے سامنے رسول کریم ﷺ کی نعت شریف پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں گے......ثناء خوانوں میں کم عمر ثناء خوان......ایک ثناء خوان ہی نہیں بلکہ ثناء خوان برادران......بہت ہی دلوں کو لبھانے والے انداز اور پیاری سی آواز کے مالک ثناء خوان برادران......میری مراد......محترم المقام حافظ محمد ساجد برادران ہیں......تو

میں بڑی محبت اور خلوص سے جناب محترم حافظ ساجد برادران سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ تشریف لائیں......اور آپ حضرات کو نعت رسول عربی ﷺ سنائیں......آپ حضرات اپنے ذوق کا والہانہ اظہار کرتے ہوئے بلند آواز نعرہ لگائیں......

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......محفل ذکر رسول ﷺ

محترم سامعین کرام!

محترم حافظ ساجد برادران اپنی حاضری کے دوران اللہ ﷻ کے پیارے ولیوں کا ذکر کر رہے تھے......میں ان کا شکر گذار ہوں کے انہوں نے مجھے ایک دل کو روحانیت دینے والا موضوع دے دیا......شاعر نے کیا خوبصورت موتی پیار اور عقیدت کی مالا میں سجائے ہیں......کہ!

بناں پیر دے گل نئیں بن دی بھاویں لکھ واری کعبے جا کے ویکھ
ولی قلب دی اکھ نال تکدا ای ، لکھ اپنا آپ چھپا کے ویکھ
نیوں اپنے آپ دی سمجھ آوٗنی گھوڑے عقل دے لکھ دوڑا کے ویکھ
کرم ہووے دیوانہؔ گل بن دی بھاویں لکھ توں روپ وٹا کے ویکھ

اور ایک جگہ صوفی عبدالرحیم دیوانہؔ صاحب یوں فرماتے ہیں!

ذرا ویکھ یارا یار غار بنکے بہہ کے کول تے پیر دے چہرے نوں تک
داتا علی ہجویری دی ویکھ صورت میراں دستگیر دے چہرے نوں تک
جے توں لوح محفوظ دی سیر کرنی کسے روشن ضمیر دے چہرے نوں تک
ہنجواں نال دیوانہؔ کروضو فیر کسے فقیر دے چہرے نوں تک

جب بھی......کوئی مقرر......کوئی محرر......ادیب......کوئی خطیب......مقام ولایت پر

بات کرنے لگے گا تو اس کا موضوع...... سید الاولیا حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی شان بیان کئے بغیر ادھورا رہے گا...... یعنی...... جب بھی اللہ عزوجل کے پیاروں کا ذکر کیا جائے...... قناعت وریاضت کے راج دولاروں کا ذکر کیا جائے...... تو حضور داتا گنج بخش کا نام بڑی محبت وعقیدت اور خلوص سے ادا کیا جائے گا...... حضور داتا علی ہجویری کی شان بیان کرتے ہوئے...... اور حضور داتا علی ہجویری کی شان سخاوت اور بندہ نوازی کا ذکر...... فخر السادات، پیر سید نصیر الدین نصیر شاہ صاحب اپنے خوبصورت الفاظ میں یوں کرتے ہیں...... کہ!

ہر کڑے وقت میں ہے سب کا سہارا داتا
سب داتاؤں کا داتا ہے ہمارا داتا
کی مدد تو نے تجھ کو جب بھی کسی نے پکارا داتا
تیری خیرات تیرے ٹکڑوں پہ گذارا داتا
اور غوث اعظم کے حوالے سے آیا ہے نصیر
اس پہ ہوجائے کرم اک بار دوبارا داتا

محترم سامعین کرام!

عرصہ دراز سے سرکار ﷺ کی محفل نعت میں سنا جانے والا ایک نام...... ایک اچھا نام...... ایک ایسے ثناء خوان کا نام جن پر ہے نظر کرم حضور خیر الانام ﷺ...... حسیں دلنشیں انداز میں نعت سرکار دو عالم ﷺ کو پیش کرنے والے ثناء خوان...... قاری قرآن ثناء خوان...... حافظ قرآن ثناء خوان...... میری مراد محترم المقام صاحبزادہ جناب حافظ محمد نور سلطان صاحب ہیں۔

تو میں گذارش کرتا ہوں حافظ نور سلطان صاحب سے کہ وہ تشریف لائیں اور اپنے محبت بھرے انداز میں نعت رسول کریم ﷺ پیش فرمائیں...... حضور کی محفل میں حاضر تمام حضور ﷺ کے دیوانوں اور غلاموں سے گذارش ہے کہ محبت سے ایک نعرہ بلند فرمائیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل میلاد سرکار ﷺ

محترم سامعین کرام!

سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ، حضور احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان پاک میں ...... محبت اور خلوص وعقیدت کے موتی جوڑ کر شاعر کا لکھا ہوا یہ کلام سماعت فرمائیں...... کہ!

کرم چار سو ہے جدھر دیکھتا ہوں
نظر باوضو ہے جدھر دیکھتا ہوں
میری بزم میں تیرا سکہ رواں ہے
تیری گفتگو ہے جدھر دیکھتا ہوں
بنائے گئے سب جہاں تیری خاطر
تیری جستجو ہے جدھر دیکھتا ہوں

اور یہ بھی حقیقت ہے...... کہ!

نگر نگر جس ذات کا چرچا ہے ...... وہ ذات ...... ذات محمد ﷺ ہے
گلی گلی جس کا نام بلند ہے ...... وہ ذات ...... ذات محمد ﷺ ہے
چمن چمن جس کے حسن کا صدقہ ہے ...... وہ ذات ...... ذات محمد ﷺ ہے

زمن زمن جس کی آمد کی برکت ہے ...... وہ ذات ...... ذات محمد ﷺ ہے

جبل جبل جن کی ثنا کرتے ہیں ...... وہ ذات ...... ذات محمد ﷺ ہے

کرن کرن جس کی نوری ادا ہے ...... وہ ذات ...... ذات محمد ﷺ ہے

شجر شجر جس کو سلام کرتے ہیں ...... وہ ذات ...... ذات محمد ﷺ ہے

حجر حجر جس کا کلمہ پڑھتے ہیں ...... وہ ذات ...... ذات محمد ﷺ ہے

جبیں جبیں جس پہ فدا ہے ...... وہ ذات ...... ذات محمد ﷺ ہے

محفل محفل جس کی حمد و ثناء ہے ...... وہ ذات ...... ذات محمد ﷺ ہے

محترم سامعین!

آج کی اس پر وقار بارونق محفل پاک کے اگلے ثناء خوان ......جن کی آواز سے صوفیاء کی مجلس میں بیٹھ کر فیض لینے کی خوشبو آتی ہے......ایک صوفی ثناء خوان میری مراد! پیکر سوز وگداز ......خوبصورت آواز اور جاذب نظر انداز والے ثناء خوان محترم المقام جناب ذوالفقار احمد ذلفی صاحب ہیں......اور یہ کہتا چلوں کہ محترم ذوالفقار ذلفی صاحب کا شمار انوار مدینہ نعت کونسل ......ایک با اخلاق باکردار نعت خوانوں کی کونسل کے خدمتگاروں میں بھی ہوتا ہے......اور میں آپ حضرات کے سامنے اپنے الفاظ کو طوالت دیے بغیر دعوت نعت دیتا ہوں ...... ہر دلعزیز ثناء خوان رسول ﷺ ......محترم جناب ذوالفقار احمد ذلفی صاحب کو کہ وہ تشریف لائیں ......اور والی طیبہ کی مدحت کی سعادت حاصل فرمائیں ......آپ حضرات بھی ...... پیار سے ......خلوص سے ...... محبت سے......ایک حقیقتوں کا ترجمان......وجد آفریں نعرہ لگائیں۔

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ

قابل قدر سامعین کرام!

ہمارے محترم مہمان ثناء خوان ...... حضور سرور کائنات ﷺ کے دربار گوہر بار میں حاضری پیش کرتے ہوئے ...... حضور ﷺ کے غلاموں ...... دیوانوں ...... عاشقوں اور خوش بخت امتیوں کو جھوم جھوم کر یا رسول اللہ ﷺ پڑھنے کا کہہ رہے تھے ......اور یہ تو ایک حقیقت ہے...... کہ جب محب کے سامنے محبوب کا ذکر کیا جائے ...... پروانے کے سامنے شمع کا ذکر کیا جائے ......تو نام محبوب پر جاں نثار کرنے والا محب ......اور شمع کی تابانیوں کے سامنے جان کا نذرانہ پیش کرنے والا پروانہ...... سب کے سب دیوانہ وار جھومتے ہیں ......اور محبت کی زباں سے نام سرکار ﷺ سن کر یا رسول اللہ ﷺ یا حبیب اللہ ﷺ ...... کی صدائیں بلند کرتے ہیں ...... دیوانے کے جھومنے کے بارے میں پیر سید ناصر حسین ناصؔر چشتی شاہ صاحب نے کیا خوب لکھا ہے کہ نام حضور ﷺ سننے کے بعد غلام حضور کی کیفیت کیا ہوتی ہے

سر بزم جھومتا ہے سر عام جھومتا ہے
تیری نعت سن کے تیرا غلام جھومتا ہے
تیرے نام نے ہزاروں کے نصیب جگمگائے
تیرا نام جس میں آئے وہ کلام جھومتا ہے
تیری ذات پر ہمیشہ جو دیوانے بھیجتے ہیں
تیرے آستاں پہ جا کہ وہ سلام جھومتا ہے
میں نے جس نماز میں بھی تیرا کر لیا تصور
وہ مرا رکوع وسجدہ وہ قیام جھومتا ہے

تیرے نام نے عطا کی میرے نام کو بھی عظمت
تیرا نام ساتھ ہو تو میرا نام جھومتا ہے
تیرے میکدے میں آیا تو کھلا یہ راز ناصرؔ
تیرے ہاتھ سے ملے جو وہ جام جھومتا ہے

قابل صد احترام سامعین کرام!

ملک پاکستان کے ایک بے حد ممتاز ثناء خوان ...... ایک نکھری آواز والے ثناء خوان ...... آج کی اس عظیم الشان محفل نعت کے ہردلعزیز ثناء خوان ...... میری مراد ...... حافظ محمد حسین کسوال صاحب ہیں ...... آج کی محفل پاک جو اپنے ذوق کی انتہا کی طرف رواں دواں ہے ...... میں اپنے معزز مہمان ...... مدّاح سرور کائنات ﷺ سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ تشریف لائیں ...... اپنی سوز و گداز سے بھرپور آواز سے ...... سرور کونین ﷺ کے غلاموں کو حضور ﷺ کی نعت پاک سنائیں ...... اور ذوق یہ چاہ رہا ہے کہ آپ حضرات ایک محبت بھرا نعرہ لگائیں ...... اور قبلہ محترم حافظ صاحب نعت حضور ﷺ پیش فرمائیں۔

نعرہ تکبیر ...... نعرہ رسالت ...... محفل میلاد سرکار ﷺ

قابل قدر سامعین کرام!

محترم حافظ صاحب نے آج کی روحانی، ایمانی، محفل پاک میں کبھی نہ بھولنے والا ذوق کا ایک حسین دلنشین سماں باندھ دیا ہے ...... اور یہ بھی یاد رہے کہ محترم حافظ صاحب اپنی حاضری کے دوران اشعار میں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کر رہے تھے میں بندہ ناچیز اس ضمن میں یوں کہنا چاہوں گا ...... کہ جب حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا

حضور ﷺ کو لیکر سب سے آگے..... نعت مصطفے ﷺ کے نغمے الاپتے ہوئے جارہی تھیں..... تو اس وقت آپ کے قبیلے سے آئی ہوئیں دوسری دائیاں یہ حسین دلنشیں منظر دیکھ کر یوں کہہ رہی تھیں..... کہ!

مبارک تجھے یہ بڑائی حلیمہؓ
بڑے علم والے کو لائی حلیمہؓ
ملا دیں و دنیا کا سردار تجھ کو
تیری بات حق نے بنائی حلیمہؓ
بنی سعد کا دشت رشک چمن ہے
گلِ ہاشمی چمن کے لائی حلیمہؓ
وہ اللہ والا تیری گود میں ہے
ثناء خوان ہے جس کی خدائی حلیمہؓ
دیئے کی ضرورت نہ مشعل کی حاجت
عجب روشنی تو نے پائی حلیمہؓ
جو حور و ملک کو میسر نہیں ہے
وہ نعمت ترے ہاتھ آئی حلیمہؓ
نبی تجھ سے راضی خدا تجھ سے راضی
بڑی پائی ہے تو نے بڑائی حلیمہؓ
ہوئیں مشکلیں ساری آسان اکبر
بنی جب محمد ﷺ کی دائی حلیمہؓ

محترم سامعین کرام!

رات نصف سے زیادہ گزر چکی ہے...... سانس تیزی سے چل رہا ہے...... نعت سننے سے ہر ایک دل کو عجب کیف آ رہا ہے...... جوں جوں محفل کا ذوق بڑھتا چلا جا رہا ہے...... اس گھڑی یوں محسوس ہو رہا ہے کہ روضہء سرکار ﷺ قریب سے قریب تر ہوتا جا رہا ہے...... اور ان ذوق اور کیف کی محبت بھری گھڑیوں کو نعت سرکار دو عالم ﷺ سے مزید نکھار دینے کیلئے...... ہمارے وطن عزیز کے انتہائی مقبول اور بے حد مصروف ثناء خوان تشریف فرما ہیں...... میری مراد! مداح سید الانبیاء، ثناء خوان محبوب خدا...... محترم المقام جناب محمد افتخار طاہر گوجرہ صاحب ہیں...... جن کا نعت شریف پڑھنے کا ایک اپنا ہی انداز ہے...... میں ان کا بے حد مشکور ہوں کہ وہ اپنا قیمتی وقت نکال کر...... ایک عظیم فریضہ سرانجام دینے کیلئے تشریف لائے...... تو آپ سب حضرات حضور سرور کونین ﷺ کے دربار گوہر بار میں ہدیہ درود سلام پیش کریں اور میرے گذارش کرنے کے بعد محترم جناب محمد افتخار طاہر صاحب تشریف لاتے ہیں...... اور اپنے انتہائی مقبول اور بے حد معروف انداز میں نعت رسول کریم ﷺ پیش کرتے ہیں...... اور ایک وجد آفریں نعرہ بلند فرمائیں تاکہ آنے والے مہمان ثناء کو ان کا پڑھنے کیلئے ذوق بھی دوبالا ہو اور دیکھنے سننے والوں کو بھی پتہ چل جائے کہ حضور سرور کونین ﷺ کے غلام کس محبت اور احترام سے مداح رسول عربی ﷺ کا استقبال کرتے ہیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل ذکر رسول عربی ﷺ

قابل قدر سامعین!

آپ حضرات نے سماعت فرمایا...... محترم المقام افتخار طاہر صاحب کو اس میں کوئی شک نہیں بے شک بڑا ہی خوبصورت انداز اور دلوں کو سرور کی کشش سے مزین کرنے والی آواز تھی...... میرے محترم بھائی جناب افتخار طاہر صاحب......نواسہ رسول ﷺ اور حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بھی ذکر بہت اچھے اور نہایت سلجھے انداز میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے تھے...... الحمد اللہ ہمارا اہلسنت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ ہم جس محفل میں...... جس مجلس میں...... جس نشست میں خدا اور اس کے پیارے رسول کریم ﷺ کا ذکر کرتے ہیں اس کے ساتھ ہی آل رسول ﷺ کے ذکر کو بھی نہایت ضروری جانتے ہیں...... اللہ جل جلالہ ہمارا عقیدہ...... ہمارا ذوق سلامت رکھے...... آمین

جناب بندہ!

ذرا غور فرمائیں...... حضور ﷺ کی وہ لختِ جگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کہ جن کے بارے میں حضور تاجدار مدینہ، سرور قلب و سینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا!

ان الله عزوجل قد فطمها وذريتها عن النار يوم القيامة ۝

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فاطمہ کو اور ان کی اولاد کو قیامت کے دن آگ سے دور کر دیا ہے

کون سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا؟

راحت قلب رسالت فاطمہؓ
منبع نور امامت فاطمہؓ
فاطمہؓ شہزادیء سید کونین ہے
فاطمہؓ جو مادر حسنینؓ ہے

اور یہ بھی یاد رکھیں...... کہ!

حرم شریف کی حرمت رسول ﷺ کی بیٹی
دل رسول ﷺ کی راحت رسول ﷺ کی بیٹی
رسول ارض و سماوات کی ہے شہزادی
مقام فقر کی زینت رسول ﷺ کی بیٹی

محترم سامعین کرام!

ٹوٹے دلوں کے سہارے نبی ﷺ...... غریبوں کے مددگار نبی ﷺ...... دو جہانوں کے مختار...... مدینے کے تاجدار ﷺ...... وہ ایسے کریم نبی ﷺ کہ جن کے جمال سے سورج اور چاند ماند پڑیں...... جن کی ہیبت سے شاہی قلعوں کے کنگرے گریں...... جن کے اشاروں پہ شمس وقمر پھریں...... جن سے قرآن پاک کا دور کرنے جبریل امین آئیں...... اور فرشتے جن کا جھولا جھولائیں...... اور حور وغلماں جن کی غلامی کا دم بھرتے ہیں...... یہ چرند و پرند یہ شجر و حجر جن کو سلام کرتے ہیں...... دو عالم میں ہر سو جن کا ڈنکا بجا ہے...... اور شفاعت کا تاج جن کے سر پہ سجا ہے...... کائنات کے سارے خزانے مخلوق خدا میں بانٹنے والے...... مخلوق کو خالق کائنات کا صحیح راستہ دکھانے والے نبی ﷺ کی بیٹی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں...... اور پیر سید خضر حسین چشتی صاحب...... سیدہ مکرمہ...... حافظہ قاریہ...... سیدہ رہبرہ...... واعظہ واصفہ...... شافعہ عارفہ...... قائدہ صابرہ...... حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی شان پاک بیان کرتے ہوئے کیا خوب فرماتے ہیں...... کہ!

اونچا ہے سب سے مرتبہ بنت رسول ﷺ کا
پایا نہیں کسی نے بھی پایہ رسول ﷺ کا
غازہ بنایا شوق سے ہر حور نے خضرؔ
ام حسینؓ زہراء کے قدموں کی دھول کا

اور مخزن علم وفضل پیر سید خضر حسین چشتی زید علمہ ایک اور جگہ......سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دربار گوہر بار میں یوں نذرانہ عقیدت پیش کرنے کا شرف حاصل کرتے ہیں......کہ!

ہو گیا اُمت پہ قرباں گھر بتول پاک کا
کس قدر احسان ہے ہم پر بتول پاک کا
چار سُو پھیلی ہوئی ہے روشنی ہی روشنی
فیض ہے دنیا میں جلوہ گر بتول پاک کا

قابل قدر سامعین!

سرکار دو عالم ﷺ کی پاک محفل کو نعت رسول مقبول ﷺ پڑھ کر سجانے کیلئے وہی خوش نصیب لوگ تشریف لاتے ہیں جن پر سرکار مدینہ کی خاص نظر کرم ہوتی ہے کیونکہ!

یہ ان کا کرم ہے کہ ثناء خوان بنایا
واللہ ہنر ایک بھی اکبرؔ میں نہیں ہے

ہمارے اعمال تو ہمارے سامنے ہیں......اپنے حال اور قال سے تو ہم سب لوگ بخوبی واقف ہیں......حضور ﷺ کا ثناء خوان بن جانا......حضور کی آمد کے نغمے الاپنے اور آپ ﷺ کی مدح سرائی کرنا......یہ سب حضور ﷺ کی نگاہ عنایت سے ہی ممکن ہے

......یہ کسی کا اپنا کوئی ذاتی کمال......اور فن نہیں ہے

تو اب آپ حضرات کے سامنے رسول کریم ﷺ کی ثناء خوانی کرنے والے خوش نصیبوں میں سے ایک قابل قدر خوش نصیب ثنا خوان کو آپ حضرات کے سامنے دعوت نعت دینے والا ہوں......ایک ہر دلعزیز ثنا خوان......آواز و انداز کے حوالے سے ایک نفیس ثنا خوان......ایک ہر دلعزیز ثنا خوان......آواز و انداز کے حوالے سے ایک نفیس ثنا خوان......رموز نعت کے اُستاذ ثنا خوان......میری مراد......محترم المقام جناب محبوب احمد ہمدانی صاحب ہیں......تو میں بڑے ادب و احترام سے گذارش کرتا ہوں......محترم المقام اپنے آج کی اس روحانی ایمانی محفل پاک کے عزیز ثنا خوان سے کہ وہ تشریف لائیں......اور اپنے محبت و عقیدت سے مزین انداز میں......حسینوں سے زیادہ خوبصورت آواز میں نعت رسول کریم ﷺ پیش فرمائیں......نامور مہمان ثناء خوان کے نعت رسول عربی ﷺ شروع کرنے سے پہلے آپ حضرات......تصور مدینہ باندھ کر......تمنائے مدینہ باندھ کر......خود کو اسیر مدینہ مان کر......محبت سے درود و سلام کا نذرانہ پیش کریں

قابل صد احترام سامعین!

جب بھی حضور ﷺ کی نعت لکھنے کیلئے قلمکار نوک قلم کو جنبش دیتا ہے......تو اس گھڑی عجیب منظر ہوتا ہے کہ الفاظ محبت و عقیدت اور پاکیزگی کا جامہ پہن کر ہاتھ باندھ کر......حضور سرور کائنات ﷺ کی ثناء لکھنے والے خوش نصیب قلمکار کے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں......اور ثنائے رسول عربی ﷺ پر مشتمل کلام میں اپنی جگہ بنانے کیلئے......لکھنے والے کے دل و دماغ میں محبت سے وجد کرتے ہوئے جھومتے رہتے

ہیں اسی طرح اگر حروف تہجی پر غور کریں تو پتہ چلتا ہے...... کہ! میرے کریم نبی ﷺ کی ثناء خوانی میں ہر حرف کہیں نہ کہیں مدح سراء ہے...... جیسے!

ا ...... یوں کہہ رہا ہے کہ ...... میرے آقا ﷺ احمد مجتبیٰ ہیں

ب ...... یوں کہہ رہی ہے کہ ...... میرے رسول ﷺ بشیر و نذیر ہیں

ت ...... یوں کہہ رہی ہے کہ ...... میرے رسول تاجدار حرم ہیں

ث ...... یوں کہہ رہی ہے کہ ...... میرے حضور ﷺ ثنائے ارفع ہیں

ج ...... یوں کہہ رہی ہے کہ ...... میرے نبی ﷺ جان رحمت ہیں

ح ...... یوں کہہ رہی ہے کہ ...... میرے محبوب ﷺ حامی بیکساں ہیں

خ ...... یوں کہہ رہی ہے کہ ...... میرے رسول ہاشمی ﷺ خلوتوں کی زینت ہیں

د ...... یوں کہہ رہی ہے کہ ...... میرے رسول کریم ﷺ دلیل وحدانیت ہیں

ذ ...... یوں کہہ رہی ہے کہ ...... میرے کریم نبی ﷺ ذوالنورین کے آقا ہیں

ر ...... یوں کہہ رہی ہے کہ ...... میرے آقا ﷺ راحت دو جہاں ہیں

ز ...... یوں کہہ رہی ہے کہ ...... میرے آقا ﷺ زینت عرش معلیٰ ہیں

س ...... یوں کہہ رہی ہے کہ ...... میرے حضور ﷺ سراج منیر ہیں

ش ...... یوں کہہ رہی ہے کہ ...... میرے مکی مدنی ﷺ شمع بزم جنت ہیں

ص ...... یوں کہہ رہا ہے کہ ...... میرے محبوب ﷺ صادق الامین ہیں

ض ...... یوں کہہ رہا ہے کہ ...... میرے کریم آقا ﷺ ضیائے ازل ہیں

ط ...... یوں کہہ رہا ہے کہ ...... میرے نبی ﷺ طٰہٰ کے حامل ہیں

ظ ...... یوں کہہ رہا ہے کہ ...... میرے والی ﷺ ظاہر و باطن ہیں

ع ...... یوں کہہ رہی ہے کہ ...... میرے آقا ﷺ عبداللہ کے جگر گوشہ ہیں

غ ...... یوں کہہ رہی ہے کہ ...... میرے کریم ﷺ غایت دو جہاں ہیں

ف ...... یوں کہہ رہی ہے کہ ...... میرے نبی ﷺ فاتح باب شفاعت ہیں

ق ...... یوں کہہ رہا ہے کہ ...... میرے حضور ﷺ قاسم نعمائے قدرت ہیں

ل ...... یوں کہہ رہا ہے کہ ...... میرے آقا ﷺ لاشریک فی النبوت ہیں

م ...... یوں کہہ رہی ہے کہ ...... میرے سرکار ﷺ محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں

ن ...... یوں کہہ رہا ہے کہ ...... میرے آقا ﷺ ناصر و محمود ہیں

و ...... یوں کہہ رہی ہے کہ ...... میرے حضور ﷺ وارث دوجہاں ہیں

ھا ...... یوں کہہ رہی ہے کہ ...... میرے نبی ﷺ ہاشمی و عربی ہیں

ی ...... یوں کہہ رہی ہے کہ ...... میرے کریم ﷺ یٰسین ہیں

محترم سامعین!

اب بلاتاخیر میں اس محفل میں ہم سب حضرات کو کریم آقا ﷺ، رحیم آقا ﷺ کی شان ورفعت کی باتیں اپنی دلوں کو بھانے والی آواز میں سنانے کیلئے...... تشریف لاتے ہیں...... میری مراد! ملک پاکستان میں ایک معروف نام...... بیرون ملک ایک جانی پہچانی ہر دلعزیز آواز...... سرکار دوعالم ﷺ کے ثناءخوان...... محترم المقام محمد الطاف برادران ہیں...... الطاف برادران نے پاکستان کے ہر شہر میں اپنے کریم آقا ﷺ کی پیاری پیاری...... میٹھی میٹھی...... نعتیں حضور ﷺ کے دیوانوں کو سناتے ہیں اور بیرون ملک بھی سننے والے...... بزم ذکر رسالت ﷺ کے غلاموں اور نام حضور ﷺ پر جانیں قربان کرنے والے...... پروانوں کو اپنی محبت اور سوز وگداز

سے لبریز آواز میں نعت رسول کریم ﷺ سنائی...... میں آج کی عظیم الشان محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ میں سرکار دو عالم ﷺ کے غلاموں کے سامنے ہدیہ نعت پیش کرنے کیلئے گذارش کرتا ہوں ...... محترم المقام محمد الطاف برادران سے کہ وہ تشریف لائیں اور ...... والئی دو جہاں ﷺ کے دربار بے مثال میں ہدیہ نعت پیش کریں ...... آپ حضرات ایک محبت بھرا نعرہ لگا کر اپنے ذوق کا اظہار کریں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل میلاد سرکا ﷺ

جناب بندہ!

جب بھی کسی محفل میں حضور نبی کریم ﷺ کی نعت پاک پڑھی جاتی ہے تو ...... اس گھڑی حضور کی محفل سجانے والے ...... محفل میں آنے والے ...... اور محفل پاک میں آکر حضور ﷺ کے غلاموں کو سرکار دو عالم ﷺ کی نعت شریف سنانے والے کن حسیں دلنشیں مناظر کا مشاہدہ کر رہے ہوتے ہیں ...... اگر محفل میں بیٹھے کسی غلام سرکا ﷺ سے یہ بات پوچھیں تو ایک ...... محبت کے سمندر میں غوطہ زن جواب ...... خوشبوئے محبت سرکا ﷺ سے مہکتا ہوا جواب ملتا ہے...... کہ!

یکھیں گے ہم تو یار کی صورت گھڑی گھڑی
ہم یوں کریں گے رخ کی تلاوت گھڑی گھڑی
عاصی کے لب پہ جب بھی تیرا نام آگیا
آتی ہے اس کو دیکھنے رحمت گھڑی گھڑی
ذکر رسول پاک عبادت سے کم نہیں
ہم تو کریں گے یار کی مدحت گھڑی گھڑی

ہر بار ہم سے ہوتی رہیں لغزشیں مگر
کرتے رہے وہ ہم پہ عنایت گھڑی گھڑی
جنت میں بھی کہیں گے نیازی سے اہل دل
ہم کو سناؤ نعت رسالت گھڑی گھڑی

بلغ العلیٰ بکمالہ
حسنت جمیع خصالہ

سید الکونین ﷺ ...... کی محبت بھی کمال ہے
سید المرسلین ﷺ ...... کی رحمت بھی کمال ہے
امام المرسلین ﷺ ...... کی عزت بھی کمال ہے
خاتم المرسلین ﷺ ...... کی مدحت بھی کمال ہے
امام امم ﷺ ...... کی رفعت بھی کمال ہے
سرکار دوعالم ﷺ ...... کی عظمت بھی کمال ہے
سرکار دوعالم ﷺ ...... کی صداقت بھی کمال ہے
نور مجسم ﷺ ...... کی عادت بھی کمال ہے
مرکز عالم ﷺ ...... کی شرافت بھی کمال ہے
قبلۂ عالم ﷺ ...... کی شجاعت بھی کمال ہے
خواجہ دوسرا ﷺ ...... کی شفاعت بھی کمال ہے
خطیب الانبیا ﷺ ...... کی ذات بھی کمال ہے
شفیع روز جزا ﷺ ...... کی بات بھی کمال ہے
محبوب خدا ﷺ ...... کی نعت بھی کمال ہے

قابل صد احترام! سامعین وحضرات!

اب بلا تاخیر میں الفاظ کی طوالت کا دامن چھوڑتے ہوئے ...... اور محفل کا رخ ایک نئے سرور ایک نئے ذوق کی طرف موڑتے ہوئے ...... حروف ادب کو جوڑتے ہوئے بڑی محبت وعقیدت سے گذارش کروں گا ...... آج کی اس عظیم الشان ...... روحانی ...... ایمانی ...... محبتوں سے لبریز ...... عقیدتوں سے بھرپور محفل پاک میں حضور ﷺ کے غلاموں کو حضور ﷺ کے میلاد پاک کی حسیں دلنشیں باتیں ...... ہاں ہاں ...... قرآن وحدیث سے مزین باتیں ...... یعنی سرور کائنات کی دلوں کو روحانیت دینے والی باتیں ...... سنانے کیلئے ایک ایسی وطن عزیز کی نامور ممتاز علمی ادبی شخصیت کو ایک ایسی بے مثال ادیب شخصیت کو ...... کہ جب کی نوک زبان پر الفاظ بھی سنور سنور کر ...... جھوم جھوم کر ناز کرتے ہیں ...... میری مراد ...... آل نبی اولاد علی ...... محقق ابن محقق ...... مفکر اسلام ...... پاکستان اور بیرون پاکستان علم وادب ...... سے نکھری ہوئی ایک جانی پہچانی شخصیت ...... حضرت علامہ سید حامد سعید کاظمی شاہ صاحب ہیں ...... جن کے خطاب میں زینت زباں بننے والا ایک ایک حرف محبت رسول ﷺ کا ترجمان ہوتا ہے ...... خطابت اور رموز خطابت سے واقف خطیب عالمی سطح پر ایک عظیم جماعت ...... اہلسنت وجماعت کے حوالے سے جانے پہچانے جانے والے ...... بے حد مقبول اور انتہائی معروف مذہبی سکالر ...... تو میں الفاظ کی صورت میں نعت سرکار ﷺ اوصاف رسول عربی ﷺ بیان کرنے کیلئے گذارش کرتا ہوں ...... خطیب عرب وعجم، پروفیسر سید حامد سعید کاظمی شاہ صاحب سے کہ وہ تشریف لائیں ...... اور قرآن وحدیث کی روشنی سے مزین الفاظ سے ہمارے قلوب اذہان کو مستفیض فرمائیں

تو آپ سامعین حضرات ایک روحانیت اور عقیدت کا ترجمان نعرہ لگائیں

......اور اپنے مسلک...... مسلک حق کے عظیم محترم ومکرم رہنما کا استقبال فرمائیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل میلاد مصطفی ﷺ

تو تشریف لاتے ہیں مفکر اسلام، عظیم مذہبی سکالر، پروفیسر سید حامد سعید کاظمی شاہ صاحب آف ملتان

سامعین محفل!

آخر میں میں...... اس عظیم الشان روحانی محفل پاک کا انعقاد کرنے...... بڑے ذوق اور شوق سے اس پاک محفل کو کامیاب کرنے پر آپ تمام حضرات کا بے حد مشکور ہوں جن کی محنت اور لگن سے آج کی محفل...... اپنے ذوق کے بام عروج پر رہی اور اتنی کامیاب رہی...... اور میں محفل پاک کے حوالے سے محفل کے آخر میں یوں عرض کروں گا...... کہ!

روز ازل تو آپ سجائی مولا
اپنے یار دی عرش توں پار محفل
چن سورج ستارے پڑھن نعتاں
دتی حور و غلمان نکھار محفل
کوئی شام سویر نہ آئے ایسی
جدوں ہووے ناں وچ سنسار محفل
لیاقت آمد نبی دی خوشی اندر
سجائی عاشقاں نال پیار محفل

آخر میں دعا ہے کہ اللہ عزوجل ہماری آج کی اس محفل کو قبول فرمائے اور ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائے...... آمین۔

نقابت نمبر-7

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ○

صدق اللّٰہ العظیم

الصّلاۃُ و السّلام علیك یا سیدی یا رسول اللّٰہ

وعلی الك واصحابك یا سیدی یا حبیب اللّٰہ

لائق صد احترام: سامعین کرام!

محفل کا حسن ...... محفل کا جوبن ...... یہ کیف وسرور سے مہکی ہوئی ہوائیں ...... درود وسلام کی بلند ہوتی ہوئیں یہ باا ثر صدائیں ...... آج اس محفل کے اندر بیٹھنے والے خوش نصیبوں کے مقدر کو خراج تحسین پیش کر رہی ہیں ...... کہ تم لوگ کتنے خوش بخت ہو...... بلکہ یوں کہہ لوں کے مقدر کے سکندر ہو...... آج کوئی اپنی محبت کے نشے میں اپنے محبوب کا ذکر کر رہا ہے...... کوئی شاعر اپنی غزل کے مرکز ومحور خیالی محبوب کا تصور باندھ کر...... مچل مچل کر باتیں کرنے میں مصروف ہے...... اور کوئی اس دنیا سے بے خبر ہو کر جام خمار پی کر اپنے محبوب کی اُلٹی سیدھی تعریف کر رہا ہے...... مگر قسمت کے دھنی ہو آپ لوگ جو آج کی اس روحانی...... ایمانی...... علمی ...... فکری محفل میں احمد

مختار ﷺ کا ذکر سن رہے ہو اور محبت سے سنا رہے ہو۔ عقیدے سے پلکیں جھکا کر بلکہ دامن محبت کی راہوں میں بچھا کر..... نعت کے گلدستے..... درود وسلام کے گلہائے عقیدت..... حضور تاجدار مدینہ، سرور قلب وسینہ ﷺ کے بے مثال..... باکمال..... لجپالوں کے لجپال..... دربار بے مثال میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ خالق کائنات..... آپ تمام حضرات کے ذوق اور قابل دید شوق کو ہمیشہ اسی طرح..... آپ حضرات کے ایمان کی مرکز ومحور ذات یعنی رسول کریم ﷺ کی ذات پاک کی صفت وثناء کیلئے پسند رکھے..... آمین

حمدیہ کلام

برتر ہے خدایا تو مرے وہم و گماں سے
لاؤں میں تری حمد کو الفاظ کہاں سے
بن جائیں قلم سارے شجر ، بحر سیاہی
ممکن نہیں توصیف تری پھر بھی جہاں سے
نازش نے ہر اک غم میں تجھے یاد کیا ہے
نکلا ہے سدا نام ترا اس کی زباں سے

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ اِلَّا اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۝

ترجمہ: آسمان اور زمین میں جو کچھ بھی ہے وہ اسی لئے ہے کہ اس کے آگے بندگی پیش کرے۔

محترم سامعین کرام!

یہ حقیقت ہے کہ جب سے انسان نے آنکھ کھولی ہے ... وہ اس تلاش میں مصروف تھا کہ مجھے پیدا کرنے والا کون ہے؟ مجھے رزق دینے والا کون ہے؟ مجھے عزت سے نوازنے والا کون ہے؟ میرے لئے ان کھیتوں میں ہریالی کی مسکراہٹ پیدا کرنے والا کون ہے؟ میرے سجدہ کرنے کے لائق ذات کون ہے؟ کہ جس کو میں لاشریک مانوں ...... جس کو میں مالک مانوں ... جس کو میں کائنات کی ہر ہر شے کو جان دینے والا جانوں ... جس ذات کو میں علم دینے والا مانوں ... تو خالق کائنات نے انسان کے ذہن میں پیدا ہونے والے ان سارے سوالوں کا جواب اپنے کلام لاریب کی اس پاک آیت مقدسہ میں بیان فرمادیا ... کہ اپنے ذہن میں طرح طرح کے سوالوں کو جنم دینے والے انسان ... جان جاؤ ...... کہ میں ہی مالک ہوں اس کا جو کچھ زمین کی پستیوں میں ہے اور جو کچھ آسمان کی بلندیوں میں ہے ...... اور ان سب کے علاوہ تیرا بھی یہی حق ہے کہ میری بندگی کر ...... بندگی کا مرتبہ سیکھو ...... زندگی کا سلیقہ سیکھو ...... اور صرف میری ہی عبادت کرو کیونکہ میرے سوا کوئی عبادت کے لائق ذات نہیں ہے ...... زمینوں اور آسمانوں کی ہر چیز میری ہی بندگی کرتی ہے

تلاوت قرآن پاک

دنیا کے تمام ممالک میں سب سے زیادہ چھپنے والی کتاب ...... قرآن پاک ہے ...... قرآن کا دنیا کے پریس پر قبضہ ہے ... تو حضور صاحب قرآن ﷺ کا دو عالم میں بسنے والوں کے دلوں پر قبضہ ہے ... جو کتاب الٰہی یعنی قرآن کو دل میں بساتا ہے اس کیلئے محبت صاحب قرآن کو پہلے اپنے دل میں بسانا اولین درجہ رکھتی ہے ...... کیونکہ ہے یہ کتاب پاک بھی قرآن اور جس ذات پاک ﷺ کے قلب اطہر پر نازل

ہوئی وہ ذات پاک بھی بولتا ہوا قرآن ہے ... فرق یہ ہے...... کہ!

یہ قرآن غفار والا ...... نبی قرآن اقرار والا

یہ قرآن جبار والا نبی قرآن گلزار والا

یہ قرآن اسرار والا نبی قرآن بہار والا

یہ قرآن رحمٰن والا نبی قرآن فرمان والا

یہ قرآن مہربان والا نبی قرآن رحمان والا

یہ قرآن ذکر والا نبی قرآن بدر والا

یہ قرآن راز والا نبی قرآن انداز والا

یہ قرآن اعزاز والا نبی قرآن نماز والا

یہ قرآن رب کریم والا نبی قرآن خلق عظیم والا

یہ قرآن تلاوت والا نبی قرآن شفاعت والا

یہ قرآن راحت والا نبی قرآن عبادت والا

یہ قرآن عزت والا نبی قرآن بصارت والا

یہ قرآن عظمت والا نبی قرآن رفعت والا

یہ قرآن محبت والا نبی قرآن رحمت والا

یہ قرآن تفسیر والا نبی قرآن تاثیر والا

یہ قرآن پاک جو عظمتوں اور رفعتوں کی حامل کتاب ہے...... جس کا ایک ایک حرف قلوب واذہان کی کھیتیوں میں ہریالی بکھیرتا ہے...... اس پاک اور عظمت کی حامل کتاب لاریب کی تلاوت مقدسہ کا شرف حاصل کرنے کیلئے میں درخواست گزار

ہوں...... ملک کے بے حد ممتاز...... صاحب اعزاز قاری...... میری مراد...... زینت القراء نجم القراء...... محترم المقام قاری...... قرآن کو رموز قرأت و تجوید سے خوبصورتی دینے والے قاری...... محترم قاری محمد خادم بلال مجددی صاحب ہیں

تو میں الفاظ کی طوالت کا جال بچھائے بغیر درخواست کرتا ہوں...... محترم قبلہ قاری محمد خادم بلال مجددی صاحب سے کہ وہ تشریف لائیں...... اور اپنی پیاری اور میٹھی سی آواز میں...... مٹھاس سے لبریز...... قرآن پاک کی تلاوت مقدسہ کرنے کا شرف حاصل کریں...... آپ تمام سامعین حضرات سے گذارش کروں گا کہ ایک محبت بھرا نعرہ قرآن کی عظمت و شان کے نام بلند کریں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ

قابل عزت سامعین کرام!

ہم تو در حضور ﷺ کے منگتے ہیں...... اور ہماری اوقات تو یہ ہے...... کہ!

منگتے ہیں کرم ان کا سدا مانگ رہے ہیں
دن رات مدینے کی دعا مانگ رہے ہیں
ہر نعمت کونین ہے دامن میں ہمارے
ہم صدقہ محبوب خدا ﷺ مانگ رہے ہیں
یوں کھو گئے سرکار کے الطاف و کرم میں
یہ بھی تو نہیں ہوش کہ کیا مانگ رہے ہیں

سرکار ﷺ کا صدقہ مرے سرکار ﷺ کا صدقہ
محتاج و غنی شاہ و گدا مانگ رہے ہیں
دامانِ عمل میں کوئی نیکی نہیں خالدؔ
بس نعت محمد ﷺ کا صلہ مانگ رہے ہیں

جناب بندہ!

حضور سرور کائنات ﷺ کے غلام...... حضور ﷺ کے نام لیوا...... حضور سرور کائنات ﷺ کے نام کے دیوانے...... سردار دو جہاں ﷺ کا نام پاک سن کر جھومنے والے مستانے...... حضور ﷺ کے پاک شہر مدینہ طیبہ کے سگ اور دیوانے اور منگتے کہلانے پہ ناز و فخر کرتے ہیں...... کیونکہ!

سرکار ﷺ کا مدینہ ...... جہاں اخلاص و محبت کی دولت ملتی ہے
سرکار ﷺ کا مدینہ ...... جہاں عشق کے انمول انداز ملتے ہیں
والئ طیبہ ﷺ کا مدینہ ...... جہاں سننے والوں کو درود و سلام کی شیرینی ملتی ہے
سرکار دو جہاں ﷺ کا مدینہ ...... جہاں اللہ کی رحمت اپنے بندوں کے قریب ہوتی ہے
سرور کائنات ﷺ کا مدینہ ...... جہاں خطائیں مٹا کر مغفرت کی سند ملتی ہے
سرکار دو عالم ﷺ کا مدینہ ...... جہاں قلب و جاں کو راحت و سکون ملتا ہے
سرکار مدینہ ﷺ کا مدینہ ...... جہاں عاصیوں پہ رحمت کے بادل سایہ فگن ہوتے ہیں
سرکار دو جہاں ﷺ کا مدینہ ...... جہاں اعمال کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے

محترم المقام سامعین کرام!

آج کی اس عظیم الشان بزم ذکر رسول ﷺ میں شرف نعت حاصل کرنے کیلئے ہمارے پاس وطن عزیز کے...... پیکر سوز و گداز نگینے تشریف فرما ہیں...... انہی خوبصورت نگینوں میں سے آپ حضرات کے سامنے ایک نگینے کو مدینہ اور والئی مدینہ ﷺ کی صفت و ثناء پیش کرنے کیلئے دعوت دینا چاہوں گا... میری مراد...... رموز سخن سے آگاہ ثناء خوان محترم جناب حسان احمد ہمدانی صاحب ہیں...... تو میں حسان ہمدانی صاحب سے گزارش کروں گا...... کہ وہ تشریف لائیں اور اپنے سوز بانٹنے والے انداز میں حضور سرور کائنات ﷺ کے دربار بے مثال میں ہدیہ نعت پیش فرمائیں

تو تشریف لاتے ہیں ہمارے آج کی محفل کے نامور ثنا خوان محترم جناب حسان احمد ہمدانی صاحب...... آپ تمام حضرات اپنے بھر پور ذوق اور شوق کا دامن بلند کرتے ہوئے ایک نعرہ بلند فرمائیں

نعرہ تکبیر... نعرہ رسالت... محفل ذکر رسول عربی ﷺ

محترم سامعین!

قسمت کا سکندر وہ ہے جو غلام مصطفیٰ ﷺ ہے...... بخت کا قلندر وہ ہے جو غلام مصطفیٰ ﷺ ہے...... معرفت کا سمندر وہ ہے جو غلام مصطفیٰ ﷺ ہے...... اخلاص کا گوہر وہ ہے جو غلام مصطفیٰ ﷺ ہے...... سخاوت کا پیکر وہ ہے جو غلام مصطفیٰ ﷺ ہے...... اخلاق کا ثمر وہ ہے جو غلام مصطفیٰ ﷺ ہے...... ایک مرتبہ عشاق کے اجتماع میں کسی نہ کسی محبوب کی زلف کے اسیر اپنے اپنے آقاؤں کا ذکر بڑی دل جمی سے کر رہے تھے...... غلاموں میں اپنے اپنے آقا کی تعریف اور صفات بیان کرنے میں یوں

تکرار ہو رہا تھا...... کہ!

ایک کہتا ہے میرا آقا ...... کوئی جفا کرے تو اس کے بدلے وفا دیتا ہے

دوسرا کہتا ہے میرا آقا ...... بچھڑے ہوؤں کو آپس میں ملا دیتا ہے

تیسرا کہتا ہے میرا آقا ...... ہر سائل کو اس کی طلب سے سوا دیتا ہے

چوتھا کہتا ہے میرا آقا ...... سائل کو خود جا کے نواز نے کیلئے صدا دیتا ہے

پانچواں کہتا ہے میرا آقا ...... بھٹکے کو اس کی منزل کا پتہ دیتا ہے

چھٹا کہتا ہے میرا آقا ...... اگر کوئی لاچار بیمار آئے تو اس کو دوا دیتا ہے

ساتواں کہتا ہے میرا آقا ...... اگر کوئی پریشان آئے تو اس کو دعا دیتا ہے

آٹھواں کہتا ہے میرا آقا ...... احسان کے بدلے میں اچھی جزا دیتا ہے

نواں کہتا ہے میرا آقا ...... بے سہاروں غم کے ماروں کو حوصلہ دیتا ہے

دسواں کہتا ہے میرا آقا ...... دشمن کو بھی اچھے اخلاق سے بہتر صلہ دیتا ہے

لیکن ان سب کا اپنے اپنے آقاؤں کی تعریف اور صفات بیان کرنا ایک طرف مگر جب باری آئی ان میں کھڑے حضور سرور کائنات، فخر موجودات، باعث تخلیق کائنات محمد مصطفی ﷺ کے غلام ...... یعنی غلام مصطفی ﷺ کی تو وہ اپنے آقا ﷺ پر درود و سلام پڑھتا ہوا بولا کہ میرے آقا ﷺ کی تعریف سب سے بڑی یہ ہے کہ میرے آقا ﷺ اپنے ماننے والوں...... اپنے دیوانوں...... اپنے غلاموں...... اپنے نام لیواؤں...... اپنے نام پہ مر مٹنے والوں کو خدا سے ملا دیتے ہیں...... اصل میں غلامی کیا ہے؟

دیکھو اس دنیا میں کوئی کسی نہ کسی کا غلام ضرور ہے...... جس طرح سایہ جسم کا غلام ہے...... کمزور طاقتور کا غلام ہے...... نشئی افیون کا غلام ہے...... مزدور تاجر کا غلام ہے...... غریب امیر کا غلام ہے...... عورت زر کی غلام ہے...... دوست اچھے دوست کا غلام ہے...... کوئی دنیا میں شہرت کا غلام ہے...... کوئی حیات کا غلام ہے...... کوئی حیات و موت کا غلام ہے...... بلبل پھول کا غلام ہے...... گہر صدف کا غلام ہے...... کوئی وطن کا غلام ہے...... اور کوئی حسن کا غلام ہے...... کوئی اپنے خوشی کے لمحات کا غلام ہے...... اور کوئی برادری اور ذات کا غلام ہے...... لیکن ان سب کی غلامی اپنی اپنی جگہ ...... مگر سب سے عزت والا وہ غلام ہے جو محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات پاک کا غلام ہے ...... اور یہ بھی یاد رہے کہ جنت غلام مصطفیٰ ﷺ کیلئے اللہ ﷻ کی طرف سے ایک خاص انعام ہے اور سید ناصر حسین ناصؔر چشتی صاحب نے کیا خوب لکھا ہے...... کہ!

یارسول اللہ ﷺ

ترے شہر اندر نیلامی قبول اے
سانوں اے درد دوامی قبول اے
اساں تختاں تے تاجاں نوں کیہ کرناں ناصؔر
سانوں نبی دی غلامی قبول اے

کیونکہ! یہ حقیقت ہے...... کہ!

جو محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلام ہوتے ہیں
وہ حقیقت میں زمانے بھر کے امام ہوتے ہیں

قابل قدر سامعین کرام!

حضور تاجدار مدینہ، سرور قلب وسینہ، محمد مصطفی ﷺ کے دربار گوہر بار میں اب ہدیہ نعت پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنے والے ہمارے مہمان ثناء خوان اسٹیج پر تشریف لا چکے ہیں...... ایک بااخلاق اور میٹھی آواز اور خوبصورت انداز والے ثنا خوان ریڈیو، ٹیلی ویژن سے ایک جانی پہچانی آواز کے مالک ثنا خوان...... میری مراد، نعت خیر الانام ﷺ کو خوش اسلوبی سے ادا کرنے والے محترم ثنا خوان سرکار ﷺ...... جناب محترم ظہور احمد نقشبندی صاحب ہیں...... تو میں عرض کرتا ہوں کہ وہ تشریف لائیں اور حضور سرور کائنات ﷺ کے غلاموں کو نعت شریف سنائیں تو تشریف لاتے ہیں

محترم ظہور احمد نقشبندی صاحب

محترم سامعین کرام!

ابھی ابھی آپ حضرات کے سامنے محترم جناب ظہور احمد نقشبندی صاحب پیارے آقا ﷺ کی نعت شریف پیش کرنے کا شرف حاصل کر رہے تھے...... واہ کیا محبت کے خاکوں میں خلوص وعقیدت کا رنگ بھر رہے تھے...... ہمارے محترم مہمان ثناء خوان کا پڑھا ہوا سارا نعتیہ کلام حضور سرور کائنات ﷺ کی آمد پاک کے حوالے سے تھا ...... تو میں اس حسین لگن اور قابل دید ذوق کی تائید میں یوں کہوں گا...... کہ!

اج کملی والا آیا اے
جس گھر گھر چانن لایا اے
مکے وچہ آیا نور نور
کسری دے کنگرے چور چور
ہویا کفر اندھیرا دور دور
بتاں وی سیس نوایا اے

اج کملی والا آیا اے

پے کہندے پتھر بول بول
اج آیا عربی ڈھول ڈھول
وساں گے دکھڑے پھول پھول
گھر آمنہ مائی جایا اے

اج ﷺ کملی والا آیا اے

نبیاں دا آیا پیر پیر
انگلی دے مارے تیر تیر
چن ٹکڑے کر ویکھایا اے
سورج وی موڑ ویکھایا اے

اج کملی والا آیا اے

سب مرسل بلے بلے نیں
سوہنے تو سارے تھلے نیں
چلے عرش تے کلے کلے نیں
حوراں وی جشن منایا اے

اج کملی والا آیا اے

چہرے تے پردہ میم میم
مازاغ دا سرمہ نیم نیم
میں صدقے اس توں جاں کلیم
جس کملی ہیٹھ چھپایا اے

اج کملی والا آیا اے

اور پیر سید نصیر الدین نصیرؔ شاہ صاحب فرماتے ہیں...... کہ!

راستے صاف بتاتے ہیں کہ آپ آتے ہیں
لوگ محفل کو سجاتے ہیں کہ آپ آتے ہیں
اہل دل گیت یہ گاتے ہیں کہ آپ آتے ہیں
آنکھ رہ رہ کے اٹھاتے ہیں کہ آپ آتے ہیں
کہکشاں ، راہگزر ، چاند ستارے ذرّے
سب چمک کہ یہ دکھاتے ہیں کہ آپ آتے ہیں
اپنے شہکار پہ خلاّق دو عالم کو ہے ناز
انبیاء جھومتے جاتے ہیں کہ آپ آتے ہیں
اہل ایماں کے لبوں پر ہے درود و سلام
یوم میلاد مناتے ہیں کہ آپ آتے ہیں

محترم سامعین!

اب سرور کائنات ﷺ کے چہرہ حسین کا ذکر کرنے کیلئے...... حضور ﷺ کی آنکھوں میں سجے ماذاغ کے سرمے کا تذکرہ چھیڑنے کیلئے تصور ہی تصور میں...... سوئے مدینہ طیبہ پہچانے کیلئے پاکستان کے معروف ثناخوان تشریف لاتے ہیں...... میری مراد! بہترین آواز اور خوبصورت انداز کے حامل ثناخوان محترم القام جناب منظور الکونین صاحب ہیں...... میں نہایت ادب سے گزارش کرتا ہوں آج کی اس عظیم الشان، روحانی، ایمانی، ادبی، علمی بزم ذکر رسول ﷺ کے ہر دلعزیز ثناخوان ......ثناءخوانوں میں ایک نفیس ثناخوان محترم جناب منظور الکونین صاحب سے کہ وہ تشریف لائیں...... والئی کونین، سید کونین، سرور کونین، زینت کونین ﷺ کی نعت شریف پیش فرمائیں۔

اور آپ حضرات درود و سلام کا ورد کرتے ہوئے...... مسکراتے اور جھومتے ہوئے......ایک محبت کا ترجمان نعرہ بلند فرمائیں

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......محفل ذکر سرکار ﷺ

قابل قدر، سامعین کرام!

وہ مکی نبی وہ مدنی نبی ...... یہ شان رفعت کیا کہنے
وہ نور مجسم وہ شفیع معظم ...... یہ شان رفعت کیا کہنے
وہ بدر الدجیٰ وہ شمس الضحیٰ ...... یہ شان رفعت کیا کہنے
وہ مرتضیٰ وہ مصطفےٰ ...... یہ شان رفعت کیا کہنے
وہ مجتبیٰ وہ مشکل کشاء ...... یہ شان رفعت کیا کہنے
وہ ختم رسل وہ مختار کل ...... یہ شان رفعت کیا کہنے
وہ نور خدا وہ صدر العلی ...... یہ شان رفعت کیا کہنے
وہ فصیح و بلیغ و خطیب امم ...... یہ شان رفعت کیا کہنے
وہ بحر جودو سخا وہ خیر الوریٰ ...... یہ شان رفعت کیا کہنے
وہ تاجدار حرم وہ شہر یار ارم ...... یہ شان رفعت کیا کہنے
وہ رحمت دو جہاں وہ راحت قلب و جاں ...... یہ شان رفعت کیا کہنے
وہ ابر لطف و عطا وہ سرور انبیاء ...... یہ شان رفعت کیا کہنے
وہ صدر مکرم وہ نور مقدم ...... یہ شان رفعت کیا کہنے
وہ نبی اعظم وہ وارث اعظم ...... یہ شان رفعت کیا کہنے
وہ نور شمس و قمر وہ صادق و معتبر ...... یہ شان رفعت کیا کہنے

اور قرآن گواہ ہے...... کہ!

حرف ماینطق ہے شاہ کی گفتار کی بات
مارمیت ہے ید احمد مختار کی بات
ہے نظر آپکی ماذاغ تو لب ہیں یوحیٰ
اور واللیل ہے زلف شہ ابرار کی بات
کہہ کے والشمس بیاں آپ کے چہرے کا ہوا
اور لا اُقسم ہے قریہء سرکار کی بات
انکے اخلاق کی تفصیل ہے قرآن حکیم
آیت آیت میں نظر آتی ہے سرکار کی بات
اور تو کوئی عمل پاس نہیں ہے نازشؔ
نعت لکھوا کے بناتے ہیں گنہگار کی بات

لائق صد احترام، سامعین کرام!

اس پر وقار...... پر بہار، دلبہار، بزم دلدار، محفل پاک کے ذوق کو حقیقتوں اور محبتوں کی بلندیوں پر لیجانے کیلئے میں عرض کروں گا...... اس عظیم الشان محفل پاک میں تشریف لائے ہوئے ہمارے ہر دلعزیز مہمان ثناء خوان...... میری مراد محترم جناب خالد حسنین خالد صاحب ہیں...... میں گزارش کرتا ہوں اپنے مہمان مکرم سے کہ وہ تشریف لائیں اور حضور سرور کائنات ﷺ کی مدح سرائی فرمائیں...... اور تمام حضور کے غلاموں سے گزارش ہے کہ اپنے ذوق اور محبت ولگن کا اظہار فرمائیں اور محفل کی وجد آفریں ساعتوں کو ذوق دوبالا بخشیں...... یعنی محبتوں اور عقیدتوں کا

ترجمان ایک بلند نعرہ لگائیں تا کہ آپ کی لگن اور ذوق کی پیروی کرتے ہوئے...... محترم جناب خالد حسنین خالد صاحب ہدیہ نعت پیش فرمائیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل ذکر نبی ﷺ

قابل صد احترام سامعین کرام!

اگر قرآن و حدیث کی نظر سے مقام مصطفیٰ ﷺ کو دیکھا جائے تو انسان برملا یہ کہنے پر اور تہہ دل سے ماننے پر مجبور ہوتا ہے...... کہ!

آفتاب کی نور افشانیاں ...... میرے حضور کا صدقہ ہیں
کلیوں کی تبسم آرائیاں ...... میرے حضور کا صدقہ ہیں
ماہتاب کی ضیاء باریاں ...... نُورٌ علیٰ نُورٌ کا صدقہ ہیں
پھولوں کی مہکی رعنائیاں ...... نُورٌ علیٰ نُورٌ کا صدقہ ہیں
شگفتہ غنچوں کی کیاریاں ...... میرے سرکار کا صدقہ ہیں
مہکتے گلوں کی گلکاریاں ...... میرے سرکار کا صدقہ ہیں
دریاؤں میں روانیاں ...... مکی مدنی لجپال کا صدقہ ہیں
قلزم میں جولانیاں ...... مکی مدنی لجپال کا صدقہ ہیں
آبشاروں میں ترنم ...... نور مجسم کا صدقہ ہیں
فضاؤں میں تبسم ...... نور مجسم کا صدقہ ہیں
یہ سب چلتی ہوائیں ...... محبوب خدا کا صدقہ ہیں
یہ حسیں معطر فضائیں ...... محبوب خدا کا صدقہ ہیں
یہ خوبصورت گلاب کی مہک ...... امام الانبیاء کا صدقہ ہیں
یہ خوبصورت کلیوں کی لہک ...... امام الانبیاء کا صدقہ ہیں

کیونکہ!

باغ دنیا کو بسانے کیلئے آپ آئے
گلشن دل کو سجانے کیلئے آپ آئے
درد دنیا کا بٹانے کیلئے آپ آئے
غم کی شاموں کو مٹانے کیلئے آپ آئے

محترم سامعین!

اب میرا ذوق نعت سرکار دو عالم ﷺ سننے کو بے تاب ہے اور یقیناً آپ سب سامعین بھی کسی پیارے سے حضور ﷺ کے ثناء خوان سے نعت نبی سن کر اپنی محبت کی کھیتی کو آباد کرنا چاہتے ہیں......تو آپ سب حضرات کے سامنے نعت سرور کونین ﷺ پڑھنے والے معروف ومقبول ثناء خوان......ایک انتہائی بااخلاق اور نفیس ثناء خوان......میری مراد پاکستان اور بیرون پاکستان اپنے اچھے انداز اور خوبصورت آواز سے شہرت اور عزت پانے والے ثناء خوان محترم ضیاء الرحمٰن بیگ صاحب ہیں......تو میں بڑے خلوص اور انتہائی محبت کے پھول راہوں میں نچھاور کرتے ہوئے گزارش کرتا ہوں آج کی اس عظیم الشان بزم ذکر رسول عربی ﷺ میں تشریف فرما......اپنے معزز اور مکرم ثنا خوان محترم محمد ضیا الرحمٰن بیگ صاحب سے کہ وہ تشریف لائیں اور سرکار کائنات، روح کائنات، جان کائنات ﷺ کے دربار گوہر بار میں ہدیہ نعت پیش فرمائیں......اور آپ حضرات اپنے ذوق وشوق کا تراز و بلند کرتے ہوئے ایک وجد آفریں نعرہ بلند کریں۔

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ

قابل عزت سامعین!

آپ حضرات نے ملاحظہ کیا کہ جناب محترم ضیاء الرحمٰن بیگ صاحب نعت سرکار دو عالم ﷺ پیش کر رہے تھے...... ایک حسین اور روحانی سرور جھوم جھوم کر یا رسو اللہ، یا رسول اللہ، پکارنے والوں کے لب چوم رہا تھا...... کیونکہ کائنات میں ہر سو سرکار دو جہاں ﷺ کا نام پکارنے والے...... لمحہ بہ لمحہ...... ساعت بہ ساعت ...... خوش اور آباد و شاد ہیں...... اور یہ بات بھی اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ سرکار دو جہاں ﷺ کا نام پاک ہم آپ ﷺ کے غلام ہی نہیں پکارتے ...... بلکہ!

عرشی بھی پکارے ہیں فرشی بھی پکارے ہیں
سرکار ہمارے ہیں سرکار ہمارے ہیں
آپ کے تبسم کے فیض یاب یہ لگتے ہیں
آسمان کے دامن میں جتنے بھی ستارے ہیں
طیبہ کی ہوا نے ہی چین دل کو بخشا ہے
طیبہ کی ہوا نے ہی گلستان سنوارے ہیں

اس لئے...... کیونکہ!

کوثر کے جام کی زینت ...... نام محمد ﷺ
ہم صبح و شام کی زینت ...... نام محمد ﷺ
حوران جنت کی جبیں کی زینت ...... نام محمد ﷺ
ہر قلب حسیں کی زینت ...... نام محمد ﷺ
سدرہ کی بلندی کی زینت ...... نام محمد ﷺ

پانچوں وقت اذان کی زینت ...... نام محمد ﷺ
ایک آیت قرآن ہی نہیں بلکہ قرآن کی زینت ...... نام محمد ﷺ
قاری کی تلاوت کی زینت ...... نام محمد ﷺ
عابد کی عبادت کی زینت ...... نام محمد ﷺ
ہر چمن کی بہار کی زینت ...... نام محمد ﷺ
ہر گل اور گلزار کی زینت ...... نام محمد ﷺ
اس سارے سنسار کی زینت ...... نام محمد ﷺ
مجاہد کی للکار کی زینت ...... نام محمد ﷺ
حیدر کی تلوار کی زینت ...... نام محمد ﷺ
مقرر کی تقریر کی زینت ...... نام محمد ﷺ
محرر کی تحریر ک زینت ...... نام محمد ﷺ
مفسر کی تفسیر کی زینت ...... نام محمد ﷺ
قلمکار کے شہکار کی زینت ...... نام محمد ﷺ

قابل عزت سامعین کرام!

فکری......ادبی......روحانی......ایمانی......ذوق دینے والی آج کی اس ......پر وقار......اور پر بہار......بزم ذکر رسول ﷺ......میں سرکار دوجہاں، مختار دوجہاں، مالک دوجہاں ﷺ......کی نعت پاک پیش کرنے کیلئے ہمارے پاس تشریف لائے ہوئے ہمارے ایک......انتہائی قابل قدر ثناخوان موجود ہیں......ایک ایسے ثناخوان کہ جنہوں نے عرصہ دراز سے......پھول کی مانند ننھے منے بچوں......یعنی

حضورﷺ کے غلاموں کو ہدیہ نعت شریف سکھانے کا ایک اہم کار خیر سرانجام دیا......
نعت سرور کائناتﷺ کی خدمت کرنے کیلئے ہمارے آج کی مبارک نشست کے ثنا خوان بھائی نے ایک نعت اکیڈمی بنا کر...... بے شمار شمع رسول کے پروانوں کو حضور ﷺ کی بے حد محبت میں...... یا رسول اللہ...... یا رسول اللہ...... کی صدائیں بلند کرتے ہوئے...... نعت رسول مقبولﷺ کا جذبہ دیا...... میری مراد...... خادم بزم نعت...... واقف رموز نعت...... محترم المقام...... قابل صد احترام جناب محمد فیض قادری صاحب ہیں...... جن کا ماشاءاللہ خود اپنا انداز اور آواز بھی بے مثال ہے......
اور آپ کی مجلس میں بیٹھ کر نعت پاک سیکھنے والے ثنا خوان بچوں کے بھی کیا کہنے ہیں ...... تو آپ حضرات کو یاد مدینہ دلانے کیلئے...... تصور کی دنیا میں سوئے مدینہ لیجانے کیلئے...... اور اپنے منفرد انداز میں نعت رسول عربیﷺ سنانے کیلئے...... تشریف لاتے ہیں...... محترم جناب محمد فیض قادری صاحب آف (لاہور)

سامعین!

آپ حضرات کے سامنے نعت سرور کائناتﷺ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے تھے ہمارے محترم ثنا خوان بھائی...... جناب محمد فیض قادری صاحب اپنی حاضری کے دوران نعتیہ کلام کی صورت میں...... حضور سرور کائناتﷺ...... کے بے مثل اور باکمال ہونے کا ذکر رہے تھے...... اگر غور کیا جائے تو پتا چلتا ہے کہ...... آج دنیا میں...... ہر گھڑی میں...... سید دو جہاںﷺ کا ذکر کیا جا رہا ہے...... اور خود قرآن بھی سرور کونینﷺ کی عظمت...... عزت...... شوکت...... اور رفعت کے بارے میں مدح سرا ہے۔

قرآن پاک میں!

الم نشرح لك صدراك	آپ ﷺ کے سینہ بے کینہ کا مقام ہے
وانك لعلى خلق عظيم	آپ ﷺ کے پیارے اخلاق کا مقام ہے
وازواجه امها تهم	آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کا مقام ہے
كنتم خير امّةٍ	آپ ﷺ کی بہتر اُمت کا مقام ہے
ليذهب عنكم الرجس اهل البيت	آپ ﷺ کی اہلبیت اطہار کا مقام ہے
ان الدين عند الله الا سلام	آپ ﷺ کے لائے ہوئے دین کا مقام ہے
ذلك الكتٰب لاريب فيه	آپ ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب کا مقام ہے
رضى الله عنهم ورضوعنه	آپ ﷺ کے پیارے صحابہ کرام کا مقام ہے
ماذاغ البصر وما طغى	آپ ﷺ کی نگاہ باکمال کا مقام ہے
ورتل القرآن ترتيلا	آپ ﷺ کی تلاوت باحلاوت کا مقام ہے
والله يعصمك من الناس	آپ ﷺ کی عصمت پاک کا مقام ہے
ماينطق عن الهوىٰ	آپ ﷺ کی گفتار پُر بہار کا مقام ہے
والليل اذا سجى	آپ ﷺ کی زلف عنبرین کا مقام ہے
قل اُذن خير لكم	آپ ﷺ کے گوش باہوش کا مقام ہے
ملت ابيكم ابراهيم	آپ ﷺ کی قیادت میں چلنے والی ملت کا مقام ہے

محترم سامعین!

جس مبارک اور عظمت والی ذات پاک کی شان وعظمت ورفعت ......

قرآن اتنی وضاحت اور فصاحت سے بیان کر رہا ہو...... اس پاک محبوب ﷺ کے

تمام غلاموں کا پھر کیوں نہیں حق بنتا کہ وہ...... غلامانہ اور دیوانہ وار یوں کہیں ...... کہ!

اپنے محبوب کا اس طرح سجایا چہرہ
پھر نہ خالق نے کوئی ایسا بنایا چہرہ
لب پہ کھل جائیں گے نعتوں کے گلستان کتنے
جب وہ تربت میں نظر آئے گا چمکتا چہرہ
پوچھا جبریل سے آقا نے کہ ہم کیسے ہیں
عرض کی دیکھا نہیں ایسا دمکتا چہرہ
دیکھنا چاہے جو چہرہ رسول عربی
دیکھے قرآن سے کوئی ان کا جھلکتا چہرہ
مان لیتا تھا وہ ناصرؔ کہ خدا ہے کوئی
دیکھ لیتا جو شہِ ارض و سما کا چہرہ

قابل قدر سامعین کرام!

اب آپ سامعین حضرات کے سامنے ایک خطیب تشریف لا رہے ہیں......
جنہوں نے نہ صرف اپنے ملک...... ملک پاکستان میں بلکہ بیرون پاکستان اور دیار غیر میں بھی...... مسلک حق کی ترجمانی کی ...... اور وہ پاکستان کے ممتاز اور نامور خطیب عالم دین ...... خطیب پاکستان بلکہ فخر پاکستان ...... مبلغ یورپ محترم المقام جناب عبدالوحید ربانی صاحب ہیں...... حضرت علامہ عبدالوحید ربانی صاحب کے خطاب کا یہ ایک خاصہ ہے کہ...... دوران تقریر...... اچھے اچھے ...... سلجھے سلجھے ...... نکھرے نکھرے ...... پیارے پیارے...... محبت رسول ﷺ سے مزین الفاظ سننے کو ملتے ہیں...... قبلہ

حضرت صاحب...... الفاظ حسیں سے اپنا انداز دلنشیں ملا کر اپنی تقریر کو اس طرح...... حضور ﷺ کے ذکر کی بزم میں حضور ﷺ کے غلاموں کی نظر کرتے ہیں...... کہ تقریر سنتے ہی...... حضور ﷺ کے غلام...... یا رسول اللہ...... یا رسول اللہ کی صدائیں بلند کرتے ہیں...... تو تشریف لاتے ہیں...... محترم جناب عبدالوحید ربانی صاحب آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ آج کی محفل پاک کا صدقہ ہمارا خاتمہ خیر پر فرمائے اور سرور کونین ﷺ کی شفاعت بروز قیامت عطا فرمائے...... آمین

نقابت نمبر-8

نَحمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُولِہِ الۡکَرِیۡم

اَمَّا بَعۡدُ

فَاَعُوذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

قَدجَآءَ کُم مِنَ اللّٰہِ نُورٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِینٌ٥

صدق اللّٰہ العظیم

واحسن منک لم ترقط عینی

واجمل منک لم تلدالنّسآء

خلقت مبراءً من کل عیب

کانک قد خلقت کما تشآءُ

لائق صد احترام......سامعین کرام!

آپ سب حضرات کو آج کی یہ روحانی اور دلوں کو سکون و راحت بخشنے والی گھڑیاں مبارک ہوں......آپ تمام حضرات صد مبارک باد کے حقدار ہیں......اس لئے کہ آج کے اس مصروف ترین دور جدید میں بھی......آپ تمام حضرات......اپنی مصروفیات کی قربانی......محفل ذکر رسول ﷺ میں چند گھڑیاں بیٹھنے کیلئے دے کر......لب پر درود و سلام کے نغمے سجائے......محفل پاک کے روح پرور مناظر کو اپنی آنکھوں کی زینت بنائے بیٹھے ہیں......اللہ عزوجل یہ آپ حضرات کا خلوص اور محبت قبول فرمائے......اور دامن مصطفیٰ ﷺ سے وابستگی میں مضبوطی اور استقامت عطا فرمائے......آمین۔

حمدیہ کلام

اے حاکموں کے حاکم ، حاکم ہے نام تیرا
جاری ہے حکم سب پر ہر صبح و شام تیرا
گلشن میں بیل بوٹے کرتے ہیں یاد تیری
ہر شاخ گل پہ بلبل لیتی ہے نام تیرا
تیری ثناء بھی ہم سے ہوتی نہیں ادا ہے
تخلیق پہ میری یارب روشن ہے کام تیرا

خالق کائنات نے کلام ریب میں ارشاد فرمایا ہے:

الله لا اله الا هو الحی القیوم

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور وہی حی القیوم ہے۔

محترم سامعین!

قرآن پاک کی اس آیت مقدسہ...... سے اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ...... جانداروں اور نظام ہستی کو زندہ رکھنے والا...... اور قائم رہنے والا...... لازوال...... عبادت کے لائق...... خالق کائنات ہی ہے...... صبح ازل کی جلوہ فرمائیوں کا مالک...... وہی خالق حقیقی ہے...... اور ملائکہ اور ارواح ہر جاندار کے پیدا کرنے والی ذات...... اللہ جل جلالہ ہی کی وحدہٗ لاشریک ذات پاک ہے...... اس زمین و آسمان کی بناوٹ...... مکان و زمان کی حدود...... اور کائنات ارضی پر انسان کی زندگی کے شب و روز...... اس حاکم لازوال کی قدرت کی نشانیاں ہیں...... یہ لیل و نہار کی گردشیں...... اور ہوا و فضا کی سرسراہٹ بھی اپنے مالک حقیقی کی قدرت کاملہ کا بے مثال شہکار ہیں۔

تلاوت قرآن پاک

محترم سامعین!

جہاں بھی عالم اسلام میں کوئی مذہبی بزم بجتی ہے...... جہاں بھی سکون قلب کی بہاریں لوٹنے کا اہتمام کیا جاتا ہے...... تو ہر بزم...... ہر محفل...... ہر مبارک نشست...... ہر مذہبی جلسے...... ہر دینی ریلی...... کی ابتدا...... خالق کائنات...... مصور کائنات...... حاکم کائنات...... کے دلوں کو راحت وسکون بخشنے والے پاک کلام سے یعنی تلاوت قرآن سے ہوتی ہے...... کیونکہ! یہ حقیقت ہے کہ!

دلوں کو سکون دینے والی کتاب ...... قرآن مجید ہے

باطن کو روشن کرنے والی کتاب ...... قرآن مجید ہے

سابقین کی خبر دینے والی کتاب ...... قرآن مجید ہے

خالق کی نعمتوں کا ذکر کرنے والی کتاب ...... قرآن مجید ہے

سابقہ کتب سماوی کی ترجمانی کرنے والی کتاب ...... قرآن مجید ہے

بے ایمان کو دولت ایمانی دینے والی کتاب ...... قرآن مجید ہے

کائنات کی تخلیق کا پتہ دینے والی کتاب ...... قرآن مجید ہے

ہر طرح کے کفر وفسق کو مٹا دینے والی کتاب ...... قرآن مجید ہے

حالات انبیاء کی ترجمان کتاب...... قرآن مجید ہے

اعلیٰ صفات اور اعلیٰ بیان کتاب ...... قرآن مجید ہے

سامعین ذی وقار!

دلوں کو راحت اور قرار بخشنے والی کتاب...... تخلیق کائنات اور حالات سابقہ کی ترجمانی کرنے والی پاک ...... بے عیب اور لاریب کتاب کی تلاوت پاک کا شرف حاصل کرنے کیلئے ...... ہمارے پاس تشریف فرما ہیں ...... وطن عزیز کے عظیم قاری...... آیات قرآنی اور حروف قرآنی...... کو خوش اسلوبی سے ادا کرنے والے قاری میری مراد...... نفیس القراء محترم المقام قاری محمد رفیق نقشبندی صاحب ہیں ...... میں نہایت ادب اور محبت سے گذارش کرتا ہوں ...... اپنے معزز و مکرم مہمان ...... قاری قرآن ...... سے کہ وہ تشریف لائیں ...... اور اپنی پیاری پیاری ...... اور میٹھی میٹھی آواز میں تلاوت کلام پاک کرنے کا شرف حاصل کریں ...... اور آپ سامعین حضرات سے التماس ہے کہ ایک محبت اور خلوص وعقیدت کا ترجمان نعرہ لگا کر...... قبلہ محترم قاری محمد رفیق نقشبندی صاحب کا استقبال کریں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل ذکر مصطفیٰ ﷺ

سامعین کرام!

جنت کا راستہ ہے شریعت رسول کی
آئینہ خدا ہے حقیقت رسول کی

پڑھتا رہوں گا ان پہ لب گور سے درود
مر کر بھی جائے گی نہ محبت رسول کی

ایک ایک جرم کار کو میدان حشر میں
آ آ کے ڈھونڈ لے گی شفاعت رسول کی

اور شاعر نے ایک محبت بھرا لکھا ہوا پنجابی کلام بحضور سرور کائنات ﷺ یوں پیش کیا ہے کہ!......

قدرت دا قانون اٹل اے
رہی صرف حضور دی گل اے
اج کر لے جو کرناں ای نئیں تے
اج وی ہو جانی کل اے
نعت ادب نال سنیا کر توں
ایہہ نہ سمجھیں گل دی گل اے
اُوہنوں فیر دُھتکار نئیں پیندی
جس نوں لیناں سوہنے جھل اے
اُوہدی اکھ وچ اکو جے نیں
جھگی اے یا تاج محل اے
صرف حضور دا پکڑو وسیلہ
ہر مشکل دا اکو حل اے
لادے زندگی آپ دے ناویں
سو سالی اے یا بھاویں پل اے

قابل قدر سامعین!

آج کی اس پر وقار...... اور صدائے یا رسول اللہ ﷺ، یا رسول اللہ ﷺ سے مزین...... محفل پاک میں...... غلامان رسول ﷺ کی مہکتی روحوں پر کلمات محبت کی برساتیں کرنے اور گنبد خضریٰ کی ٹھنڈی ٹھنڈی...... راحت جسم و جاں...... ہواؤں کا حسین و نفیس تذکرہ چھیڑنے کیلئے...... ہمارے آج کی محفل پاک میں داتا کی نگری

کے ایک ممتاز ثناخوان رسول ﷺ تشریف فرما ہیں...... میں نہایت ادب وخلوص سے گزارش کرتا ہوں...... میری مراد...... سوز وگداز کے مصور ثنا خوان...... ثنا خوانوں میں اک گوہر ثنا خوان...... محترم المقام جناب محترم حافظ طارق نقشبندی صاحب ہیں ......تو جناب محترم حافظ طارق نقشبندی صاحب سے گزارش ہے...... کہ وہ تشریف لائیں......اور رُخسار جاناں...... گفتار جاناں...... زُلف جاناں...... کا ذکر اپنے حسین نعتیہ کلام کی صورت میں سرکار دوعالم ﷺ کے تمام غلاموں کو سنائیں...... آپ حضرات اپنے ذوق اور محبت نعت کا اظہار کرتے ہوئے......اپنے ذوق اور اپنی محبت رسول ﷺ کا ترجمان نعرہ لگائیں

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت...... محفل ذکر سرکار دوعالم ﷺ

جناب بندہ!

آپ تمام خوش نصیب حضرات کے سامنے...... محترم ثنا خوانِ رسول ﷺ ......حضور سرکار دوعالم ﷺ کی نعت پاک پڑھنے کی سعادت حاصل کر رہے تھے...... کیا ہی حسیں منظر تھا...... پر کیف اور روح پرور مناظر کا تصور حسیں قلوب واذہان کو دورانِ نعت...... ایک حسین نظارہ دے رہا تھا......اور اس گھڑی یہ حروف صدا زبان پر مچل رہے تھے...... کہ!

اس عاصی کو جب گنبدِ خضریٰ نظر آیا
محسوس ہوا عرش معلّٰی نظر آیا

طیبہ کو محبت کی نگاہوں سے جو دیکھا
واللہ یہ جنت کا محلہ نظر آیا

تھا نور محمد ﷺ ہی سر عرش معلّٰی

جبریل کو کئی بار جو تارا نظر آیا

حوروں نے کہا نوشہء خوبی مجھے ناظم

جب سر پہ مرے نعت کا سہرا نظر آیا

میرے لائق احترام......سامعین!

ابھی جو کلام آپ حضرات کے سامنے پیش کیا گیا......اس کلام میں ایک شعر جو سرکار دو عالم ﷺ کی نورانیت کا ترجمان ہے......یعنی

تھا نور محمد ﷺ ہی سر عرش معلّٰی

جبریل کو کئی بار جو تارا نظر آیا

یعنی سرکار دو جہاں ﷺ کی ہی وہ ذات پاک تھی جس کی زیارت کرتے رہنا جبریل علیہ السلام کی ڈیوٹی میں شامل تھا......اس محبوب پاک ﷺ کا نام پاک!

عرش کے پائیوں پہ لکھا ہے ...... نام محمد ﷺ

طوبٰی کے پتوں پہ لکھا ہے ...... نام محمد ﷺ

اشجار جنت پہ لکھا ہے ...... نام محمد ﷺ

دیار راحت پہ لکھا ہے ...... نام محمد ﷺ

حوروں کی جبیں پہ لکھا ہے ...... نام محمد ﷺ

باب جنت پہ لکھا ہے ...... نام محمد ﷺ

قرطاس لوح پہ لکھا ہے ...... نام محمد ﷺ

گلِ نعیم پہ لکھا ہے ...... نام محمد ﷺ

قابل قدر سامعین!

خلوص اور محبت کی وابستگی رکھنے والی آواز کے مالک ثنا خوان ...... ثناء خوانوں میں بحیثیت گوہر ثناء خوان ...... نعت حضور سرور کونین ﷺ پڑھ کر نعت پاک سننے والے حضور ﷺ کے غلاموں کو کوئے مدینہ کی سیر کروانے والے ثنا خوان ...... بحر محبت میں ڈوب کر عاجزی سے نعت سرور دو عالم ﷺ پڑھنے والے ثنا خوان ...... دل لگا کر...... محبت کا جدا رنگ بنا کر...... آنسوؤں کو چہرے کی زینت بنا کر...... حاضرین محفل کے روبرو نعت شریف پیش کرنے والے ثنا خوان ...... میری مراد ...... محب مدینہ...... غلام سرکار مدینہ ﷺ ...... محترم المقام جناب حاجی محمد افضل صاحب ہیں

تو میں آپ حضرات کے سامنے ہدیہ نعت پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنے کیلئے گزارش کرتا ہوں ...... آج کی محفل کے ہردلعزیز ثناء خوان محترم جناب حاجی محمد افضل صاحب سے کہ تشریف لائیں ...... اور نام سرکار ﷺ پر مرمٹنے والے حضور ﷺ کے غلاموں کے سامنے نعت سرور کونین ﷺ پیش فرمائیں

آپ تمام حضرات بھی سرکار مدینہ ﷺ اور شہر مدینہ سے اپنی والہانہ محبت و عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے ایک محبت بھرا نعرہ بلند کریں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل ذکر مصطفی ﷺ

سامعین کرام!

محترم حاجی محمد افضل صاحب جو آج کی اس پاک محفل میں نعت سرور کونین ﷺ اپنے نکھرے اور خوبصورت انداز میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے تھے اور آپ حضرات نے بھی بڑی محبت سے نعت شریف سماعت کی ...... اور یقیناً آپ سامعین حضرات نے حاجی محمد افضل سے ...... جو اعلحضرت مجدد دین حق کا لکھا ہوا کلام سماعت کیا ...... اور یہ شعر بھی آپ حضرات کو یقیناً یاد ہوگا ...... کہ!

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا

سامعین کرام!

ذرا غور فرمائیں...... حضرت ہند بنت اثاثہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

وَقَدْ كُنْتَ بَدْرًا وَّ نُوْرًا يُّسْتَضَاءُ بِهٖ

ترجمہ: بے شک آپ چودھویں کے چاند اور ایسا نور ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے (جلد۲، صفحہ۳۳۲، طبقات کبریٰ لابن سعد)

اور سید دو جہاں، والیٔ دو جہاں، سرکار دو جہاں، سلطان دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے...... کہ!

انا مراۃ جمال الحق

ترجمہ: یعنی میں تو جمال حق کا آئینہ ہوں

یہ ایک حقیقت ہے کہ آپ حضرات بھی شیشے کو غور سے دیکھیں تو پتہ چلتا ہے...... کہ جو شیشے میں نظر آئے گا وہ آفتاب کا نور ہوگا...... اور جو کائنات کے لجپال...... سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے لال میں نور نظر آئے وہ نور خدا ہوگا۔

محترم سامعین!

اتنی بلندیوں پر روشن ہونے والا سورج ...... اگر آپ حضرات سورج کے سامنے آئینہ رکھ دیں تو یہ بات بالکل بعید از عقل نہیں ہے کہ ایک سیکنڈ سے بھی پہلے ...... فوراً سورج کی روشنی سے...... ابھی ابھی جو آئینہ بجھا بجھا تھا روشن ہو کر چمکنا شروع کر دے گا...... اور چمکنا شروع کر دے گا...... اسی طرح اگر حضور سرور کائنات کا کوئی غلام...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت کو مان کر...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مختار کل مان کر...... قدرت الٰہیہ کا مظہر مان کر...... حضرت سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا کے راج دولارے...... بے قراروں کے قرار...... بے نواؤں کے غمگسار...... محبوب کردگار...... سرور باکمال...... ہادی و

لجپال......کو اپنا حال زار سنائے تو یہ کبھی ممکن ہی نہیں...... کے حضور سرور کائنات ﷺ اپنے اس غلام کی مدد نہ فرمائیں اور اپنی نورانیت کا فیض اس کے سینے کو عطا نہ کریں ......اسی لئے تو عاشقوں کے مسلک کے امام کہتے ہیں...... کہ!

یا رسول اللہ ﷺ!

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

کیونکہ! ہمارے آقا ﷺ تو!

نوازتے ہیں ...... صدا سے پہلے
شفا دیتے ہیں ...... دوا سے پہلے
کرم کرتے ہیں ...... التجا سے پہلے
بھرم رکھتے ہیں ...... قضا سے پہلے
قریب کرتے ہیں ...... آہ و بکا سے پہلے

اسی لئے تو سرکار دو عالم ﷺ کے میلاد پاک کی محفل میں بیٹھنے والا ہر غلام ......عاجزی سے نظروں کو جھکا کر...... دل میں تصور یار بٹھا کر...... ذہن سے خیال اغیار مٹا کر...... یوں عرض کرتا ہے...... کہ یا رسول اللہ ﷺ

مجھے راحت قلب عطا کریں ...... میں نور خدا سے ضیاء مانگ رہا ہوں
مجھے غموں سے رہا کریں ...... میں سرکار حسنینؓ کا صدقہ مانگ رہا ہوں
مجھے عشق کی دولت عطا کریں ...... میں بس یہی دعا مانگ رہا ہوں
مجھے ذوق ثناء عطا کریں ...... میں اپنے غنی سے عطا مانگ رہا ہوں
مجھے مشکلوں سے بعید کریں ...... میں اپنے لئے غم کی دوا مانگ رہا ہوں
مجھے در پہ بلا کر کرم کریں ...... میں تحفہ بس یہی شہا مانگ رہا ہوں

محترم سامعین!

یہ محبت اور دلدار کی میٹھی باتیں...... ساتھ ساتھ چلتی رہیں گی...... انشاء اللہ آپ تمام حضرات ایک لمحے کیلئے...... تصور مدینہ باندھ کر...... اور سامانِ سفر مدینہ باندھ کر...... یعنی دل میں بزم یار سجا کر...... نظروں میں کوئے سرکار بسا کر...... اور لب پر درود وسلام سجا کر بیٹھیں اور ابھی آپ حضرات کے سامنے میں ہدیہ نعت پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنے کیلئے گزارش کرتا ہوں...... میری مراد...... میٹھی اور پیاری آواز میں...... مدینہ مدینہ مدینہ...... کی پر کیف صدائیں بلند کرنے والے ثنا خوان...... اور سرکار کی نعت شریف کی پاک محفل میں خود کو مجسمہء عجز و نیاز بنا کر...... حضور سرکار مدینہ ﷺ کی نعت شریف پڑھنے والے ثنا خوان...... محترم المقام جناب محمد شعیب رضا قادری صاحب ہیں

تو میں انتہائی محبت اور بے حد خلوص کے ساتھ گزارش کرتا ہوں...... عاشق مدینہ گدائے کوئے مدینہ...... محترم جناب محمد شعیب رضا قادری صاحب سے کہ وہ تشریف لائیں اور اپنے محبت بھرے اور خلوص سے نکھرے انداز میں حضور سرور کائنات ﷺ کی نعت پاک سنائیں...... آپ تمام سامعین محفل سے میں ایک محبت بھری التجا کرتا ہوں کہ آپ حضرات ایک غلاموں کی پہچان اور عاشقوں کی جان نعرہ بلند کریں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... بزم ذکر رسول ﷺ

تو اب تمام حضرات درود شریف پڑھیں...... اور نعت سرور کونین ﷺ

پڑھنے آرہے ہیں...... ہمارے معزز اور ہر دلعزیز ثناخوان...... جناب محترم محمد شعیب رضا قادری محترم سامعین بھائیو!

آپ تمام حضرات ہماری آج کی اس روحانی، ایمانی، بزم ذکر رسول ﷺ میں تشریف لائے ہوئے ...... ہمارے معزز ثناخوان محترم جناب محمد شعیب رضا قادری صاحب سے سرکار مدینہ، سلطان مدینہ، والئی مدینہ ﷺ کی نعت شریف سن رہے تھے...... محترم سامعین آپ کا کیا خیال ہے یہ کتنے خوش نصیب لوگ ہیں...... جو اپنے قلم سے زینت قرطاس بننے والے کلاموں ...... اور زبان سے ادا ہونے والے الفاظ محبت کو سرکار مدینہ ﷺ کی نعت کی نسبت دے کر نعت سرور کونین ﷺ سے ایسی عزت اور عظمت پاتے ہیں کہ ان کی زبان سے توصیف مصطفیٰ ﷺ کے چند بول سننے کیلئے حضور ﷺ کے غلاموں ...... اور شہر مدینہ کے دیوانوں کے دل بے قرار اور بے چین رہتے ہیں...... غلامانِ سرکار ﷺ اسی انتظار میں رہتے ہیں کہ کب ثناخوان کے لب ہلیں اور ہمیں رُخِ مصطفیٰ ﷺ ...... رُخسار سرکار دو عالم ﷺ ...... گیسوئے محبوب خدا ﷺ ...... چشمانِ تاجدار حرم ﷺ ...... کلام شہریار ارم ﷺ ...... کے بارے میں محبت سے چہکتے ہوئے چند الفاظ سننے کو مل جائیں ...... اور راحت قلب کا سامان ہو جائے...... تاکہ شفاعت سرکار ﷺ کا حقدار ہونے کا راستہ ہموار ہو جائے

محترم سامعین!

حضور کے تمام ثناخوان لائق احترام ہیں...... قابل رشک مقدر کے مالک ہیں...... جس طرح شاعر بارگاہ تاجدار حرم ﷺ ...... حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں

......کون حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ؟

نعت خواناں نوں نبی دے پیار والا
اک در نایاب حسان دتا
جہیے کیتے نیں کئیاں دے دل روشن
ایسا عشق جناب حسان دتا
جہاں کیتی حضور دی بے ادبی
پورا پورا جواب حسان دتا
لیاقت عرب دے کافراں شاعراں دا
کر خانہ خراب حسان دتا

اوران شاءاللہ قیامت تک یہ فیضان حسان رضی اللہ عنہ جاری رہے گا......اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ثنا خوان اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت وثنا کرتے رہیں گے......اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی پیاری پیاری اور محبت سے بھری سنت کوادا کرتے رہیں گے......اور یہ سچ ہے کہ!......

ہر دور میں جو صورت حالات رہے گی
ہر دور میں آقا کی مگر بات رہے گی
ممکن ہے کسی وقت نہ ہوں مانگنے والے
سرکار کی بٹتی یونہی خیرات رہے گی
سرکار کے انعام و کرم اور لطف و عطا کی
برسات تھی ، برسات ہے ، برسات رہے گی

دامن نہ تہی ہو گا کبھی پھولوں سے تیرا
دامن میں درودوں کی جو سوغات رہے گی
دیدار کے قابل تو بنا آنکھ کو ناصر
آقا سے ہمہ وقت ملاقات رہے گی

اور یہ بھی یاد رہے کہ سرکار دو عالم ﷺ کے ثنا خوان صرف ہم ہی نہیں...... بلکہ!

شجر و حجر ...... بھی ...... مدّاحِ سرور کونین ﷺ ہیں
شمس و قمر ...... بھی ...... مدّاح تاجدار کونین ﷺ ہیں
صدف و گہر ...... بھی ...... مدّاحِ سردار کونین ﷺ ہیں
شام و سحر ...... بھی ...... مدّاح زینت کونین ﷺ ہیں
برگ و ثمر ...... بھی ...... مدّاح اصلِ کونین ﷺ ہیں
اولیاو اصفیا ...... بھی ...... مدّاح جانِ کونین ﷺ ہیں
اتقیاء اغنیا ...... بھی ...... مدّاح بہار کونین ﷺ ہیں
فقہاء علماء ...... بھی ...... مدّاح سیدِ کونین ﷺ ہیں

سامعین ذی وقار!

اب ہم حضور سرور کائنات ﷺ کے ثنا خوانوں میں سے ایک اچھے باوقار ...... باکردار...... ثنا خوان رسول ﷺ سے نعت حضور سنیں گے ...... میری مراد...... صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ بیرون پاکستان بھی ایک جانی پہچانی آواز ثنا خوانوں میں ایک انفرادیت کی حامل آواز کے مالک ثنا خوان...... محترم جناب محمد ذیشان ایوب صاحب...... جو اپنے آقا ﷺ کی مدح سرائی کے صدقے سے...... کم عمر ثنا خوانوں

میں اپنی ذات پر سرکار دو عالم ﷺ کی نظر کرم اور فیضان حسان بن ثابت ؓ...... سے نعت پڑھنے والے ایک مقبول و معروف ثنا خوان رسول ہیں......اور میں یہ بھی ذکر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اکثر محمد ذیشان ایوب بھائی......محبت اور عقیدت کی ترجمانی کرنے والی......سوز و گداز کی پیکر آواز میں......تاجدار مدینہ، سرور قلب و سینہ ﷺ کی یہ نعت پاک پڑھتے ہیں......کہ!

میں نے در رسول پہ سر کو جھکا دیا
میرا نصیب میرے نبی نے جگا دیا

میں سمجھتا ہوں......نعت سرور کائنات ﷺ کا یہ حسیں اور دلنشیں شعر جس طرح محمد ذیشان ایوب صاحب کے مقدر کی ترجمانی کر رہا ہے......اسی طرح حضور سرور کونین ﷺ کے ہزاروں...... لاکھوں......نہیں بلکہ ثنا خوانوں کی قسمت اور مقدر کے حضور ﷺ کی ثنا خوانی کے وسیلے سے چمکنے کی ترجمانی بھی کر رہا ہے......کیونکہ یہ سرکار دو عالم ﷺ کی خاص مہربانی اور نظر کرم ہے کہ ہم جیسے کروڑوں ثنا خوان......مداح سید کائنات ﷺ بن کر......حضور ﷺ کی نعتیں پڑھ کر......اپنے اپنے مقدر جگائے بیٹھے ہیں......اور اپنی اپنی بگڑی بنائے بیٹھے ہیں...... بلکہ پاس آنے والی آفات اور مشکلیں دور بھگائے بیٹھے ہیں......اور اپنی اپنی بگڑی بنائے بیٹھے ہیں...... بلکہ پاس آنے والی آفات اور مشکلیں دور بھگائے بیٹھے ہیں...... کیونکہ حضور ﷺ کی ذات پاک پر درود و سلام پڑھنے ...... حضور ﷺ کی آل پاک کے گن گانے ...... اور گنبد خضریٰ کی پر کیف فضاؤں اور ہواؤں کو دل میں بسانے سے...... ہر عاصی و گنہگار اور ہم جیسے نکموں کے حالات سنور جاتے ہیں......مقدر چمک جاتے ہیں...... مشکلیں

ٹل جاتی ہیں...... یہ ہم پر حضور سرور کائنات ﷺ کی مدح سرائی کے صلہ میں اللہ ﷻ کا خاص کرم...... خاص عنایت...... خاص نوازش...... ذات خالق کائنات کا خاص فضل ہے...... کہ ہم جیسے ثناخوانوں کی زبانیں ذکر خدا اور نعت مصطفیٰ ﷺ کے پاک الفاظ سے تر ہیں...... اللہ ﷻ سے یہ دعا ہے کہ خالق کائنات ہمیں اپنے محبوب دو عالم ﷺ کی قیامت کے دن شفاعت نصیب فرمائے...... آمین

اب آپ تمام سامعین حضرات...... حضور ﷺ کی محفل پاک کے شایان شان ایک محبت بھرا وجد آفریں نعرہ لگائیں...... اور محمد ذیشان ایوب صاحب تشریف لا کر ہم سب حضور ﷺ کے نام پاک اور نعت پاک سن کر جھومنے والے غلاموں کو حضور سرور کائنات ﷺ کی نعت شریف سنائیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ

تو اب تشریف لاتے ہیں...... جناب محترم محمد ذیشان ایوب صاحب

سامعین ذی وقار!

دلوں کو قرار بخشنے والی اس حقیقت پر...... زمین و آسمان گواہ ہیں...... بلکہ محبت سے گواہی دے رہے ہیں...... کہ!

اسلام کی عظمت کے مینار ہیں صحابہؓ
گر چاند محمد ﷺ ہیں تو ستارے ہیں صحابہؓ
من کو دل و جان سے پیارے ہیں صحابہؓ
ہم فخر سے کہتے ہیں کہ ہمارے ہیں صحابہؓ

میں آج کی اس محفل پاک میں آپ سامعین حضرات سے اجازت لیتے ہوئے حضورﷺ کے صحابہ پاک کا ذکر خیر حصول برکت کیلئے کرنا چاہوں گا...... کہ جب بھی حضورﷺ کیلئے تکالیف برداشت کرنے والوں کا ذکر آتا ہے...... اور جب بھی ناموس رسالت پر مر مٹنے کا نام لیا جاتا ہے...... جب بھی تعلق رسالت کی مضبوطی کا تذکرہ ہوتا ہے...... تو کوئی بھی قلم کار...... کوئی بھی ادیب...... کوئی بھی خطیب...... کوئی بھی مقرر...... کوئی بھی فقیہی...... کوئی بھی مفسر...... کوئی بھی مجدد...... کوئی بھی ولی...... ان نفوس پاک کو خراج تحسین پیش کیے بغیر ان حضورﷺ کے غلاموں یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تہہ دل سے سلام پیش کیے بغیر نہیں رہ سکتا...... اور اسی طرح شمع رسالت کے پروانوں کا ذکر کرتے ہوئے...... یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر کرتے ہوئے سب سے پہلے سرکار دو عالمﷺ سے وفاؤں کے ذکر میں اور رضائے سرکار دو عالمﷺ میں گھر بار لٹانے کے ذکر میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر سنہری حروف کی زینت بنتا ہے

کون صدیق اکبر رضی اللہ عنہ؟

راہ حق کا اول ...... مسافر ...... وہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

غلامان سرکار میں اک ...... گوہر ...... وہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

خواص میں سے سب سے ...... بہتر ...... وہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

صفِ صحابہ میں جو ...... معتبر ...... وہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

رسالت سے وفا اور محبت میں جو ...... قلب منور ...... وہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

اسلام سے پہلے وہ قریش کے ...... دلبر ...... وہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

اسلام کے بعد اسلام کو جن پر ...... فخر ...... وہ صدیق اکبرؓ

جو عشق نبی میں تھے سرشار ...... سراسر ...... وہ صدیق اکبرؓ

جو نور صداقت سے ہیں روشن ...... مثل قمر ...... وہ صدیق اکبرؓ

تھے محبوب خدا جن کیلئے جان سے ...... بڑھکر ...... وہ صدیق اکبرؓ

بعداز پیغمبر جو سب کے ...... رہبر ...... وہ صدیق اکبرؓ

کوئی ہوا نہ ہو سکے گا جن کا ...... ہمسر ...... وہ صدیق اکبرؓ

ایسے حاکم کے جن نے کیا نہ کسی پر ...... ظلم وجبر ...... وہ صدیق اکبرؓ

اور یہ یاد رکھو......کہ!

جن کا کائنات میں نہ ہو کوئی ہمسر

زبان عشق میں انہی کو کہتے ہیں صدیق اکبرؓ

اور صوفی عبدالرحیم دیوانہؔ صاحب نے کیا خوب کہا ہے......کہ!

ابوبکر صدیقؓ دے وانگ یارا یار غار بنکے کدے یار نوں تک

یارا تینوں وی رب دی دید ہووے کالی زلف نوں تک تے رخسار نوں تک

وجہ اللہ دی ویکھ تفسیر پڑھکے اکھ باطن دی کھولِ دلدار نوں تک

اُو دیوانہؔ اکبری جج ہندا بہہ کے سامنے سوہنی سرکار نوں تک

اور جن خوش نصیبوں......جن بخت کے سکندروں......جن محبت کے گوہروں نے سرکار دو جہاں ﷺ کے رخ انور کو دیکھا......وہ تو زبان حال سے یوں کہہ رہے ہیں......کہ!

مہتاب سے بھی خوب ہے دلدار کی صورت

رکھتی ہے بڑا حسن مرے یار کی صورت
مٹی کو ملائک نے نہیں ہاتھ لگایا
جس وقت بنائی گئی مرے یار کی صورت
ہر گز نہیں بھاتا مجھے جلوہ مہتاب
آئی ہے نظر جب سے مجھے یار کی صورت
مانگیں گے سبھی حشر کو جنت کی نعمات
مطلوب ہے وہاں بھی مجھے بس یار کی صورت
یوسف کو فدا کرتی زلیخا بھی کئی بار
گر دیکھتی اک بار جو مرے یار کی صورت

محترم سامعین کرام!

اب اس حسین بزم پاک میں ہدیہ نعت پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنے کیلئے ہمارے معزز مہمان ...... معروف ثنا خوان تشریف لا چکے ہیں ...... ایک ایسے ثنا خوان کہ جن کو حضور سرور کائنات ﷺ کی ثنا خوانی نے اتنا نوازا ہے کہ وہ اکثر محافل میں حضور ﷺ کے لطف و کرم کا ذکر کرتے ہوئے یوں کہتے ہیں ...... کہ!

جب تک بکے نہ تھے کوئی پوچھتا نہ تھا
حضور آپ نے خرید کر ہمیں انمول کر دیا

اس میں کوئی شک نہیں جن کو سرکار مدینہ ﷺ کی نعت کی سعادت نصیب ہے ...... وہ تو لحہ بہ لحہ ...... ہر قریہ بہ قریہ ...... اپنے ذوق اور قابل رشک زندگی کو یاد حضور ﷺ میں گزارنے ...... اور تاجدار مدینہ ﷺ کی ثنا خوانی کو ہی اپنا اثاثہ ءحیات اور سامان آخرت کہتے ہیں ...... جب بھی کوئی حضور کا ثنا خوان اپنے شب و روز میں حضور سرور کونین ﷺ کا اتنا کرم اور عطا محسوس کرتا ہے تو اس گھڑی ثنا خوان کی نظروں میں گنبد

خضریٰ کے حسین دلنشیں نظارے ہر ساعت اپنی جگہ بنائے رہتے ہیں......اور غلامان مصطفیٰ ﷺ......یعنی حضور تاجدار مدینہ ﷺ کے ثناخوان......ہر محفل میں......ہر بزم میں......ہر جلسے میں......ہر شہر میں......ہر قصبے میں......اپنی دلی خواہش کا اظہار یوں کرتے ہوئے نظر آتے ہیں......کہ!

غلام مصطفیٰ بن کر میں بک جاؤں مدینہ میں
محمد ﷺ نام پر سودا سر بازار ہو جائے

تو آپ حضرات کے سامنے نعت سرکار دو عالم ﷺ کے واسطے سے عزت اور شہرت پانے والے ثناخوانوں میں سے ایک ثناخوان......میری مراد......آل نبی ہونے کا شرف رکھنے والا ثناخوان......محترم المقام سید مقدس کاظمی شاہ صاحب ہیں......شہر بھر میں سے جو ہمارے معزز دوست......حضور ﷺ کی نعت پاک کی محفلوں میں باقاعدگی سے شرکت کرتے ہیں......وہ تمام جانتے ہیں کہ محترم قبلہ سید مقدس کاظمی شاہ صاحب کا ثناخوانوں میں سے ایک جدا انداز اور باثر آواز ہے......اور محترم سید مقدس کاظمی شاہ صاحب حضور ﷺ کی پاک آل کا ذکر حضرت علیؓ......اور حضرت فاطمہ ؓ کے جگر پاروں کا ذکر بھی......بڑی محبت اور عقیدت سے مزین منفرد انداز میں کرتے ہیں......اور اب میں تمام غلامانِ مصطفیٰ ﷺ اور غلامان آل رسول ﷺ سے ایک محبت اور خلوص بھری التجا کرتا ہوں کہ اپنے ذوق اور محبت کا اظہار کرتے ہوئے......محفل میں نعت شریف پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنے والے......سید ثناخوان کا استقبال کرتے ہوئے......ایک محبتوں......عقیدتوں......کا ترجمان نعرہ بلند فرمائیں

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......محفل ذکر مصطفیٰ ﷺ

محترم سامعین کرام!

ابھی ابھی آپ ...... باغ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے ایک پھول سے محبت اور عقیدت کی خوشبو حاصل کر رہے تھے ...... اور محترم سید مقدس کاظمی شاہ صاحب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت شریف پڑھنے کی سعادت حاصل کرنے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے شہید کربلا امام الشہدا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر بھی کر رہے تھے...... کہ!

ایسا بادشاہ حسین ہے
دین کی پناہ حسین ہے

اور میں بندہ ناچیز...... شاہ صاحب کے پڑھے ہوئے کلام کی تائید ان الفاظ میں کروں گا...... کہ!

شرف کے شہر میں ہر بام ورد حسینؓ کا ہے
زمانے بھر کے گھرانوں میں گھر حسینؓ کا ہے
فرات وقت رواں دیکھ سوئے مقتل دیکھ
جو سر بلند ہے اب بھی وہ سر حسینؓ کا ہے
زمین کھا گئی کیا کیا بلند و بالا درخت
ہرا بھرا ہے جو اب بھی شجر حسینؓ کا ہے
محبتوں کے حوالے میں ذکر آنے لگا
یہ فضل بھی تو مرے حال پر حسینؓ کا ہے

اور اس حقیقت سے ہمیشہ دامن روشن رکھئے...... کہ!

حسینیت .... حق کی علمبرداری کا نام ہے
یزیدیت .... فسق و فجور کی سرداری کا نام ہے
حسینیت .... حق کی شمشیر کا نام ہے
یزیدیت .... باطل کی تصویر کا نام ہے
حسینیت .... محبت کا گنجینہ ہے
یزیدیت .... نفرت کا نمونہ ہے
حسینیت .... کائنات میں وفا کا نام ہے
یزیدیت .... زمانے میں ہر سو جفا کا نام ہے
حسینیت .... موسوی کردار کا نام ہے
یزیدیت .... فرعونی حرکات کا نام ہے

کیونکہ!

جو شخص محبت شبیر سے سرشار ہوتا ہے
جنت میں اپنے حصے کا حقدار ہوتا ہے
تلوار سی راہ پہ چلنا دشوار ہوتا ہے
مگر ذکر حسینؓ کرنے سے بیڑا پار ہوتا ہے
خدا سے ہے بغاوت آل پیغمبر سے پھر جانا
جو دشمن :ن نا ہو اسلام کا غدار ہوتا ہے

قابل صد احترام...... سامعین کرام!

اب میں ذرا سا محفل کا رخ بدلتے ہوئے...... اور آپ تمام سامعین حضرات کی خواہش کی پیروی کرتے ہوئے آج کی پروقار محفل پاک میں تشریف لائے ہوئے ہماری ہر دلعزیز شخصیت...... محفل کی جان شخصیت...... اور ہمیں قرآن اور حدیث میں سے حضور ﷺ کی شان...... رفعت، عزت، مقام اور عظمت کا ذکر پاک سنانے کیلئے ہمارے مسلک حق کے ترجمان خطیب...... قاری قرآن خطیب...... ملک کے نامور ادیب...... حضور سرور کائنات ﷺ کی شان میں موتی کی مثل الفاظ کو پیار کی مالا میں سجانے والے ادیب...... میری مراد...... سامعین کے ذوق کے عین مطابق انداز اور بے مثال آواز کے مالک خطیب...... خطیب پاکستان، مقرر شیریں بیاں، فاضل ذیشاں، حضرت علامہ محمد افضال نقشبندی صاحب (آف فیصل آباد) ہیں...... میں آج کی اس روحانی...... ایمانی...... فکری اور علمی وادبی محفل میں اپنی مصروفیات میں سے وقت نکال کر تشریف لانے پر...... اپنی طرف سے اور انتظامیہ کی طرف سے محترم حضرت علامہ محمد افضال نقشبندی صاحب کا مشکور ہوں...... کہ حضرت ہماری دعوت پر تشریف لائے اور ہماری حوصلہ افزائی فرمائی...... تو اب میں بلاتاخیر اپنے مسلک حق کے ترجمان...... خطیب خوش الحان حضرت علامہ محترم محمد افضال نقشبندی صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ حضرت تشریف لائیں...... اور اپنے عالمانہ اور خوبصورت مقررانہ انداز خطابت میں اپنی دلوں میں اترنے والی خطابت کے جوہر دکھائیں...... اور آپ حضرات بھی ہمیشہ کی طرح ایک آنے والے معزز مہمان کا استقبال کرتے ہوئے اور اپنے ذوق اور محبت بھرے شوق کا اظہار کرتے ہوئے ایک نعرہ لگائیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ

تو تشریف لاتے ہیں...... خطیب پاکستان حضرت علامہ محمد افضال نقشبندی صاحب

قابل قدر...... سامعین ذی وقار!

ابھی ابھی آپ حضرات نے پاکستان کے نامور اور ممتاز خطیب اعظم کا خطاب سنا! ماشاءاللہ...... کیا تقریر کا حسین دورانیہ تھا...... الفاظ میں دلوں کو کیف و سرور دینے والی چاشنی تھی...... اور تقریر کے مکمل موضوع میں ایک علم کی روحانیت اور روشنی تھی...... جب تمام حضور ﷺ کے غلام نام سرور کونین ﷺ سن کر جھوم رہے تھے...... تو اس وقت میرا دل یہ کہہ رہا تھا...... کہ!

یہ شان یہ وقار ہے شایانِ مصطفیٰ ﷺ
قرآن میں خدا ہے ثناء خوانِ مصطفیٰ ﷺ
ہر بلبل چمن ہے ثناء خوان مصطفیٰ ﷺ
اُونچی ہے شان منزل عرفانِ مصطفیٰ ﷺ

میں محفل کے اختتام پر اپنے تمام سامعین بھائیوں کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے اپنے ذوق اور اپنی شرکت سے آج کی اس عظیم الشان ذکر سرکار دو عالم ﷺ کی مبارک نشست کو رونق بخشی...... اللہ جل جلالہ اس پاک محفل کو ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائے اور قیامت کے دن ہم سب کو حسنین کریمین کے نانا جان کی شفاعت نصیب فرمائے......

آمین۔

نقابت نمبر9

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ○

صدق اللّٰه العظيم

الصّلوة والسّلام عليك يارسول اللّٰه

وعلٰى الك واصحابك يا حبيب اللّٰه

سامعین کرام!

سرکار دو عالم ﷺ کے میلاد کی محفل میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے والے خوش نصیبو ...... اور بخت کے سکندرو ...... آج کی اس روحانیت کی مرکزی نشست میں ...... حضور سید کائنات ...... فخر کائنات ...... روح کائنات ...... جان کائنات ...... اصل کائنات ...... حسن کائنات ...... بہار کائنات ...... نکھار کائنات ...... آقا احمد مجتبیٰ محمد ﷺ کی دلوں کو روحانیت کی دولت سے مالا مال کرنے والی پاک ...... نعتیں پڑھی جائیں گی ...... اور انسانی ظاہر و باطن کو روشن، منور کرنے والے ...... قرآن وحدیث سے سرور دو عالم ﷺ کی عظمت وشان بیان کی جائے گی ...... ان شاء اللہ

حمدیہ کلام

یا اللہ جل جلالہ!

ترا لطف جس کو چاہے اسے ضوفشاں بنا دے
جو بکھرے ہوئے ہیں ذرّے انہیں کہکشاں بنا دے
جو تیری رضا ہو مولا! تو بہار ہی نہ جائے
جو کھلے ہوئے چمن ہیں انہیں بے خزاں بنا دے

میرا خالق......میرا مالک!

حاکم ایسا ہے ...... کہ ...... جس کی مثال نہیں ہے
رحیم ایسا ہے ...... کہ ...... جس کی مثال نہیں ہے
معبود ایسا ہے ...... کہ ...... جس کی مثال نہیں ہے
علیم ایسا ہے ...... کہ ...... جس کی مثال نہیں ہے
حکیم ایسا ہے ...... کہ ...... جس کی مثال نہیں ہے
رازق ایسا ہے ...... کہ ...... جس کی مثال نہیں ہے
مالک ایسا ہے ...... کہ ...... جس کی مثال نہیں ہے
خالق ایسا ہے ...... کہ ...... جس کی مثال نہیں ہے
مسجود ایسا ہے ...... کہ ...... جس کی مثال نہیں ہے
سمیع ایسا ہے ...... کہ ...... جس کی مثال نہیں ہے
بصیر ایسا ہے ...... کہ ...... جس کی مثال نہیں ہے
ستار ایسا ہے ...... کہ ...... جس کی مثال نہیں ہے

اللہ جل جلالہٗ ہے...... کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے

الحمد اللّٰہ رب العالمین o

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے

یعنی...... وہ وحدہٗ لاشریک ذات پاک کا مالک ہی تمام جہانوں کا پالنے والا ہے...... رزق دینے والا ہے...... عزت دینے والا ہے...... شہرت دینے والا ہے...... حکومت دینے والا ہے...... اولاد دینے والا ہے...... اسلئے کہ وہ ذات وحدہٗ لاشریک ہے...... اور پیدا کرنے والا اور پالنے والا ہے...... اس کی پیدا کردہ مخلوق کا حق یہ ہے...... کہ!

بے سہارے ...... اللہ جل جلالہٗ ...... سے سہارا مانگیں

بے چارے ...... اللہ جل جلالہٗ ...... سے مدد مانگیں

مریض ...... اللہ جل جلالہٗ ...... سے شفاء مانگیں

مسلمان ...... اللہ جل جلالہٗ ...... سے استقامت مانگیں

غم زدہ ...... اللہ جل جلالہٗ ...... سے سکون و قرار مانگیں

بے اولاد ...... اللہ جل جلالہٗ ...... سے ہی اولاد کا ثمر مانگیں

تنگدست ...... اللہ جل جلالہٗ ...... سے ہی رزق کی فراوانی مانگیں

اس لئے...... کہ!

عنوان درخشاں ہے یہی صدق و صفا کا
ہو نور دل و جاں میں سدا حمد و ثناء کا
وہ خالق کونین وہ رب عقل رسا کا
حق کون ادا کر سکے عرفان و ثناء کا

تلاوت قرآن پاک

خود کو لاریب بتایا ...... قرآن نے
بندگی کا سلیقہ سکھایا ...... قرآن نے
مقام بندگی بتایا ...... قرآن نے
راز محبت سب کو سنایا ...... قرآن نے
رحیم و کریم سے ملایا ...... قرآن نے
سابقہ شریعتوں کو منسوخ فرمایا ...... قرآن نے
منافقوں کو انجام تک پہنچایا ...... قرآن نے
مومنوں کو مژدہ سنایا ...... قرآن نے
مشکلوں کو آسان بنایا ...... قرآن نے

مکمل ضابطہ حیات کتاب...... خالق کائنات کی عطا فرمودہ کتاب...... یعنی قرآن مجید فرقان حمید کی...... پیاری پیاری...... تلاوت مقدسہ سے...... پیاری پیاری...... محفل پاک کا کیف و سرور بھرا آغاز کرنے کیلئے میں گذارش کرتا ہوں

پاکستان اور بیرون پاکستان...... انتہائی مقبول و معروف قاری قرآن...... قرآنی نورانی الفاظ کو اپنی محبت بھری اور سوز بھری آواز سے ادا کرنے والے قاری قرآن...... میری مراد...... زینت القراء...... استاذ القراء...... وطن عزیز کے ایوارڈ یافتہ قاری قرآن...... محترم المقام قاری محمد رفیع الدین سیالوی صاحب ہیں...... تو میں انتہائی ادب و خلوص سے گذارش کرتا ہوں...... محترم قاری محمد رفیع الدین سیالوی صاحب سے کہ وہ تشریف لائیں...... اور تلاوت قرآن...... اور قرآت قرآن کی خوشبو سے آج کی اس روحانی ایمانی...... اور عشاقان رسول کی غلامی کی ترجمان پاک محفل

نعت میں ...... قرآن پاک ...... کتاب لاریب کی روحانیت کی خوشبو بکھیریں ......
آپ تمام سامعین حضرات ...... ایک نعرہ بلند فرمائیں ...... قرآن کی عظمت کے نام
......اور قرآن کی عزت کے نام......اور صاحب قرآن ﷺ کی رفعت کے نام

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......محفل میلاد سرور کونین ﷺ

نعتیہ کلام

سامعین ذی وقار!

بعد از تلاوت قرآن ...... ہمیشہ نام آتا ہے نعت صاحب قرآن ﷺ کا......
اور ان پاک محفلوں کے انعقاد کا مقصد بھی یہی ہے...... کہ حضور سرور کائنات ﷺ کے
غلاموں کو حضور ﷺ کی باتیں بتا کر......شہر سرکار ﷺ کی صفات سنا کر...... رخ سرکار
دوعالم ﷺ کی جلوتوں کا ذکر سنا کر...... محفل میں حاضر تمام حضور سرور دو جہاں ﷺ
کے غلاموں کے تعلق رسالت کو مضبوط کرنا......اور حضور ﷺ کے غلاموں اور عاشقوں
کو تصور مدینہ......دینا ہے

حضور سرور کونین ﷺ ...... کی عظمت اور رفعت ایک شاعر یوں بیان کرتا
ہے......کہ!

ہم نے جس دن سے ترا جلوہ رعنا دیکھا
گوشہ چشم میں بستا ہوا کعبہ دیکھا
اے نبی جس نے ترے حسن کا جلوہ دیکھا
اس نے اللہ کی قدرت کا تماشہ دیکھا
تیرے ادنیٰ سے غلاموں میں سکندر شامل
اور ترے ادنیٰ سے دربانوں میں دارا دیکھا

اور یہ بھی سچ ہے...... کہ!

محمد مصطفیٰ ﷺ ...... حاجت روا ہمارے

معلم کائنات ...... رہنما ہمارے

جان کائنات ...... مددگار و مولا ہمارے

اصل کائنات ...... مالک و مختار ہمارے

روح کائنات ...... پیارے سہارے ہمارے

فخر خلیل ...... مشکل کشا ہمارے

حبیب جلیل ...... سخی و داتا ہمارے

آج کی ذکر رسالت پاک...... کی محفل پاک...... میں نعت حضور سرکار دوعالم ﷺ کا سلسلہ شروع کرنے کیلئے...... آج کی اس عظیم الشان ذکر رسالت کی حسین نشست میں...... ہدیہ نعت پیش کرنے کیلئے دعوت دیتا ہوں...... پاکستان کے ایک معروف نعت گو شاعر محمد رفیق ضیاء قادری صاحب کے شاگرد رشید......اور قدرت کے عطا کردہ سوز و گداز سے...... حضور سرور دوجہاں ﷺ کی ثناخوانی کرنے والا کم سن ثناخوان...... میری مراد...... پیکر سوز...... پیکر گداز...... محترم جناب محمد شاہد نقشبندی صاحب ہیں ......تو میں آج کی اس...... پروقار...... خزینہ روحانیت...... عظیم الشان محفل نعت میں ......سرکار دوعالم، نور مجسم ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ نعت پیش کرنے کیلئے گذارش کرتا ہوں...... جناب محترم ثناخوان سرکار دوعالم ﷺ...... جناب محمد شاہد نقشبندی صاحب سے کہ وہ تشریف لائیں...... اور فخر کائنات، جان کائنات، باعث تخلیق کائنات حضور ﷺ کی مدح سرائی فرمائیں

آپ حضرات...... تصور کوئے مدینہ باندھ کر...... درود شریف پڑھیں......

اور معزز مہمان ثناخوان...... نعت سرکار دوعالم ﷺ پڑھتے ہیں

قابل عزت سامعین!

نعت رسول مقبول ﷺ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے تھے......

ہمارے ہر دلعزیز ثناء خوان محترم محمد شاہد نقشبندی موہڑوی صاحب ......تو آپ حضرات نے بھی سماعت کیا کہ مہمان ثنا خوان ......آقا ﷺ کی نعت شریف پیش کرنے کے بعد......نسبت اولیا کا تعریفی کلام بھی پیش کر رہے تھے......الحمد اللہ اس ذکر رسول پاک ﷺ کی پاک نشست میں بیٹھے حضور ﷺ کے تمام غلام......اولیا اللہ کے بھی غلام ہیں......اور بلکہ اولیاء اللہ کے غلاموں کے بھی غلام ہیں......کیونکہ! ہمارا تو عقیدہ ہے......کہ!

ملائک .... اولیاء اللہ کی تعریف کرتے ہیں
تابعین .... اولیاء اللہ کی تعریف کرتے ہیں
تبع تابعین .... اولیاء اللہ کی تعریف کرتے ہیں
مفسرین .... اولیاء اللہ کی تعریف کرتے ہیں
محدثین .... اولیاء اللہ کی تعریف کرتے ہیں
محققین .... اولیاء اللہ کی تعریف کرتے ہیں
مقررین .... اولیاء اللہ کی تعریف کرتے ہیں
قلمکار .... اولیاء اللہ کی تعریف کرتے ہیں
ادیب .... اولیاء اللہ کی تعریف کرتے ہیں
خطیب .... اولیاء اللہ کی تعریف کرتے ہیں
شاعر .... اولیاء اللہ کی تعریف کرتے ہیں

اور

تصوف میں اثر .... ولیوں کی نظر سے

چمکے مقدر .... ولیوں کی نظر سے

رہزن بنے رہبر .... ولیوں کی نظر سے

شریعت کی بہار .... ولیوں کی نظر سے

طریقت کا گلزار .... ولیوں کی نظر سے

ہوا قلب منور .... ولیوں کی نظر سے

باطن میں سحر .... ولیوں کی نظر سے

جلوتوں کا ثمر .... ولیوں کی نظر سے

مسجدوں میں ذکر .... ولیوں کی نظر سے

خلوتوں میں حسن .... ولیوں کی نظر سے

جلوتوں میں جمال .... ولیوں کی نظر سے

اور یہ شہر لاہور...... جو کہ عرف عام میں داتا کی نگری کہلاتا ہے...... یہ شہر لاہور کو ہی اعزاز حاصل نہیں...... بلکہ جہاں کہیں بھی کوئی...... اللہ عزوجل کا ولی ڈیرا لگا لیتا ہے...... لاکھوں ہزاروں کی بگڑی بنا دیتا ہے...... اور بگڑی بنانے والوں کے شہر مشہور ہیں جیسے...... خواجہ اجمیر کی نگری...... پیر کلیر کی نگری...... گنج شکر کی نگری...... گنج بخش کی نگری...... علی پور شریف کی نگری...... گولڑہ شریف کی نگری...... سلطان باہو کی نگری...... سرکار موہڑوی کی نگری...... پیر سیال کی نگری...... خواجہ بہاؤ الدین لجپال کی نگری...... ہر ایک نگری کا والی اپنی نگری کی نگہبانی فرما رہا ہے...... اور تبھی تو داتا کی نگری......

یعنی شہر لاہور میں رہنے والا داتا کا ہر غلام کہہ رہا ہے...... کہ!

داتا کے ہم غلام ہیں تقدیر بھلی ہے
فردوس ہمارے لئے داتا کی گلی ہے
حیدرؓ کے ہے جلووں کی جھلک تجھ میں نمایاں
تو گلشن زہرا کی وہ انمول کلی ہے
کر مجھ پہ کرم مولا کے پیارے
عالی ہے نسب تیرا تو ولیوں کا ولی ہے

اور قابل غور شعر...... کہ!

منگتوں کو دیا تو نے طلب سے بھی زیادہ
یہ شان سخاوت تو ترے گھر سے چلی ہے

اور حاضرین محفل!

کراں کیہ تعریف شاہ ہجویر دی میں فاطمہؓ دا لال کمال داتا
سارے جگ دے پیراں فقیراں وچوں سونہہ رب دی اے بے مثال داتا
بوہے آئے سوالی نوں خیر پاوے پورے کردا سب دے سوال داتا
شاکر میں تے نال یقین دے ویکھیا اے مولا علیؓ دا پاک جمال داتا

قابل قدر سامعین کرام!

محبت وخلوص کی اس عظیم الشان محفل نعت میں سوز اور محبت کا مزید رنگ بھرنے کیلئے ہمارے پاس ملک کے جانے پہچانے ثناخوان تشریف فرما ہیں...... میری مراد ایک محبت کے کارواں گروپ کی صورت میں حضور سرور دو عالم ﷺ کی ثناخوانی

کرنے والے ثنا خوان ...... محبت سے نعت حضور سرور کونین ﷺ کے دوران ......
یارسول اللہ ﷺ یارسول اللہ ﷺ ......اور سرکار کی آمد مرحبا......من ٹھار کی آمد مرحبا......
کی محبت بری اور کیف وسرور اور روحانیت سے بھرپور صدائیں بلند کرنے والے ثنا خوان
......منہاج نعت کونسل سے تعلق رکھنے والے ثنا خوان برادران ...... محترم جناب محمد
امجد بلالی صاحب ہیں ......تو میں انتہائی محبت وعقیدت سے عرض کرتا ہوں ......
جناب محترم محمد امجد بلالی صاحب اوران کے ساتھی ثنا خوانوں سے کہ وہ تشریف لائیں
اوراپنی محبت بانٹنے والی آواز میں حضور سرور کونین ﷺ کی مدح سرائی کی سعادت حاصل
کریں......اور آپ حضرات اپنی محبتوں اور رفعتوں کا امین ایک بلند آواز نعرہ بلند فرمائیں
نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت...... محفل نعت سرور کونین ﷺ

جناب بندہ!

جہاں میں ہر طرف سرکار دو عالم ﷺ کی ثناء خوانی کی ایک دھوم مچی ہے
......ہر کوئی حضور ﷺ کی ثنا خوانی کر کے اپنے لئے سامان آخرت اکٹھا کر رہا ہے......
حضور ﷺ کی ثنا خوانی میں جہاں ہر ملک ...... ہر قوم ...... ہر مذہب ...... ہر شہر...... ہر
شعبے سے تعلق رکھنے والے خوش نصیب اپنا اپنا حصہ ڈال رہے ہیں......وہاں میرے
مسلک کے امام، مجدد دین وملت، امام احمد رضا خاں بریلوی ؒ بھی انتہائی ادب ......
انتہائی خلوص...... انتہائی عاجزی ...... انتہائی محبت اور انتہائی عشق سے حضور ﷺ کی
یوں مدح سرائی فرماتے ہوئے ......حضور ﷺ کے غلاموں اور نام رسالت کے
دیوانوں کی محبت والی آنکھ سے نظر آتے ہیں......کہ!

حرزِ جاں ذکرِ شفاعت کیجئے
نار سے بچنے کی صورت کیجئے
ان کے نقشِ پا پہ غیرت کیجئے
آنکھ سے چھپ کر زیارت کیجئے
ان کے در پہ جیسے ہو مٹ جایئے
ناتوانوں کچھ تو ہمت کیجئے
جس کا حسن اللہ کو بھی بھا گیا
ایسے پیارے سے محبت کیجئے

محبت سرکارِ دوعالم ﷺ ایک ایسی انمول حقیقت ہے..... کہ!

وسیلہ جنت ہے .... محبت حضور ﷺ کی
باعث عزت ہے .... محبت حضور ﷺ کی
قرینہ عظمت ہے .... محبت حضور ﷺ کی
ذریعہ رحمت ہے .... محبت حضور ﷺ کی
باعث سعادت ہے .... محبت حضور ﷺ کی
غلاموں کی شان ہے .... محبت حضور ﷺ کی
دیوانوں کی پہچان ہے .... محبت حضور ﷺ کی
ایمان کی جان ہے .... محبت حضور ﷺ کی
اصل ایمان ہے .... محبت حضور ﷺ کی
زینت انسان ہے .... محبت حضور ﷺ کی
حکم قرآن ہے .... محبت حضور ﷺ کی

کیونکہ! سرور کونین ﷺ کی محبت ...... تو!

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ...... کو صداقت کا تاجدار بنا دیتی ہے

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ...... کو عدالت کا علمبردار بنا دیتی ہے

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ...... کو تاجدار سخاوت بنا دیتی ہے

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ ...... کو تاجدار شجاعت بنا دیتی ہے

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ ...... کو تاجدار جنت بنا دیتی ہے

حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ ...... کو تاجدار محبت بنا دیتی ہے

حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ ...... کو علم و حکمت بنا دیتی ہے

حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ ...... کو تاجدار حکمت بنا دیتی ہے

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ ...... کو تاجدار ولایت بنا دیتی ہے

اور یاد رکھو...... اے شمع رسالت کے پروانو...... بات صرف یہیں ختم نہیں ہوتی...... بلکہ محبت سرور کونین ﷺ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی کو سفیر محبت رسالت ﷺ بنا دیتی ہے...... حضرت غازی علم الدین شہید کو شہید ناموس رسالت بنا دیتی ہے...... اور حضرت عامر بن عبدالرحمٰن چیمہ کو نشان عزت بنا دیتی ہے

محترم سامعین!

اب محفل پاک میں الفاظ کی صورت میں محبت رسالت ﷺ کے نایاب گوہر تقسیم کرنے کیلئے ہمارے پشاور سے تشریف لائے ہوئے ...... ہر ہر نگاہ کے مرکز ثنا خوان...... ثنا خوانوں میں ایک گوہر ثنا خوان...... میری مراد محترم المقام جناب عاشق رسول، ثنا خوان رسول...... محمد ارباب ظفر اللہ صاحب ہیں

تو میں محبت بھرے الفاظ کو نعت رسول مقبول ﷺ سے زینت دینے کے لے گزارش کروں گا آج کی محفل کے مرکزی ثنا خوان محترم جناب محمد ارباب ظفر اللہ صاحب سے کہ وہ تشریف لائیں اور نام سرکار دو عالم ﷺ سن کر...... درود و سلام پیش کرنے والے حضور ﷺ کے غلاموں کو سرور کائنات، فخر کائنات ﷺ کی نعت پاک سنائیں...... اور آپ حضرات مہمان ثنا خوان کا استقبال کرتے ہوئے ایک محبت کا ترجمان نعرہ لگائیں...... اور ثنا خوان کا استقبال فرمائیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل نعت سرکا ﷺ

جناب بندہ!

محترم مہمان ثنا خوان کی حاضری سے پہلے بندہ ناچیز محبت سرور کونین ﷺ کا تذکرہ کرنے کی سعادت حاصل کر رہا تھا...... اور اب جب ہمارے معزز مکرم مہمان ثنا خوان نعت سرکار دو عالم ﷺ پیش کرنے کے دوران پھر محبت رسول ﷺ کے بارے میں اشعار پیش کر رہے تھے...... تو محبت کی کماحقہ ترجمانی کرنے والا اور نسبت محبوب کی دولت بخشنے والا...... ایک واقعہ میرے تصورات کے اوراق کی زینت بن رہا تھا...... وہ حسیں دلنشین واقعہ یقیناً آپ حضرات نے بہت مرتبہ اپنے مسلک کے ترجمان علماء کرام سے سنا ہوگا کہ جب نام حضور ﷺ پر جان نچھاور کرنے والے غلاموں نے ...... سرکار دو عالم ﷺ کے خطبہ ارشاد فرمانے کیلئے منبر شریف...... رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک سے مس ہونے والا منبر شریف محبوب کی جلوہ نمائی کی حسیں مسند منبر شریف تیار کروا کر مسجد شریف کی رونق بنا دیا تو اس منبر شریف سے پہلے یہ قرب...... یہ سعادت...... یہ نظر کرم...... ایک کھجور کے تنے کو حاصل تھی۔

کیسا کھجور کا تنا؟ محبت رسول ﷺ سے سرشار تنا...... محبوب کے جلوؤں کو من کی زینت بنانے والا تنا...... قیامت تک حضور ﷺ کے تمام نام لیواؤں اور غلاموں کو انداز محبت سکھانے والا تنا...... اور اپنے منہ سے ہی اپنی بے مثال محبت کی ترجمانی کرنے والا تنا...... جسے منبر شریف بننے کے بعد چھوڑ دیا گیا...... جب ایک محبت کرنے والے...... ایک عشق رکھنے والے...... ایک محبوب کے جلوؤں میں گم رہنے والے...... اس کھجور کے تنے کو سرور کونین، ہادی کونین، سردار کونین، سرکار کونین ﷺ سے دور کیا گیا تو یہ حقیقت ہے کہ محبوب کی جدائی کون برداشت کرتا ہے؟ دلبر کا قرب کون چھوڑتا ہے؟ محبوب کے جسم مبارک سے نسبت جو سکون و قرار کا باعث ہے اس سے کون دیوانہ منہ پھیرتا ہے؟ اس بات پر ملائکہ بھی گواہ ہیں...... صحابہ بھی گواہ ہیں...... بزم رسالت کے تمام مداح گواہ ہیں...... کہ اس کھجور کے تنے نے محبوب ﷺ کو رو رو کر...... آہیں بھر بھر کر...... ہچکیاں لے لے کر...... اپنی بے مثال محبت اور عقیدت کا ثبوت دیا بخاری شریف جلد اول کے یہ الفاظ محبت کی ہریالیاں دینے کیلئے کافی ہیں...... کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں۔

سمعنا للجزع مثل اصوات العشار

یعنی ہم نے اس سے ایسی آواز سنی جیسے اونٹنی کا بچہ روتا ہے

ہاں ہاں...... حضور ﷺ کے غلام اور آپ ﷺ سے قرب کو ہی اپنا دنیا اور آخرت کا اثاثہ شمار کرتے ہیں...... اور در رسول ﷺ کو ہی در حاجت روا مانتے ہوئے یوں عرض کرتے ہیں...... کہ!

در تے کھڑا غلام بڑی دیر ہو گئی

بھر دو میرا وی جام بڑی دیر ہو گئی

دو مٹھڑے مٹھڑے بول ذرا بول سوہنیاں

سنیاں تیرا کلام بڑی دیر ہو گئی

کیونکہ!

محبت والے نام محبوب سے دن رات اپنے گزارا کرتے ہیں..... عقیدت والے محبوب کے جلوؤں میں رات اپنی گزارا کرتے ہیں..... قسمت والے محبوب کے قدموں میں حیات اپنی گزارا کرتے ہیں..... سعادت والے محبوب کے تلوؤں میں لمحات گزارا کرتے ہیں۔

میرے قابل قدر اور معزز سامعین!

اب وقت ہوا چاہتا ہے آج کی اس پاک روحانی اور عقیدت بھری محفل پاک میں نعت سرور کونین ﷺ پیش کرنے کی باکمال سعادت حاصل کرنے والے خوش نصیب آخری ثنا خوان کا..... ہمارے کراچی سے تشریف لائے ہوئے معزز ثنا خوان..... پاکستان اور بیرون پاکستان مقبول و معروف ثنا خوان..... میری مراد سوز وگداز کے پیکر ثنا خوان..... اچھی آواز اور خوبصورت انداز کے حامل ثنا خوان..... اور ثنا خوانوں میں خود آپ اپنی پہچان ثنا خوان..... محترم المقام ڈاکٹر محمد نثار معرفانی صاحب ہیں..... محترم معرفانی صاحب جب نعت پڑھتے ہیں تو اس محبت اور عقیدت و خلوص سے نعت سرور کونین ﷺ پڑھتے ہیں..... کہ الفاظ سے نعت رسول ﷺ کے

الفاظ ہونے کے سبب خوشبوئے کوئے مدینہ آتی ہے ...... اور اس پر کیف لمحے حضور کے غلاموں کے یارسول اللہ ﷺ یا حبیب اللہ ﷺ کے نعروں سے محفل کی نگری سجی نظر آتی ہے...... تو ان محبتوں سے ان عقیدتوں...... کو اپنے دامن میں سجائے نعت سرورِ دو عالم ﷺ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنے کیلئے تشریف لاتے ہیں

محترم ڈاکٹر محمد نثار معرفانی صاحب اور آپ حضرات بھی اپنے ذوق اور بے مثال شوق کا اظہار کرتے ہوئے ایک محبت اور الفت کا پیامی نعرہ بلند کریں...... اور سرکارِ دو عالم ﷺ کی بارگاہ بے مثال میں درود و سلام کا نذرانہ پیش کریں۔

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل ذکر مصطفی ﷺ

سامعین ذی وقار!

آپ حضرات سماعت فرما رہے تھے...... محترم ڈاکٹر نثار معرفانی صاحب کی خوبصورت آواز اور مایہ ناز انداز میں نعت سرور کونین ﷺ ...... یقیناً آپ اس محفل پاک میں اتنے تھوڑے سے وقت میں حضور سرکار مدینہ ﷺ کی باتیں سن کر......آپ کی نعتیں سن کر مکہ کی پاک وادی کو چمکانے کا ذکر سن کر...... حضور ﷺ کا اپنے رب کے ہاں سوئے عرش جانے کا ذکر سن کر...... سرکار دو عالم ﷺ کی عنایتوں اور نوازشوں کا ذکر سن کر...... چاند کو اپنی انگلیوں کے اشارے پر رقص کروانے کا ذکر سن کر...... سید کائنات ﷺ کے جانثار اور وفادار صحابہ کرام کا ذکر سن کر...... حضور ﷺ کی آل پاک کا ذکر سن کر حضور ﷺ کی ذات پاک پر درود و سلام پڑھتے ہوئے یوں کہنے پر مجبور ہو چکے ہوں گے...... کہ!

یارسول اللہ ﷺ

ادھر بھی نگاہ کرم یا محمد ! صدادے رہے ہیں یہ در پہ سوالی
بہت ظلم ڈھائے ہیں اہل ستم نے دہائی تری اے غریبوں کے والی
نہ پوچھو دل کیف ساماں کا عالم ہے پیش نظر ان کا دربار عالی
نگاہوں میں ہیں پھر حضوری کے لمحے تصور میں ہے ان کے روضے کی جالی
عطا کیجئے آل زہرا کا صدقہ فضائل کے پھولوں سے دامن ہے خالی
نہ عرفان حیدر ، فقرِ ابوذر ، تمکین سلیماں ، نہ صبر بلالی
ہے سر پہ تاج شفاعت سلامت ، ترا در رہے تا قیام قیامت
توجہ کی خیرات لے کر اٹھے گا نصیر آج آیا ہے بن کر سوالی

محترم سامعین کرام!

سید کائنات، فخر موجودات ﷺ کا مبارک ارشاد گرامی ہے...... کہ!

اَنَا مَوْلٰی مَنْ لَّا مَوْلٰی لَہٗ (ابوداؤد شریف)

ترجمہ: میں ہی اس کا والی ہوں جس کا کوئی بھی نہیں ہے

جناب بندہ!

بے آسراؤں کو سہارا دینے والے کریم نبی ﷺ ...... بے سہاروں کو سہارا دینے والے رحیم نبی ﷺ...... تمام انسانیت کے محسن نبی ﷺ...... غفلت کے اسیروں کو نجات دلانے والے لجپال نبی ﷺ...... غلاموں کو آداب سلطانی سکھانے والے بے مثال نبی ﷺ...... جابروں کو اخوانی سکھانے والے باکمال نبی ﷺ نے قیامت

کے بارے میں اپنے غلاموں کو تسلی دیتے ہوئے گھبراہٹوں کو دور کرتے ہوئے ......
اپنے نام لیواؤں کو حوصلہ اور قرار دیتے ہوئے ...... فرمایا اے میرے نام پر جانیں
قربان کرنے والو...... اے میرے نام کی عزت کی پاسبانی کیلئے مرمٹنے والو...... اے
میری زلف والیل کے اسیر واللہ جل جلالہ کی عطا کردہ نعمتوں سے میں تمہیں نوازتا رہوں گا
...... کیونکہ خالق کائنات نے مجھے ایسا کریم بنایا ہے...... کہ!

اَنَا مَوْلٰی مَنْ لَّا مَوْلٰی لَہٗ (ابوداؤد شریف)

ترجمہ: میں ہی اس کا والی ہوں جس کا کوئی بھی نہیں ہے

پھر حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ...... نام رسالت کو سن کر جھومنے والے دیوانے
اپنے کریم نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے رحیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ناز کرتے ہوئے یہ کیوں نہ کہیں کہ!

محبوب خدا سید و سرور کے برابر
لاؤ تو کوئی میرے پیغمبر کے برابر

اور محفل کے آخر پر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل آج کی محفل پاک کو اپنی بارگاہ
لازوال میں قبول فرمائے اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی کرنا اور سننا...... اس
سارے بابرکت اور مبارک عمل کو ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائے ...... اور قیامت
کے دن ہم سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو حسنین کریمین ...... کے نانا جان کی شفاعت
نصیب فرمائے ...... آمین۔

نقابت نمبر-10

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

حٰمٓ۝وَالْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ۝

صدق اللّٰہ العظیم

الصّلاۃُ و السّلام علیک یا سیدی یا رسول اللّٰہ

وعلٰی الک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللّٰہ

سامعین کرام!

محبت وخلوص میں بسی آج کی یہ جاذب نظر...... بلکہ رونق نظر...... محفل ذکر سرکار مدینہ ﷺ جس کی ابتدا...... انتہائی عاجزی اور بے حد انکساری سے کی جارہی ہے...... کہ نہ جانیں خالق کائنات اور خالق کائنات کے محبوب ﷺ کو ہم عاجزوں اور نکموں کی کونسی ادا پسند آجائے اور نظر کرم ہو جائے...... فیض وکرم کے بادل چھم چھم برسنے لگیں...... دعا یہ کی جاتی ہے کہ آج کی محفل اور مبارک نعت سرکار مدینہ ﷺ کا صدقہ اللہ جل جلالہ ہمارے حال پر کرم فرماتے ہوئے ہم سب کو ہر طرح کی پریشانیوں سے دور فرمائے اور ہم سب ساتھیوں کو محفل حضور ﷺ کا صدقہ قرب حضور ﷺ عطا فرمائے......اور زندگی کو اپنا معیار اور نکھار حاصل کرنے کیلئے بار بار در رسول ﷺ کی حاضری عطا فرمائے......آمین!

حمدیہ کلام

اے رب کائنات ! یہاں ہے وہاں ہے تو
میری رگوں کے خون کے اندر رواں ہے تو
برتر خرد سے فہم سے ، ادراک و عقل سے
بالائے ہر خیال و قیاس و گماں ہے تو

خالق کائنات کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے!

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَافِی الْاَرْضِ

ترجمہ: جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ کی تسبیح کرتے ہیں

کائنات کے بنانے والا خالق......اور کائنات میں بسنے والی اور سانس لینے والی ہر ہر شے کو حسین جامہ پہنانے والا خالق...... بلکہ جتنے بھی عالم ہیں تمام کے تمام کو حسن بخشنے والا خالق...... حسن کیسا حسن؟ بناوٹ کا حسن...... سجاوٹ کا حسن......تخلیق کا حسن...... تکمیل کا حسن دینے والے وحدہٗ لاشریک مالک وخالق کی وہ ذات پاک ہے......کہ! سب کی نظر اسی کی قدرت ورحمت کی طرف لگی ہے......سب اسی خالق و مالک کے حسن تخلیق کے تسلسل...... پائیداری نکھار......کو دیکھ دیکھ کر......اس وحدہٗ لاشریک کی تعریف کر رہے ہیں...... چاہے کوئی علم والا ہے یا بے علم...... چاہے کوئی امیر ہے یا غریب......سب اس کی تسبیح اور برتری اور حمد وثناء بیان کرنے میں اپنا پل پل لگائے ہوئے ہیں۔

کائنات کو حسن و نکھار سے سجانے والے...... خالق کی قدرت اور شہکار قدرت کو دیکھنے والا اور محسوس کرنے والا...... اور ایمان رکھنے والا تو یوں کہتا ہے...... کہ!

عالم ارواح .... شہکار قدرت ہے

عالم اجسام .... شہکار قدرت ہے

عالم مکان .... شہکار قدرت ہے

عالم لا مکان .... شہکار قدرت ہے

عالم انسان .... شہکار قدرت ہے

عالم ملائکہ .... شہکار قدرت ہے

عالم سفلی .... شہکار قدرت ہے

عالم علوی .... شہکار قدرت ہے

محترم سامعین کرام!

تلاوت قرآن پاک آپ حضرات کیلئے وقت...... اور گھڑیوں کو یادالٰہی میں گزارنے کا بہترین مصرف ہے...... ہر ایک جستجو کرنے والے انسان کو زندگی کے تمام امور...... تمام معاملات...... تمام تر آداب زندگی...... صرف اور صرف...... تلاوت کلام پاک سے ہی حاصل ہو سکتے ہیں کیونکہ...... یہی ایک کتاب ہے جس کی تلاوت پاک بے پناہ فیوض و برکات کی حامل ہے...... اور اس پاک کلام کی تلاوت اور اس کی سمجھ رکھنا ہی قلوب کو نُـوْرٌ عَلٰی نُوْر بنانے کا سبب بنتا ہے...... اس مبارک اور پاکیزہ

کلام کا ایک ایک حرف ...... اعمال کو پاکیزگی اور طہارت دینے والا ہے ...... اس کلام پاک کی تلاوت کے بعد اس کے معانی اور تفسیر جاننے اور انہیں اپنے لئے مشعل راہ بنانا ہی ...... انسان کیلئے سامان آخرت ہے ...... یعنی بخشش کا سامان ہے ...... اللہ عزوجل ہم سب کو زیادہ سے زیادہ ...... قرآن کی تلاوت کرنے ...... اور اسکے الفاظ کے معانی اور تفسیر جاننے کے بعد اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے ...... آمین

قرآن ...... عرشیوں کی پسندیدہ کتاب ہے

قرآن ...... فرشیوں کی پسندیدہ کتاب ہے

قرآن ...... جنتیوں کی پسندیدہ کتاب ہے

قرآن ...... نورانیوں کی پسندیدہ کتاب ہے

قرآن ...... فرشتوں کی پسندیدہ کتاب ہے

قرآن ...... حور و ملک کی پسندیدہ کتاب ہے

قرآن ...... غلمان جنت کی پسندیدہ کتاب ہے

قرآن ...... جن و بشر کی پسندیدہ کتاب ہے

قرآن ...... صحابہ کی پسندیدہ کتاب ہے

قرآن ...... امام الانبیاء ﷺ کی پسندیدہ کتاب ہے

قرآن ...... اللہ عزوجل کی پسندیدہ کتاب ہے

اور اب عرشیوں کی خبر دینے والے ...... فرشیوں کی رہنمائی کرنے والے ...... پاک قرآن کی تلاوت مقدسہ سے محفل پاک کا آغاز کرنے کیلئے ...... میں گذارش کروں گا ...... ایک بہترین خوش آواز قاری قرآن سے کہ وہ تشریف لائیں ...... اور تلاوت کلام

پاک فرمائیں...... قرآن پاک کو اچھی آواز اور بہترین انداز سے پڑھنے والے قاری ...... پاکستان اور بیرون پاکستان معروف و ممتاز قاری قرآن ...... میری مراد ...... زینت القرا، شمس القرا، محترم جناب قاری محمد وحید ظفر قاسمی صاحب ہیں ...... میں انتہائی ادب سے معزز مہمان قاری قرآن ...... جناب قاری محمد وحید ظفر قاسمی صاحب سے التماس کرتا ہوں ...... کہ تلاوت قرآن پاک سے آج کی روحانی ...... ایمانی نشست کا باقاعدہ آغاز فرمائیں ...... تو آپ حضرات ...... عظمتوں اور برکتوں کی حامل کتاب قرآن مجید کے قاری کا استقبال کرتے ہوئے ...... محبت بھرا ...... عقیدت سے نکھرا ...... ہوا نعرہ لگائیں۔

نعتیہ کلام

پاکستان کے معروف اور ممتاز نعت گو شاعر الحاج محمد حنیف نازش صاحب کیا خوب لکھتے ہیں ...... کہ! اے شاہان زمانہ میرا تعارف یہ ہے ...... کہ میں!

بچپن ہی سے سرکار کے ٹکڑوں پہ پلا ہوں
میں شاہ مدینہ کے گداؤں کا گدا ہوں

ہر آن تصور میں حضوری کے مزے ہیں
گویا کہ گنبد کے تلے نعت سرا ہوں

نازاں ہیں مرے بخت پہ شاہان زمانہ
میں کاسہ لئے دہلیز پیغمبر پہ کھڑا ہوں

ہے ناز مجھے نسبت حسان پہ نازش
وہ نعت کا سورج ہیں میں چھوٹا سا دیا ہوں

قابل صد احترام سامعین کرام!

اب سید دو جہاں ﷺ کے میلاد کی پاک روحانی محفل میں نعت سرور کونین ﷺ پڑھنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں...... معصوم سی آواز کے مالک ثناء خوان اور بچپن ہی سے سرکار دو عالم ﷺ کی ثنا خوانی کا شرف رکھنے والے پیارے ثنا خوان...... میری مراد! محترم محمد عمیر مشتاق صاحب ہیں...... میں اس کم عمری میں ثناء خوانی کی سعادت حاصل کرنے والے ثنا خوان سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ تشریف لائیں...... حضور سرور کونین ﷺ کی مدح سرائی فرمائیں...... آپ حضرات سے بھی عرض کرتا ہوں...... کہ اس ننھے منے...... ثنا خوان کہ حوصلہ افزائی کرتے ہوئے...... اپنے ذوق اور شوق سے محفل نعت کا ترجمان نعرہ بلند فرمائیں۔

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ

قابل عزت سامعین کرام!

خالق کائنات نے قرآن پاک میں ورفعنا لک ذکرک ارشاد فرما کر ہر گھڑی...... ہر ساعت...... لحہ بہ لحہ...... حضور سرکار مدینہ ﷺ کے ذکر کو آپ ﷺ کیلئے بلند کر رہا ہے...... رفعت دے رہا ہے...... اور عروج دے رہا ہے...... فوقیت دے رہا ہے...... یہ تو ایک حقیقت ہے کہ محبّ تو ہر وقت یہی چاہتا ہے کہ جس کسی کی بھی زبان کھلے وہ میرے محبوب کے ذکر کے نغمے الاپے...... اور یہاں تو معاملہ ہی جدا ہے...... محب وحدہٗ لاشریک ہے اور نظام کائنات کا خالق ہے...... وہ اپنی تمام تر ملکیت اور مخلوق میں ہر کسی سے محبوب کا ذکر کروانا چاہتا ہے...... چاہے کوئی کسی بھی حیثیت کا مالک ہو...... کسی بھی مقام وشان کا حامل ہو...... اس کے لئے محبوب ﷺ کا ذکر پاک

کرنا......لازمی قرار دے دیا گیا ہے......اور خالق کائنات نے یصلون علی النبی فرما کر......نوریوں کا اور اپنی ذات مبارکہ کا محبوب ﷺ کے ذکر میں شریک ہونا بیان فرما دیا ہے......اور تمام مخلوق کے سامنے اپنے محبوب کے ذکر کو ورفعنا لک ذکرک......فرما کر پیارا......میٹھا......بلند......اور رفعت والا ذکر نبی ﷺ ثابت کر دیا ہے......کہ اے میرے پیارے محبوب ﷺ

پیار والے .... تیرا ذکر کرینگے
اقرار والے .... تیرا ذکر کرینگے
ضمیر والے .... تیرا ذکر کرینگے
وقار والے .... تیرا ذکر کرینگے
کردار والے .... تیرا ذکر کرینگے
اسرار والے .... تیرا ذکر کرینگے
انوار والے .... تیرا ذکر کرینگے
تفسیر والے .... تیرا ذکر کرینگے
تحریر والے .... تیرا ذکر کرینگے
تقریر والے .... تیرا ذکر کرینگے
عزت والے .... تیرا ذکر کرینگے
محبت والے .... تیرا ذکر کرینگے
غیرت والے .... تیرا ذکر کرینگے
عظمت والے .... تیرا ذکر کرینگے

احسان والے .... تیرا ذکر کرینگے

شان والے .... تیرا ذکر کرینگے

قرآن والے .... تیرا ذکر کرینگے

جہان والے .... تیرا ذکر کرینگے

آسمان والے .... تیرا ذکر کرینگے

اور زمانے بھر میں نسبت والو...... اپنی اپنی نسبتوں کو یاد کر کے جھوم اُٹھو...... کہ خالق کائنات نے محبوب ﷺ کے ذکر کو بلند فرما کر یہ ثابت کر دیا ہے...... کہ!

میراں محی الدینؒ ...... تیرا ذکر کرینگے

خواجہ معین الدینؒ ...... تیرا ذکر کرینگے

بابا فریدالدینؒ ...... تیرا ذکر کرینگے

خواجہ نظام الدینؒ ...... تیرا ذکر کرینگے

سید طاہر علاؤ الدینؒ ...... تیرا ذکر کرینگے

خواجہ بہاؤالدینؒ ...... تیرا ذکر کرینگے

غازی علم الدینؒ ...... تیرا ذکر کرینگے

مورخین کا قلم اس بات پر گواہ ہے...... کہ سابقہ اور موجودہ تمام اہل نظر...... تمام اہل محبت...... تمام اہل ذوق...... تمام اہل نسبت...... اپنے اپنے جدا جدا تصور میں...... اپنی اپنی جدا جدا حاضری دربار رسالت میں یوں پیش کرتے ہیں...... حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ یوں فرما کر:

واحسن منک لم ترقط عینی
واجمل منک لم تلد النسآءُ
خلقت مبراءً من کل عیب
کانک قد خلقت کما تشآءُ

اور حضرت امام شرف الدین بوصیریؒ یہ فرما کر!

مولای صل وسلم دائما ابدا
علی حبیبک خیر الخلق کل ہم
محمد سید الکونین والثقلین
والفریقین من عرب ومن عجم

اور محبت و عقیدت کے ترجمان...... حضرت شیخ سعدیؒ یوں فرما کر!

بلغ العلٰی بکمالہ
کشف الدجٰی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلو علیہ وآلہٖ

اور امیر خسروؒ یوں کہہ کر...... کہ!

خدا خود میر مجلس بود اندر لامکاں خسرو
محمد شمع محفل بود شب جائے کہ من بودم

اور محبت و خلوص کے پیکر...... حضرت عبدالرحمٰن جامیؒ یوں فرما کر!

وصل اللّٰہ علی نورِ کزو شد نور ہا پیدا
زمین از حب او ساکن فلک در عشق او شیدا
گر نام محمد را نیا وردِ شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا

اور امام عاشقاں! امام احمد رضا بریلویؒ یوں فرما کر!

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
شہر یارِ ارم، تاجدارِ حرم
نو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

اور شاعر مشرق ڈاکٹر اقبالؒ یوں فرما کر!

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب

اور

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اسی طرح سید دو جہاں ﷺ کے غلاموں، عاشقوں، اور نام لیواؤں، نے اپنے اپنے وقت میں سرکار مدینہ ﷺ کی محبت کا اظہار اپنے اپنے انداز میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

محترم سامعین!

اب اس پاک محفل میلاد میں حاضری پیش کرنے ...... ہدیہ نعت پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں گے نکھری اور سریلی آواز ......اور سوز و گداز کی ترجمان آواز والے ثناخوان ...... میری مراد ...... محترم جناب محمد یاسر امجد ضیائی صاحب ہیں ...... یہ ثناخوان اپنی پیاری پیاری ...... میٹھی میٹھی ...... محبت والی آواز میں کبھی تو اسماء الحسنٰی پڑھتے نظر آتے ہیں ...... اور کبھی سرور کونین ﷺ کی عظمت اور شان بیان کرتے ہوئے نعت سرکار دو عالم ﷺ پڑھتے ہوئے نظر آتے ہیں ...... میری اللہ جل جلالہ سے دعا یہ ہے کہ خالق کائنات اپنا خصوصی کرم و فضل فرمائے اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے سرکار مدینہ ﷺ کے ثناء خوانوں سے ہر طرح کے دکھ درد اور تکلیفیں پریشانیاں دور فرمائے ...... آمین۔

تو اب میں گذارش کرتا ہوں ...... سرکار مدینہ ﷺ کی ثناخوانی کے صدقے میں مہکنے والے پھولوں میں سے ایک مہکتے پھول ...... محترم جناب محمد یاسر امجد ضیائی صاحب سے ...... کہ وہ تشریف لا کر حضور ﷺ کے غلاموں ...... سرکار ﷺ کی محبت کا دم بھرنے والے عاشقوں کو حضور سرور کونین ﷺ کی پیاری پیاری ...... نعتیں سنائیں ...... آپ حضرات بھی اس ثناخوان رسول کی حوصلہ افزائی ...... فرماتے ہوئے ...... بلند آواز سے ایک نعرہ بلند فرمائیں۔

نعرہ تکبیر ...... نعرہ رسالت ...... محفل سرکار مدینہ ﷺ

محترم سامعین!

ابھی ابھی...... آپ سب سامعین حضرات کے سامنے ہمارے عزیز ثناخوان بھائی محترم محمد یاسر امجد ضیائی صاحب...... بڑی محبت...... بڑی عقیدت...... بڑے خلوص سے اسماء الحسنٰی پڑھنے کے بعد سرور کائناتﷺ کی نعت شریف پڑھنے کی سعادت حاصل کر رہے تھے...... اور دوران نعت وہ اشعار کی صورت میں سرور دوجہاں، زینت دوجہاںﷺ کے لامکاں کی سیر کرنے کا ذکر کر رہے تھے...... یعنی معراجِ حضورﷺ کا ذکر کر رہے تھے...... تو اس گھڑی میرے ناقص ذہن میں ایک کلام گردش کر رہا تھا...... کہ!

جبرائیل سرکارﷺ دے پیر چمے
حکم رب تھیں کیتا دیدار آکے
چلو عرش تے آیاں براق لے کے
ذرا باہر تے ویکھو سرکار آکے
نوری بن کے جلوس دی شکل اندر
درتے کھڑے نیں کئی ہزار آکے
مسجد اقصیٰ چہ نعرے پے لان لیاقتؔ
پہلی اُمتاں دے تاجدار آکے

اور یہ بھی یاد رہے کہ سرکار دو عالمﷺ جب شب معراج عرش پر تشریف لیجاتے ہیں ...... تو ادھر آسمان پر بھی کیا حسین منظر ہے...... بقول شاعر...... کہ!

حوراں پلکاں بچھائیاں سی وچہ راہواں
جدوں عرش تے نبی مختار چلے
رُخ انور توں میم دا پردہ اُٹھا کے تے
ذات حق کا داکرن دیدار چلے
پیدل جانا وی ذرا نہ سی مشکل
کیہڑا اوس دی نال رفتار چلے
رب گھلیا تائیوں براق لیاقت
اک قدم وی ناں میرا یار چلے

اور جب سرکار دوعالم ﷺ ...... ارض و سما کو عبور فرما کر ...... اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہوئے ...... تو!

رب نے آکھیا میریا محبوبا
تحفے میرے تو بے شمار لے جا
کنجی لے جا بخششاں رحمتاں دی
ساری جنت دی باغ و بہار لے جا
لے جا اُمت دے لئی نماز روزے
توں ایں نوری تے نوری انوار لے جا
رب نبی نوں کیتا فرمان لیاقت
وچ جنتاں دے گنہگار لے جا

اور سرکار مدینہ ﷺ کی معراج پاک کے بارے میں ...... عاشق رسول گدائے آل رسول ...... مفسر قرآن ...... علامہ صائم چشتیؒ نے کیا خوب لکھا ہے ...... کہ!

ہو رہی جبکہ بارش تھی انوار کی
یاد آئی تھی اُمت گنہگار کی
بات بننے لگی ہر خطا کار کی
بے سہاروں کو ملتے سہارے گئے

عرش جھکتا گیا یار چلتا رہا
لامکاں تک کا رستہ سمٹتا گیا
پردہ اُٹھتا گیا نور ڈھلتا رہا
خوب جلوؤں سے جلوے نکھارے گئے

چاند کی جب کہ چھبیس تاریخ تھی
چاند لاتا کہاں سے بھلا چاندنی
پر دو عالم سے صائمؔ جو تھی روشنی
نور دیتے تھے اُن کو نظارے گئے

قابل قدر......سامعین کرام!

اب محفل حضور ﷺ میں نعت حضور ﷺ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنے والے ثنا خوان...... میری مراد......اپنی آواز میں سوز و گداز کی یکساں جھلک رکھنے والے ثنا خوان...... طبیعت میں نفاست اور نگاہوں میں محبت رکھنے والے ثنا خوان......ثنا خوانوں میں عرصہ دراز سے ممتاز اور معروف ثنا خوان محترم المقام جناب محمد عاصم عبید سہروردی صاحب ہیں

تو میں انتہائی خلوص اور محبت کا مظاہرہ کرتے ہوئے......اپنے الفاظ کو طوالت سے اختصار روکتے ہوئے...... عرض کرتا ہوں...... مدّاح سرکار مدینہ ﷺ...... عاشق مدینہ......محترم جناب عاصم عبید سہروردی صاحب سے......کہ وہ تشریف لائیں اور پنی

محبت کی پیامی آواز میں حضور تاجدار مدینہ ﷺ کے دربار گوہر بار میں ہدیہ نعت پیش کرنے کا شرف حاصل کریں

اور اس سے پہلے کہ محترم مہمان ثنا خوان ہدیہ نعت پیش کریں ...... آپ سامعین حضرات اپنے ذوق اور محبت کا اظہار کرتے ہوئے ...... خلوص اور عقیدت کا ترجمان نعرہ لگائیں

نعرہ تکبیر ...... نعرہ رسالت ...... محفل سرکار مدینہ ﷺ

جناب محترم

آؤ آج کریں سارے پیار کی باتیں
محبوب خدا سید و سردار کی باتیں
جب عشق و محبت میں سجی بزم نبی ہو
پھر دل کو پسند آتی ہیں دلدار کی باتیں

حضور ﷺ سے محبت رکھنے والے ...... نسبت رکھنے والے ...... عشق رکھنے والے ...... عشاق نعت سرکار ﷺ کے بارے میں کہتے ہیں کہ! نعت تاجدار مدینہ ﷺ کی صفت و ثنا کا نام ہے ...... اور نعت ہی محبت اور عشق کا دوسرا نام ہے ...... اپنے محبوب کی زلفوں کی تعریف کرنا ...... محبوب کے شہر کا ذکر کرنا ...... محبوب کی حسیں گلیوں کا تصور پیش کرنا ...... محبوب کے شہر کے در و دیوار سے عقیدت کا ذکر کرنا ...... یہ سب باتیں ...... یہ ساری حقیقتیں محبت اور عشق سے ہی اپنا وجود رکھتی ہیں ...... محبت اور عشق رکھنے والے حضور ﷺ کے غلاموں کی نظر میں تو نعت سید دو عالم ﷺ ...... غلاموں ...... گداؤں ...... اور در رسول ﷺ کے منگتوں کے دلوں میں ...... محبت سرکار ﷺ کے ٹھاٹھیں مارتے سمندر کا نام ہے ...... جبھی تو حضور سرور کونین ﷺ کے غلام کہتے ہیں ...... کہ!

نعت ...... حقیقت کا نور ہے

نعت ...... محبت کا سرور ہے

نعت ...... غلاموں کیلئے باعث عزت ہے

نعت ...... منگتوں کیلئے لازوال دولت ہے

نعت ...... عشق والوں کیلئے سکون و قرار ہے

نعت ...... چاہت والوں کیلئے ذریعہ نجات ہے

نعت ...... عقیدت والوں کیلئے باعث رحمت ہے

نعت ...... دیوانوں کیلئے سرمایہ حیات ہے

نعت ...... گداؤں کیلئے محبوب کی بات ہے

نعت ...... نعت خوانوں کیلئے توشہ آخرت ہے

نعت ...... درد والوں کیلئے تاج سکندری ہے

نعت ...... خلوص والوں کیلئے گوہر سروری ہے

محترم سامعین!

یہ تو ابھی بات ہو رہی تھی ...... حضور تاجدار مدینہ ﷺ کی نعت شریف کے بارے میں ...... اور اب بات کرنا چاہتا ہوں ...... ان خوش نصیبوں کی ...... ان مقدر کے سکندروں کی ...... ان بخت کے گوہر نایاب کی ...... جو محفل نعت میں بیٹھ کر ...... اپنے سرکار ﷺ کی دلوں کو روحانیت بخشنے والی باتیں سنتے ہیں ...... اور تصور مدینہ میں عاجزی سے اپنی نظروں کو جھکاتے ہیں ...... اور آنکھوں سے یاد حضور ﷺ میں چھم چھم آنسو برساتے ہیں ...... وہ کیسے خوش قسمت دیوانے ہیں جو اتنا اچھا بخت پاتے ہیں

......اپنی راتیں...... گرمی اور سردی کی پروا کیے بغیر محفل سرکار ﷺ میں گزاتے ہیں ......ایسے خوش نصیبوں کے بارے میں شاعر نے کیا خوبصورت الفاظ لکھے ہیں...... کہ!

جب بھی سرکار خیالات میں آجاتے ہیں
دل کا ویرانہ گلستان بنا جاتے ہیں
بزم سرکار ﷺ میں جو اشک لٹا کر جائیں
صائم اشکوں کی قسم بزم سجا جاتے ہیں

اور محفل نعت میں بیٹھنے والے...... حضور ﷺ کی مبارک نعت کی باتیں سننے والے...... آپ ﷺ کی ذات کی باتیں سننے والے...... تاجدار مدینہ ﷺ کے شہر مدینہ سے محبت رکھنے والے...... اور کوئے مدینہ کی خاک کو آنکھوں کا سرمہ تصور کرنے والے تو...... ہر بزم میں...... ہر محفل میں...... ہر پاک نشست میں...... ہر رات میں...... رو رو کر یوں عرض کرتے ہیں...... کہ!

یا محمد میں جنت نہیں مانگتا تیری بستی میں چھوٹا سا گھر چاہیے
میرے سجدوں کی ہے بس یہی آرزو تیری چوکھٹ تیرا سنگ در چاہیے
پھول کلیاں چمن چاند تارے کہاں باغ طیبہ کے در کے نظارے کہاں
ہو فرشتو مبارک تمہیں کہکشاں مجھکو طیبہ کی گرد سفر چاہیے

جناب بندہ!

یہ ان عشق والوں کا مقام ہے...... جو عقل کو زیر قفل رکھ کر...... اپنے محبوب کے عشق کو پروان چڑھاتے ہیں...... اور جو نام محبوب پر سب کچھ قربان کر کے عشق کو پروان چڑھاتے ہیں...... ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ان نفوس کے نام قرطاس محبت پر چمکتے

رہتے ہیں......کیونکہ......عشاق کا عقیدہ یہ ہوتا ہے......کہ!

سچا عشق نصیب اے عاشقاں نوں
عاشق عشق سرور نال سجدا اے
رات سجدی اے نال ستاریاں دے
تے دن سورج دے نور نال سجدا اے
سولی چڑھ جاناں مونہوں بولنا ناں
تختہ دار منصور نال سجدا اے
سچ پچھو تے رب دی سونہہ ناصر
سارا جگ حضور نال سجدا اے

میرے معزز سامعین!

میں محفل پاک کے اختتام پر......انتظامیہ کی طرف سے اور اپنی طرف سے......محفل پاک کی رونق بننے والے تمام حضور ﷺ کے غلاموں......اور دیوانوں کو ہدیہ تشکر پیش کرتا ہوں......کہ آپ حضرات نے اپنے قیمتی وقت کو نام سرور کائنات ﷺ پر قربان کرتے ہوئے......محفل میں تشریف لا کر......بڑی عاجزی سے......حضور سرور دو جہاں ﷺ کے حضور ہدیہ درود و سلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کی......اور آقا کی محفل میں ہدیہ نعت پیش کرنے والے ثنا خوانوں اور محفل سرکار ﷺ کو سجانے کا انتظام کرنے والے......خوش نصیبوں کی حوصلہ افزائی فرمائی......اور محفل کے اختتام پر سرکار مدینہ ﷺ کو کائنات کے والی و مختار جانتے ہوئے......یوں عرض کرتے ہوئے......اپنے اپنے گھروں کو تشریف لے جائیں......کہ!

خالق کل نے آپ کو مالک کل بنا دیا
دونوں جہاں ہیں آپ کے قبضہ و اختیار میں

نقابت نمبر-11

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ ٥

صدق اللّٰہ العظیم

وصلی اللّٰہ علٰی نور کزو شد نور ہا پیدا
زمیں ازحب اوساکن فلک درعشق اوشیدا

محبت کے باغیچے میں سجی یہ آج کی بزم ذکر رسول ﷺ ...... جس کی روحانیت اپنی مہکی مہکی خوشبو ہر سُو تقسیم کررہی ہے...... اس پروقار محفل پاک کو دیکھ کر...... چاند بھی مسکرا کر ...... اپنی روشنیاں بانٹ رہا ہے...... اور یوں محسوس ہوتا ہے...... کہ چاند بھی آج محفل میلاد میں روشنی بانٹ کر...... ذکر سرکار مدینہ ﷺ کی پاک محفل میں اپنا حصہ ڈال رہا ہے...... اس لئے کہ اس حقیقت سے تو انکار کوئی بھی نہیں کرسکتا کہ چاند بھی نور نبوت سے خیرات لے کر چمکنے والوں میں شمار ہوتا ہے...... اللہ عزوجل ان محافل میلاد کی رونقوں کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اسی طرح عشاق کے سینوں کو سکون وراحت دینے کا سبب بنائے رکھے...... آمین۔

حمدیہ کلام

اس دنیا کی ہر ایک شے کو بنانے والا میرا اللہ
سب کو روزی دینے اور دلانے والا میرا اللہ
پانی کے اندر سے پہاڑ اُگانے والا میرا اللہ
صحراؤں میں نخلستان بنانے والا میرا اللہ
ہر سو دریاؤں کا جال بچھانے والا میرا اللہ
اور ان کھیتوں کی پیاس بجھانے والا میرا اللہ

اس کائنات...... قدرت کے حسین شہکار کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے...... سوچنے والوں کو اپنی قدرت کاملہ کی یاد دلانے والے...... مالک وخالق نے کلام پاک میں ارشاد فرمایا ہے
قل ھو اللہ احد ترجمہ فرمادیجئے کہ اُس کا کوئی شریک نہیں، وہ احد ہے
یعنی...... وہ کائنات کا مالک وخالق...... خود اپنے محبوب کی پاک زبان سے اعلان کروا رہا ہے...... اپنے بندوں کو عقیدہ توحید سکھا رہا ہے...... اور اپنے سوا زمانے میں بتوں اور طرح طرح کے اپنے ہاتھوں سے تراشے ہوئے اصنام کو اپنا خدا اور حاجت روا ماننے والوں کو یہ خالق حقیقی کا کھلا فرمان...... زبان محبوب ﷺ سے لوگوں کو سنایا جا رہا ہے...... کہ اے میرے بندوں...... جس خدا نے تمہیں اتنا خوبصورت اور اچھی سیرت والا بنایا ہے...... تم لوگ یاد رکھو کہ اس مالک وخالق کا کوئی شریک نہیں...... نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ ہی وہ کسی کی اولاد ہے...... بلکہ وہ بلند شان کا مالک معبود لا شریک اپنی ہر ہر صفت میں کسی کو شریک نہیں رکھتا...... وہ کائنات کا بنانے والا خالق کائنات کو بے مثال حسن سے سجانے والا خالق...... اپنی تمام صفات میں وحدہٗ لاشریک ہے...... اس کی تمام مخلوق کے ذمے یہ حق ہے کہ وہ اسی کو واحد اور عبادت کے لائق جانیں کیونکہ وہی روز اول اور روز جزا کا مالک ہے۔

وہ خالق!

نظام ہستی کو چلانے والا ...... خالق کائنات

کہساروں اور پہاڑوں کو بنانے والا ...... خالق کائنات

ہر طرف دریاؤں کا جال بسانے والا ...... خالق کائنات

پتھروں میں کیڑوں کو پالنے والا ...... خالق کائنات

بے نواؤں تک شب و روز رزق پہنچانے والا ...... خالق کائنات

ارض و سما کو لفظ کن سے بنانے والا ...... خالق کائنات

باغات کو خوشبوؤں سے مہکانے والا ...... خالق کائنات

کھیتوں میں ہریالی بسانے والا ...... خالق کائنات

تلاوت قرآن پاک

محترم سامعین!

اس دنیا میں کون ہے؟ جو اپنے آپ کو پرسکون محسوس کرتا ہو اور اس کو کوئی پریشانی لاحق نہ ہو...... یقیناً اس دنیا میں ایسا کوئی نہیں ہے...... ہر کوئی کسی نہ کسی پریشانی سے ضرور دوچار ہے...... عورت ہو یا مرد...... بچہ ہو یا بوڑھا...... امیر ہو یا غریب...... خاوند ہو یا بیوی...... بہن ہو یا ماں...... بھائی ہو یا باپ...... اُستاد ہو یا شاگرد...... سب ہی پریشان دکھائی دیتے ہیں...... والدین اپنی اولاد کیلئے فکرمند ہیں ...... اور اولاد اپنے بہتر مستقبل کیلئے پریشان دکھائی دیتے ہیں...... غریب اپنی غربت پر نالاں ہیں اور امیر اپنی دولت کے حساب و کتاب سے فکرمند ہیں...... ان پریشانیوں میں سے کچھ پریشانیاں ایسی ہیں جن کا حل انسان خدا کی عطا کردہ صلاحیتوں سے کرتا

ہے اور بعض پریشانیاں ایسی ہیں جن سے چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے کوئی بھی مناسب راستہ نظر نہیں آتا...... ایسی دنیاوی پریشانیوں سے چھٹکارا دینے کیلئے خالق کائنات نے ہر قوم کی طرف انسانیت کی ہر طرح کی رہنمائی کرنے کیلئے انبیاء کرام کو معبوث فرمایا...... انبیائے کرام کو ان کی امتوں کیلئے سب سے افضل و مکرم رہنما اور دستگیر قرار دیا...... اور اسی سلسلے میں خالق کائنات نے ہم پریشان حالوں اور فکر مندوں کیلئے اپنے محبوب ﷺ کو معبوث فرمایا اور محبوب ﷺ پر لاریب کتاب کو نازل فرمایا جس میں ہم گنہگاروں کی پریشانیوں کی نشاندہی بھی کر دی گئی اور پھر بھی ان سب کا مناسب حل بھی قرآن پاک میں ارشاد فرما دیا اور قیامت تک کے آنے والے کسی بھی طبقہ سے ...... کسی بھی ملک سے، کسی بھی قوم سے، تعلق رکھنے والے انسانوں کو یہ یقین دلایا کہ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ...... یعنی جو بندہ بھی اس مبارک اور عظمت و فضیلت والی کتاب لاریب پر عمل کرے گا ہر طرح کے فکر و پریشانی سے چھٹکارا پا جائے گا...... اور یہ حقیقت ہے...... کہ!

پریشانیوں سے چھٹکارا ...... قرآن دیتا ہے

بے نواؤں کو سہارا ...... قرآن دیتا ہے

ظاہر کو نکھار ...... قرآن دیتا ہے

باطن کو چمک ...... قرآن دیتا ہے

فکر مندوں کو سکون ...... قرآن دیتا ہے

الجھنوں سے نجات ...... قرآن دیتا ہے

بیماروں کو شفاء ...... قرآن دیتا ہے

رہزنوں کو سیدھی راہ ...... قرآن دیتا ہے

اب عظمت اور عزت والی کتاب لاریب کی تلاوت مقدسہ کرنے کی سعادت حاصل کریں گے......ہم سب کیلئے قابل احترام قاری قرآن......وطن عزیز کے معروف اور ممتاز قاری قرآن بلکہ اُستاذ القرا......زینت القرا......رموز قرآت سے آشنا قاری قرآن......میری مراد......زینت القرا......محترم المقام جناب قاری عبدالغفار جہلمی صاحب ہیں ......تو میں انتہائی ادب اور خلوص سے عرض کرتا ہوں محترم قاری عبدالغفار جہلمی صاحب سے کہ وہ تشریف لائیں اور تلاوت کلام پاک فرما کر قرآن کے مبارک اور بے مثال روحانیت سے پر الفاظ سے ہمارے قلوب میں اس کی برکات اُتاریں اور آپ حضرات قاری قرآن اور قرآن کی عظمت اور شان کے نام ایک محبت کا ترجمان نعرہ بلند فرمائیں

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......محفل ذکر مصطفی ﷺ

محترم سامعین کرام!

بساؤ قلب میں زلف رسول کی خوشبو
تمہیں جو چاہیے کیف و سرور کی نسبت
بلالؓ و بوذرؓ و سلیمانؓ کی ذات شاہد ہے
مقام عجز ہے اُونچا ، غرور کی نسبت
وہاں کلیم کی باتیں یہاں مقام نبی ﷺ
مدینہ ارفع و اعلیٰ ہے طور کی نسبت
متاع عظمت کون و مکاں ملی اس کو
نصیر مل گئی جس کو حضور ﷺ کی نسبت

اور محبت والے تو یوں کہتے ہیں...... کہ!

میرے نبی ﷺ ...... نورِ دیدہ آدم ہیں ...... یہ بھی اُنکی نعت ہے

میرے نبی ﷺ ...... صفائے سینہ نیّر اعظم ہیں ...... یہ بھی اُنکی نعت ہے

میرے نبی ﷺ ...... نور نگاہ شہود ہیں ...... یہ بھی اُنکی نعت ہے

میرے نبی ﷺ ...... مقبول رب ودود ہیں ...... یہ بھی اُنکی نعت ہے

میرے نبی ﷺ ...... بیاض روئے سحر ہیں ...... یہ بھی اُنکی نعت ہے

میرے نبی ﷺ ...... طراز فلک و قمر ہیں ...... یہ بھی اُنکی نعت ہے

میرے نبی ﷺ ...... جلوہ انوار ہدایت ہیں ...... یہ بھی اُنکی نعت ہے

میرے نبی ﷺ ...... پیکر برکات و سعادت ہیں ...... یہ بھی اُنکی نعت ہے

میرے نبی ﷺ ...... شمع شبستان ماہ منور ہیں ...... یہ بھی اُنکی نعت ہے

نیرے نبی ﷺ ...... قندیل فلک مہر انور ہیں ...... یہ بھی اُنکی نعت ہے

میرے نبی ﷺ ...... رونق ریاض گلشن ہیں ...... یہ بھی اُنکی نعت ہے

میرے نبی ﷺ ...... آرائش نگارستان چمن ہیں ...... یہ بھی اُنکی نعت ہے

میرے نبی ﷺ ...... نورسِ گلشن خوبی ہیں ...... یہ بھی اُنکی نعت ہے

میرے نبی ﷺ ...... چمن آرائے باغ محبوبی ہیں ...... یہ بھی اُنکی نعت ہے

میرے نبی ﷺ ...... زینت گلستانِ دوعالم ہیں ...... یہ بھی اُنکی نعت ہے

میرے نبی ﷺ ...... حسنِ چمن دوعالم ہیں ...... یہ بھی اُنکی نعت ہے

محترم سامعین!

کریم، رحیم، عظیم، نبی کریم ﷺ کے دربار گوہر میں ہدیہ نعت پیش کرنے کیلئے میں گزارش کرتا ہوں وطن کے مشہور اور ممتاز ثنا خوان ...... خوش الحانی کی چاشنی اور مٹھاس سے لبریز آواز والے ثنا خوان جو سرکار دوعالم ﷺ کی نعت پاک عربی میں پڑھیں تو کمال کردیں اور اگر سرائیکی زبان میں پڑھیں تو نعت کے کلام کے ایک ایک لفظ سے حسن جاناں کی خوشبو آئے اور اُردو اور پنجابی نعتیہ کلام پڑھنے میں تو ہمارے معزز مہمان ثنا خوان اپنا ثانی ہی نہیں رکھتے ...... میری مراد! انتہائی پر اثر آواز اور جاذب نظر انداز والے معروف و مقبول ثنا خوان ...... محترم جناب محمد ناصر عباس چشتی صاحب (آف جھنگ) ہیں تو میں انتہائی خلوص سے آج کی اس پر وقار اور پر بہار محفل پاک میں ہدیہ نعت پیش کرنے کیلئے گزارش کرتا ہوں محترم محمد ناصر عباس چشتی صاحب سے کہ وہ تشریف لائیں اور قدرت کی عطا کردہ بے مثال آواز سے نعت سرور کونین ﷺ پیش فرمائیں ...... اور آپ حضرات نعت سرور کونین ﷺ سنانے کیلئے تشریف لانے والے ثنا خوان کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے ایک محبت بھرا ذوق عقیدت سے نکھرا نعرہ لگائیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل ذکر مصطفیٰ ﷺ

محترم سامعین کرام!

ابھی ابھی آپ حضرات ہمارے معزز مہمان ثنا خوان جناب محمد ناصر عباس چشتی صاحب سے حضور ﷺ کی عطاؤں اور نوازشوں کا ذکر کرنے والے کلام سماعت کر رہے تھے ...... اس بات کی جامعیت اور حقیقت سے انکار تو کوئی بھی نہیں کرسکتا ...... کہ عزت دینے والا ...... شہرت دینے والا ...... عظمت دینے والا ...... شوکت دینے

والا...... علم دینے والا ...... حلم دینے والا ...... حکومت دینے والا...... دولت دینے والا...... حکمت دینے والا...... صحت دینے والا...... مال دینے والا......اولاد دینے والا ......وہی مالک کائنات، خالق کائنات، اللہ عزوجل ہی ہے سب عظمتیں......سب عزتیں......سب حکمتیں......سب دولتیں...... بلکہ ہر اک چیز عطا تو وہی کرتا ہے مگر اپنے پیارے محبوب سرور کائنات ﷺ کا صدقہ عطا کرتا ہے......حسان پاکستان الحاج محمد اعظم چشتی صاحب نے کیا خوب لکھا ہے......کہ!

کسی کو کچھ نہیں ملتا تیری عطا کے بغیر
خدا بھی کچھ نہیں دیتا تیری رضا کے بغیر
کہو گدا سے نہ دست طلب دراز کرے
یہ در وہ ہے جہاں ملتا ہے التجا کے بغیر
نماز میں نہیں شامل اگر خیال حضور
تو جان لو کہ یہ کشتی ہے ناخدا کے بغیر
کئی بہشت دکھائے گئے مجھے لیکن
یہ دل بہل نہ سکا کوئے مصطفیٰ کے بغیر
میں سوچتا ہوں کہ اعظم شب طویل حیات
کٹے گی کیسے کسی درد آشنا کے بغیر

یعنی......کہ!

اللہ ﷻ ہمیں اپنے محبوب ﷺ کی رضاؤں کا صدقہ عطا کرتا ہے......ہمیں محبوب ﷺ کے حسن کی زکوٰۃ عطا کرتا ہے ...... ہماری دعاؤں اور التجاؤں کو محبوب ﷺ کے وسیلے سے ہی درجہ قبولیت عطا کرتا ہے......تو میں ایسے بلند شان اور

ارفع مقام محبوب ﷺ کے بارے میں کیوں نہ کہوں...... کہ!

جان حق و صداقت ...... اک نظر کرم کرو

شان لطف و کرامت ...... اک نظر کرم کرو

عکس حسن حقیقت ...... اک نظر کرم کرو

کنز رحمت رحمٰن ...... اک نظر کرم کرو

آفتاب نبوت ...... اک نظر کرم کرو

مہتاب رسالت ...... اک نظر کرم کرو

عظمتوں کی عظمت ...... اک نظر کرم کرو

عزتوں کی عزت ...... اک نظر کرم کرو

رفعتوں کی رفعت ...... اک نظر کرم کرو

زینت باغ جنت ...... اک نظر کرم کرو

قابل ذی وقار......سامعین کرم!

اب فخر عنوان رحمت......فخر و جان رحمت......شوکت رسالت......زینت نبوت......سید دو جہاں......امام مرسلاں ﷺ کی بارگاہ اقدس میں ہدیہ نعت پیش فرمانے کیلئے......ہماری آج کی روحانیت کی تربیت گاہ......محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ میں سنت رسول سے سجے چہرے والے ثنا خوان......رموز تجوید و قرآت سے آشنا قاری قرآن، ثنا خوان......اور یہ بھی بتاتا چلوں کہ ہماری آج کی محفل پاک میں...... ابھی ابھی......حضور ﷺ کی ثنا خوانی کا شرف حاصل کرنے والے معزز ثنا خوان......کا تعلق شہر ملتان سے ہے......وہی ملتان شہر......جس کا دوسرا نام اہل نظر، اہل ذوق، اہل عقیدت، اہل محبت...... نے مدینۃ الاولیاء رکھا ہے......اب اس اولیا کے شہر کی

نسبت بھی......اس ثنا خوان کی آواز اور انداز میں روحانیت پیدا کر رہی ہے......تو اب بلا تاخیر تشریف لاتے ہیں......مصور سوز و گداز......ثنا خوانوں میں ایک نفیس ثنا خوان ......میری مراد......زینت القرا......قاری محمد عثمان صدیق قادری صاحب (آف ملتان) ہیں......میں اپنے معزز مکرم مہمان ثنا خوان رسول عربی ﷺ سے انتہائی چاہت کے الفاظ کو سر راہ بچھاتے ہوئے عرض کرتا ہوں......کہ محمد عثمان صدیق قادری صاحب تشریف لائیں......سید کائنات، فخر کائنات ﷺ کے نورانی......بے مثال......باکمال......پُر جمال......دربار گوہر بار میں ہدیہ نعت پیش فرمائیں۔

سامعین ذی وقار!

آج جگہ جگہ ثنا خوان......حضور سرور کائنات ﷺ کی صفت و ثنا کرنے کا شرف حاصل کرتے ہیں......کوئی یہ نہ سمجھے......کہ یارسول اللہ ﷺ کہنے والے حضور ﷺ کے غلام صرف شہر لاہور میں ہیں......یا صوبہ پنجاب میں ہیں......یا ملک پاکستان میں ہیں......نہیں بلکہ خالق کائنات نے زمین کا کوئی بھی حصہ ایسا پیدا ہی نہیں کیا......جہاں اپنے محبوب ﷺ کی عظمت و رفعت سے وہاں کے رہنے والوں کو متعارف نہیں کروایا......اور حضور ﷺ کی محافل سجانے والے غلام......اگر!

ہندوستان چلے جائیں ...... تو وہاں بھی ...... یارسول اللہ ﷺ کی صدائیں سنیں گے
افغانستان چلے جائیں ...... تو وہاں بھی ...... یارسول اللہ ﷺ کی صدائیں سنیں گے
ایران چلے جائیں ...... تو وہاں بھی ...... یارسول اللہ ﷺ کی صدائیں سنیں گے
لبنان چلے جائیں ...... تو وہاں بھی ...... یارسول اللہ ﷺ کی صدائیں سنیں گے
بنگلہ دیش چلے جائیں ...... تو وہاں بھی ...... یارسول اللہ ﷺ کی صدائیں سنیں گے
ماریشس چلے جائیں ...... تو وہاں بھی ...... یارسول اللہ ﷺ کی صدائیں سنیں گے

امریکہ چلے جائیں ...... تو وہاں بھی ...... یارسول اللہ ﷺ کی صدائیں سنیں گے
افریقہ چلے جائیں ...... تو وہاں بھی ...... یارسول اللہ ﷺ کی صدائیں سنیں گے
انڈونیشیا چلے جائیں ...... تو وہاں بھی ...... یارسول اللہ ﷺ کی صدائیں سنیں گے
ملائشیا چلے جائیں ...... تو وہاں بھی ...... یارسول اللہ ﷺ کی صدائیں سنیں گے
کوریا چلے جائیں ...... تو وہاں بھی ...... یارسول اللہ ﷺ کی صدائیں سنیں گے
سری لنکا چلے جائیں ...... تو وہاں بھی ...... یارسول اللہ ﷺ کی صدائیں سنیں گے

دنیا میں ہر طرف چپے چپے ...... میں حضور سرور کونین ﷺ کی صفت و ثنا کرنے والے ہمہ وقت موجود رہتے ہیں! کیونکہ سب سے بڑا سرور کونین ﷺ کا مدح سرا تو قرآن ہے......قرآن میں خالق کائنات!

خود بھی رحیم ہے ...... اور ...... اپنے محبوب ﷺ کو بھی رحیم کہہ رہا ہے
خود بھی کریم ہے ...... اور ...... اپنے محبوب ﷺ کو بھی کریم کہہ رہا ہے
خود بھی عظیم ہے ...... اور ...... اپنے محبوب ﷺ کو بھی عظیم کہہ رہا ہے
خود بھی شہید ہے ...... اور ...... اپنے محبوب ﷺ کو بھی شہید کہہ رہا ہے
خود بھی ہادی ہے ...... اور ...... اپنے محبوب ﷺ کو بھی ہادی کہہ رہا ہے
خود بھی نور ہے ...... اور ...... اپنے محبوب ﷺ کو بھی نور کہہ رہا ہے
خود بھی رؤف ہے ...... اور ...... اپنے محبوب ﷺ کو بھی رؤف کہہ رہا ہے
خود بھی حکیم ہے ...... اور ...... اپنے محبوب ﷺ کو بھی حکیم کہہ رہا ہے
خود بھی حاکم ہے ...... اور ...... اپنے محبوب ﷺ کو بھی حاکم کہہ رہا ہے
خود بھی سمیع ہے ...... اور ...... اپنے محبوب ﷺ کو بھی سمیع کہہ رہا ہے
خود بھی بصیر ہے ...... اور ...... اپنے محبوب ﷺ کو بھی بصیر کہہ رہا ہے

سامعین محترم!

اب ذکر محبوب خدا فرمانے کیلئے ...... یعنی آقا ﷺ کی نعت سنانے کیلئے تشریف لاتے ہیں ...... بڑی عاجزی سے انتہائی انکساری سے ...... محبت رسول ﷺ کو دل میں بسا کر ...... خلوص کے آنسو پلکوں پہ سجا کر ...... اپنے جذبات اور عقیدت کو زینت گفتار بنا کر ...... بڑے ثناخوانوں کا بڑا انداز اپنا کر ...... نعت حضور ﷺ پڑھنے والے ...... عظیم ثناخوان ...... ہمارے بزرگ ثناخوان ...... جن کی سب سے بڑی خوش قسمتی یہ ہے کہ ان ہمارے بزرگوں نے اپنی عمر کا ایک طویل عرصہ ...... حضور ﷺ کی مدح سرائی میں گزارہ ہے ...... اور اپنے ظاہر و باطن کو نعت سرکار ﷺ کی برکت سے نکھارا ہے ...... اور اب تشریف لاتے ہیں ...... ایک ایسے ثنا خوان جنکی آواز خوبصورت اور انداز انتہائی پیارا ہے ...... میری مراد ...... عاشق رسول ...... ثناخوان رسول ...... محترم القام جناب محمد غلام مصطفیٰ نوشاہی صاحب ہیں۔

تو میں انتہائی ادب اور خلوص سے گذارش کرتا ہوں ...... محترم غلام مصطفیٰ نوشاہی صاحب سے کہ وہ تشریف لائیں ...... اور حضور سرورِ کونین ﷺ کی مدح سرائی فرمائیں ...... اور آپ سامعین حضرات دلوں کو ذوق اور شوق اور محبت و عقیدت بخشنے والا ایک محبت سے نکھرا اور عقیدت سے سجا ہوا نعرہ لگا کر ...... حضور ﷺ کے ثناخوان کا استقبال فرمائیں۔

نعرہ تکبیر ...... نعرہ رسالت ...... محفل میلاد حضور ﷺ

محترم سامعین!

آپ حضرات ہمارے بزرگ ثناخوان ...... جناب محترم غلام مصطفیٰ نوشاہی صاحب سے حضور ﷺ کی نعت پاک سن رہے تھے ...... اور محبت رسول ﷺ میں اپنے اپنے ...... سروں کو دھن رہے تھے ...... اور معزز ثناخوان ...... جو آپ حضرات کے

سامنے ایک...... میٹھے میٹھے الفاظ سے سجا ہوا کلام پیش کر رہے تھے...... یہ کلام آقا علیہ ﷺ کی آمد آمد کے بارے میں تھا...... کہ! یا رسول اللہ ﷺ:

آپ آئے کرم ہی کرم ہو گیا

سب کے دل جگمگائے کرم ہو گیا

جناب بندہ!

اس حقیقت میں تو ذرہ برابر بھی شک نہیں کہ! جب آپ ﷺ کی آمد آمد ہوئی ......تو اس وقت! خالق کائنات کے محبوب ﷺ کی آمد آمد کی برکت سے

بے سہاروں کے ...... دلوں کو بہار مل گئی

بے نواؤں کے ...... چہروں کو بہار مل گئی

غمزدوں کے ...... دلوں کو بہار مل گئی

دکھیوں کے ...... چہروں کو بہار مل گئی

مردہ باطن کی ...... روحوں کو بہار مل گئی

بے ہدایتوں کو ...... فکر و شعور کی بہار مل گئی

دین کے متلاشیوں کو ...... پاک شریعت کی بہار مل گئی

سائلوں کو ...... جنت کی بہار مل گئی

کیونکہ جب محسن کائنات...... زینت کائنات...... آدمیت کے محسن صاحب خلق احسن تشریف لائے......تو اس وقت!

عالم ...... اپنا علم پیش کر رہے ہیں

عامل ...... اپنا عمل پیش کر رہے ہیں

زاہد ...... اپنا زہد پیش کر رہے ہیں

عابد ...... اپنی عبادت پیش کر رہے ہیں

گدا ...... اپنی عاجزی پیش کر رہے ہیں

بے نوا ...... اپنی مجبوری پیش کر رہے ہیں

بے سہارا ...... اپنی عرض پیش کر رہے ہیں

سائل ...... اپنا سوال پیش کر رہے ہیں

حاکم ...... اپنی حکومت پیش کر رہے ہیں

دولتمند ...... اپنی دولت پیش کر رہے ہیں

لاچار ...... اپنی داستان پیش کر رہے ہیں

اور ...... دنیا کے ہر طرح کے مقام و مرتبہ کو بھلا کر ...... ہر طرح کی حاجات کو در سرکار ﷺ سے پورا کرنے کی غرض سے یوں عرض کر رہے ہیں......کہ!

کر کے نثار آپ پر گھر بار یارسول ﷺ
اب آپڑا ہوں آپ کے دربار یارسول ﷺ
عالم نہ متقی ہوں نہ زاہد نہ پارسا
ہوں امتی تمہارا گنہگار یارسول ﷺ

اور نسبت محبوب کو مضبوط کرنے کیلئے......شرط یہ ہے......کہ!

اللہ ہو دے ذکر دی ضرب لا کے، اپنے نفس شریر نوں مار کے ویکھ
ویکھ کیویں نہیں یار دی دید ہندی اپنے قلب نوں ذرا سنوار کے ویکھ
بھیڑی عقل نادان دا چھڈ کھیڑا روپ سوہنے محبوب دا دھار کے ویکھ
جے توں چاہویں دیوانیہ سدا جینا اپنے یار توں جند نوں وار کے ویکھ

آج بھی وقت ہے...... دنیا کی آسائش و آرائش کے سامان سے منہ پھیر کر ...... اپنے منہ کو سوئے مکین گنبد خضریٰ کر کے دیکھو...... پھر آپ دیکھو گے کہ حالات کس طرح بدلتے ہیں...... مشکلیں کس طرح دور بھاگتی ہیں...... مقدر کس طرح آپ کو روشن ہو کر آپ کو زمانے کا سکندر بناتے ہیں...... چشم فلک نے دیکھا...... نگاہ فرش نے دیکھا...... کہ جن محبت کے پیکر نفوس نے بہار کائنات سے پیار کیا...... محبوب کے نام کی ناموس پر اپنی جان تن من وار دیا...... خالق کائنات نے ان سب کو اپنے محبوب کی محبت اور نسبت کا ایسا اچھا صلہ دیا...... کہ اگر وہ دنیا سے چلے بھی گئے تو خالق کائنات نے آج بھی...... ان کی قبروں پر بہاریں رکھیں...... آج بھی ان کے مزاروں پر بہاریں رکھیں ہیں...... اب بھی لوگ ان غلامان رسول ﷺ کے در کی خاک کو اپنی آنکھ کا سرمہ بنائے ہوئے ہیں...... دوستو اصل حقیقت تو یہ ہے...... کہ!

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

قابل عزت سامعین!

اب محفل کے ذوق میں مزید محبت کا رنگ بھرنے کیلئے میں گذارش کرتا ہوں اپنے وطن عزیز کے...... ایک اچھے اور نفیس ثنا خوان ...... سے کہ جو نعت رسول ﷺ پڑھتے پڑھتے ...... تصور ہی تصور میں ...... کوئے سرکار ﷺ میں پہنچا دیتے ہیں ...... عاشقوں کے دلوں میں محبت مدینہ رکھنے والی تار کو ہلا دیتے ہیں ...... اور مضطرب اور بے چین دلوں ...... کو سامان راحت دینے کیلئے ...... حضور ﷺ کے غلاموں کو نعت سرکار ﷺ سنا دیتے ہیں۔

میری مراد...... محمد آصف رضا عطاری صاحب ہیں...... تو میں اپنے معزز و مکرم مہمان ثنا خوان سرور کونین ﷺ سے انتہائی ادب اور بے حد محبت سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ تشریف لائیں...... اور اپنی خوش آوازی سے اور احسن اندازی سے نعت سرور کونین ﷺ پڑھنے کی سعادت حاصل کریں...... اور آپ حضرات اس محفل میں بیٹھ کر...... حضور ﷺ کی عطاؤں کو یاد کرتے ہوئے...... شہر مدینہ کی پر کیف ہواؤں اور حسین فضاؤں کو یاد کرتے ہوئے اپنے عشق اور محبت کا اظہار کرتے ہوئے...... اور تشریف لانے والے مہمان ثنا خوان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے...... ایک نعرہ لگائیں...... اور نعرہ لگانے کے بعد درود شریف کو لبوں کی زینت بنائیں...... اور مدّاح سرور دو عالم ﷺ سے نعت شریف سماعت فرمائیں:

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل بزم ذکر رسول ﷺ...... نعرہ حیدری...... نعرہ غوثیہ

محترم سامعین!

یقین کریں...... جب پیارے بھائی محمد آصف رضا عطاری نعت سرور کونین ﷺ پڑھ رہے تھے تو اس گھڑی...... ہوا اور فضا...... عشاق کے یارسول اللہ ﷺ یارسول اللہ ﷺ کے نعروں کی خوشبو...... کی مہک...... محفل میں ہر سو بکھر رہی تھی...... اللہ عزوجل ہمارے اس پیارے ثنا خوان بھائی...... کی خوش آوازی اور احسن اندازی کو سلامت رکھے...... آمین

جناب بندہ!

یہ باتیں عقل کے دلائل سے نہیں...... بلکہ عشق کی فراوانی سے نصیب ہوتی ہیں...... میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے...... کہ محبت رسول ﷺ...... اور عشق رسالت ﷺ...... ہی ہم جیسے گنہگاروں اور نکموں کیلئے ذریعہ نجات ہے...... اور عشق رکھنے والا

تو اپنے محبوب پر ہر چیز قربان کر دے تو تب بات ہے...... کیونکہ!

عقل فتور کا نام ہے ...... اور عشق شعور کا نام ہے
عقل اندھیرے کا نام ہے ...... اور عشق سویرے کا نام ہے
عقل بنجر صحرا کا نام ہے ...... اور عشق خلوص کے دریا کا نام ہے
عقل دنیا میں سکندر کا نام ہے ...... اور عشق زمانے کے قلندر کا نام ہے
عقل زحمت کا نام ہے ...... اور عشق رحمت ہی رحمت کا نام ہے
عقل دور سے دور کا نام ہے ...... اور عشق قرب حضور ﷺ کا نام ہے
عقل خیال عجیب کا نام ہے ...... اور عشق نسبت حبیب کا نام ہے
عقل صرف قال کا نام ہے ...... اور عشق حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا نام ہے
عقل یزیدی کردار کا نام ہے ...... اور عشق حسینی رضی اللہ عنہ کردار کا نام ہے
عقل حیلے اور بہانے کا نام ہے ...... اور عشق سرکار ﷺ کے پروانے کا نام ہے
عقل اُمیہ کا نام ہے ...... اور عشق حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کا نام ہے
عقل مجبور ہے ...... اور عشق نور" علی نور ہے

اور عشق کی روشن سوچ...... عشق کی دولت...... اور عشق کی خواہش...... اور یاد محبوب میں تڑپ...... اور وصال محبوب کی طلب...... اور عشق میں در حضور ﷺ کا قرب...... اور عشق کی ہر شام میں جنت کے حسیں نظاروں کی جھلک کا ذکر حسیں صوفی عبدالرحیم دیوانہ صاحب یوں کرتے ہیں...... کہ!

کوئی حد نئیں حسن دے جلویاں دی کامیاب نہ مینوں ناکام لکھنا
میں نئیں جاندا ہجر وصال کیہ اے سوچ سمجھ کے میرا مقام لکھنا
سوہنے یار دے پیراں دی خاک ہاں میں عشق وچ اے میرا مقام لکھنا
جدوں مراں دیوانیہ کفن اتے میری سوہنی سرکار دا نام لکھنا

کیونکہ!

عقل والوں کے مقدر میں کہاں ذوق جنوں
عشق والے ہیں جو ہر چیز لٹا دیتے ہیں

محترم سامعین کرام!

آج کی اس پر وقار اور جاذب قلوب...... پاک محفل میلا د حضور ﷺ کے آخری ثناخوان...... عرصہ دراز سے حضور ﷺ کی ثنا خوانی...... کی نایاب سعادت حاصل کرنے والے مدّاح سرور کونین ﷺ...... میری مراد! پیکر سوز و گداز...... خوش آواز...... حسیں انداز...... کے مالک ثناخوان...... حافظ غلام عباس صاحب ہیں

تو میں انتہائی ادب اور خلوص سے گذارش کرتا ہوں قبلہ محترم حافظ غلام عباس صاحب سے کہ وہ تشریف لاکر...... دل کو مندیار بنا کر...... الفاظ کو محبت کے شہر یار بنا کر...... سوچوں کو سوئے دلدار لگا کر...... محبت سے نعت سرور کونین ﷺ پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں...... اور آپ حضرات ذہنوں سے سوچ اغیار نکال کر...... تصور مدینہ فرما کر...... محبت سے نعرہ لگائیں...... تاکہ محترم حافظ غلام عباس صاحب تشریف لے آئیں...... اور ہدیہ نعت پیش فرمائیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل میلاد حضور ﷺ...... نعرہ حیدری...... نعرہ غوثیہ

محترم سامعین!

محفل کے اختتام پر میں آپ حضرات کو ایک پیغام دینا چاہتا ہوں کیوں نہ اس محبوب پاک ﷺ کے پاک ذکر کا زیادہ سے زیادہ پرچار کیا جائے...... یہ چاند جن کے فیض سے اور سورج جن کے نور زیبا کے صدقے چمک رہا ہے...... حضرت آدم علیہ السلام

اللہ ﷻ کو منانے کیلئے جس کریم ذات کا وسیلہ پکڑ رہے ہیں......اور جن کے نور نبوت کی برکت سے حضرت ابراہیم علیہ السلام......آگ کو راحت اور سکون والی پاتے ہیں......اور پریشانی اور تکلیف میں حضرت ایوب علیہ السلام پر خصوصی کرم و فضل جس کریم نبی ﷺ کے صدقے اور وسیلے سے کیا گیا......اور حضرت موسیٰ علیہ السلام جس جلوے کی خواہش رکھتے تھے وہ جلوۂ ذات سرکار دوعالم ﷺ کو عرش پر کروایا گیا......اور سرور کونین ﷺ کی آمد بابرکات سے پہلے...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی میرے کریم، رحیم، عظیم، نبی ﷺ کی آمد کی بشارت دیتے رہے......اور آج کائنات میں ہر سو بسنے والے تمام کے تمام کو حضور ﷺ کا ہی صدقہ ملتا ہے......بس یہی یاد رکھا جائے کہ بعد از خدا احترام وعزت اور حاجت روائی کرنے کے لائق ذات نبی دو جہاں ﷺ کی ذات پاک ہے......کیونکہ ہمارا تو یہ عقیدہ ہے......کہ!

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

نقابت نمبر-12

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ O

صدق اللّٰہ العظیم

الصّلاۃُ و السّلام علیك یا سیدی یا رسول اللّٰہ

وعلٰی آلك واصحابك یا سیدی یا حبیب اللّٰہ

محترم سامعین!

آج ایک مرتبہ پھر اس ذات لازوال......رب باکمال...... نے اپنا خصوصی کرم وفضل فرمایا......اور ہم سب حاضرین محفل کو......اپنے محبوب ﷺ کی محفل پاک میں حاضری کا شرف عطا فرمایا...... کیونکہ! یہ برکات نہ تو زیادہ علم سے حاصل ہوسکتی ہیں اور نہ ہی زیادہ دولت سے نصیب ہوسکتی ہیں...... یہاں تو اس کریم ذات پاک کے کرم وفضل کا عمل دخل ہے......وہ ذات جب چاہے...... جہاں چاہے...... جسے چاہے...... جیسے چاہے......جس حال میں چاہے......جس جگہ میں چاہے......جس شہر میں چاہے جن الفاظ محبت میں چاہے......اپنے بندوں کو اپنے اور اپنے پیارے حبیب لبیب ﷺ کے ذکر کی سعادت عطا فرمادے...... ذکر رسول ﷺ کرنے اور سننے اور سنانے کی سعادت بھی......اسی ذات کی رحمت اور کرم سے نصیب ہوتی ہے۔

حمدیہ کلام

قدرت تھیں جس باغ بنائے جگ سنسار تمامی
رنگ برنگے بوٹے لائے کجھ خاصی کجھ عامی
اوّل حمد ثنا الٰہی جو مالک ہر ہر دا
اس دا نام چتارن والا کسے میدان نہ ہر دا
کام تمام سیر ہوندے نام اوہدا چیت دھریاں
رحموں سکے ساوے کر دا قہروں ساڑے ہریاں

خالق کائنات نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

ترجمہ: اور اپنے رب کی نعمتوں کا خوب تذکرہ کرو

اللہ ﷻ کی ذات پاک ہے جس نے انسان کو مسجود ملائکہ بنایا...... اور انسان کے سر پہ اپنی خلافت بے مثال کا حسین تاج سجایا...... اور انسان کو اتنے مرتبے کے بعد وحدہٗ لاشریک ذات نے حضرت انسان کو کہیں بھی تنہا نہیں چھوڑا...... بلکہ ارشاد فرماتا ہے ...... کہ میں تمہاری شہ رگ سے بھی قریب ہوں ...... اے انسان میں نے تجھے احسن تقویم بنایا ہے...... یہ کبھی تصور نہ کرنا کہ میری زندگی کا کوئی مقصد نہیں بلکہ...... یہ بات ہمیشہ ذہن نشین رکھنا کہ تم تنہا اور اکیلے نہیں ہو...... تمہارا بنانے والا...... تمہارا سجانے والا...... تمہیں جسم اور روح دینے والا...... تمہارا مالک، تمہارا خالق تمہیں اپنی عبادت کیلئے پیدا فرما رہا ہے...... اور تمہیں ہر میدان میں ...... ہر ملک میں ...... ہر صحرا میں ...... ہر گھر میں ہر قصبے میں ...... ہر حال میں ...... تندرستی اور بیماری میں ...... امیری اور غریبی میں ...... خشکی اور تری میں ...... روزی دینا...... تمہارے بنانے والے کے ذمے ہے

تم رزق مانگو ...... وہ عطا کرے گا

تم عزت مانگو ...... وہ عطا کرے گا

تم دولت مانگو ...... وہ عطا کرے گا

تم شہرت مانگو ...... وہ عطا کرے گا

تم وقار مانگو ...... وہ عطا کرے گا

تم کردار مانگو ...... وہ عطا کرے گا

تم عاجزی مانگو ...... وہ عطا کرے گا

تم شفا مانگو ...... وہ عطا کرے گا

تم سکون مانگو ...... وہ عطا کرے گا

تم تقویٰ مانگو ...... وہ عطا کرے گا

تم راہنما مانگو ...... وہ عطا کرے گا

تم سیدھی راہ مانگو ...... وہ عطا کرے گا

تلاوت قرآن پاک

محترم سامعین!

اب محفل پاک کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے کرنے کیلئے...... میں اپنے محترم المقام قاری قرآن کو دعوت دینے سے پہلے ...... یوں عظمت قرآن کے بارے میں کچھ عرض کرنا چاہوں گا...... کہ! قرآن پاک خالق کائنات کی ایسی لاریب اور بے عیب کتاب ہے...... جس میں سچائی ...... بلندی ...... عزت ...... رفعت ...... عظمت کا وصف ہر پہلو سے موجود ہے...... اور سچ اور کمال تو یہ ہے کہ! اگر زمانے

میں خوبی...... کمال...... جمال...... نکھار...... محبت...... میانہ روی...... اخوت......
معاملات شریعت...... ہر طرف دیکھنا چاہتے ہو تو...... اس کیلئے اس واحد اور جامع
کتاب کے احکامات کو نافذ کرنا ہوگا...... اس کے تمام مبارک اور بلند شان احکامات پر
عمل کرنا ہوگا...... یہی کتاب لاریب ہے جس میں ہر خشک و تر میں بسنے والی چیز کا ذکر
محفوظ ہے...... اور ہمیشہ رہے گا...... کیونکہ!

شمس و قمر کا ذکر ...... بھی ...... کتاب اللہ میں ہے
برگ و ثمر کا ذکر ...... بھی ...... کتاب اللہ میں ہے
بحرو بر کا ذکر ...... بھی ...... کتاب اللہ میں ہے
خشک و تر کا ذکر ...... بھی ...... کتاب اللہ میں ہے
شجر و حجر کا ذکر ...... بھی ...... کتاب اللہ میں ہے
تقدیر و مقدر کا ذکر ...... بھی ...... کتاب اللہ میں ہے
جن و بشر کا ذکر ...... بھی ...... کتاب اللہ میں ہے
زمین و زماں کا ذکر ...... بھی ...... کتاب اللہ میں ہے
مکیں و مکاں کا ذکر ...... بھی ...... کتاب اللہ میں ہے
انبیا و اولیا کا ذکر ...... بھی ...... کتاب اللہ میں ہے
عزت و عظمت کا ذکر ...... بھی ...... کتاب اللہ میں ہے
رحمت و برکت کا ذکر ...... بھی ...... کتاب اللہ میں ہے
صداقت و شجاعت کا ذکر ...... بھی ...... کتاب اللہ میں ہے
رحمت و مغفرت کا ذکر ...... بھی ...... کتاب اللہ میں ہے
سخاوت و عنایت کا ذکر ...... بھی ...... کتاب اللہ میں ہے
موت و حیات کا ذکر ...... بھی ...... کتاب اللہ میں ہے

اب عظمت اور رفعت والی بلندشان کی مالک...... کتاب لاریب کی تلاوت سے محفل نعت کا آغاز مبارک کرنے کیلئے میں گزارش کرتا ہوں...... اپنے محترم قاری قرآن ...... اپنے مکرم قاری قرآن ...... میری مراد ...... زینت القراء ...... قاری محمد اشفاق قادری صاحب (لاہور) سے کہ وہ تشریف لائیں اور اپنے بہترین انداز اور سوز کی چاشنی سے مزین آواز میں تلاوت کلام پاک کرنے کی سعادت حاصل کریں...... آپ حضرلت سے گذارش ہے کہ قرآن کی عظمت...... قرآن کی عزت...... قرآن کی برکت ...... قرآن کی رفعت...... کے نام ایک بلند آواز نعرہ لگائیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل میلاد سرور کونین ﷺ

نعتیہ کلام

محترم سامعین!

ابھی آپ تمام حضرات نے حضور سرور کونین ﷺ کے قلب مبارک پر نازل ہونے والی لاریب کتاب ...... قرآن مجید ...... فرقان حمید کی تلاوت مقدسہ سماعت فرمائی ...... اور بعد از تلاوت قرآن ...... نعت سرور کونین ﷺ کا مبارک اور پر کیف سلسلہ شروع کرنے سے پہلے میں...... یوں عرض کروں گا...... کہ!

محمد ﷺ نام ہے ان کا جو ہیں محبوب وحدت کے
مقام ان کا بہت اعلیٰ وہ بانی ہیں رسالت کے
گنہگاروں کے ہیں وہی سوا انکے نہیں کوئی
جہاں میں ہر طرف چرچے سنے اُنکی شفاعت کے

محبوب حق کے آنے سے بہاریں لوٹ کر آئیں
عطا پردے ہوئے سب کو نبی کی پاک رحمت کے
زباں اُن سے ایمان اُن سے یہ قائم ہے جہاں اُن سے
وہی مولائے دنیا ہیں وہی قائد ہیں جنت کے
کروں جلوہٗ میں چہرے کا کرم گر آج فرمائیں
میں مانگوں اور کیا شاکر سوا انکی زیارت کے

تو میں اب نعت سرور کونینﷺ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنے کیلئے گذارش کرتا ہوں......ایک عظیم ثناخوان......جن کو عرصہ دراز سے رموز نعت کو جاننے والے ماہر اور استاذ ثناخوانوں کے ساتھ......محفل میں بیٹھ کر......حضور سرکار دو عالمﷺ کی ثناءخوانی کا شرف حاصل رہا ہے......میری مراد! سوز و گداز سے نکھری آواز کے مالک ثناخوان......ہجر کے آنسو پلکوں پہ سجا کر ثناءخوانی کرنے والے عظیم ثناخوان...... مدّاح صاحب قرآن......محترم جناب صوفی محمد اقبال فاروقی صاحب ہیں

میں انتہائی ادب اور خلوص سے گذارش کروں گا ...... جناب محترم صوفی اقبال فاروقی صاحب سے......کہ وہ ہماری آج کی محفل میں حاضر تمام حضورﷺ کے غلاموں کو یاد مدینہ میں رلانے کیلئے ......ہجر محبوب میں نعت سرکارﷺ سنانے کیلئے تشریف لائیں......اور محبت سے حضور سرور کائناتﷺ کے دربار گوہر بار میں ہدیہ نعت پیش فرمائیں......تو تشریف لاتے ہیں ...... عاشق رسول ......ثناخوان رسول ......محترم المقام جناب صوفی محمد اقبال فاروقی صاحب

قابل قدر......سامعین کرام!

ابھی آپ تمام حضرات محترم صوفی صاحب سے......ان کی محبت رسول ﷺ سے نکھری ہوئی آواز اور سوز و گداز کی پیکر آواز ......میں نعت سرور کائنات ﷺ سماعت کر رہے تھے......نعت کے میٹھے میٹھے...... پیارے پیارے......نکھرے نکھرے......اُجلے اُجلے ......مہکے مہکے......اُبھرے اُبھرے الفاظ کچھ اسطرح تھے......کہ!

محفلاں سجاؤ ندے نیں دیوانے سرکار دے

قربان جاؤں......شاعر نے بھی لکھتے ہوئے کمال کر دیا اپنے وجدان اور ذوق کو انتہا پر پہنچا دیا......اور یہ بات بھی وضاحت سے نکھار دی......کہ محفل حضور ﷺ کا انتظام کرنا ......محفل کو سجانا......محفل میں آنا......محفل میں آ کر نعت سرکار ﷺ سننا......اور محفل میں ثنا خوانوں کا آ کر......نعت سرور کائنات ﷺ سنانا...... یہ سب باتیں محبت رسول ﷺ سے ہی نصیب ہوتیں ہیں......در رسول ﷺ کے دیوانے......کوئے محبوب ﷺ کے مستانے......محفل میلاد سجا کر...... پیارا سا اسٹیج بنا کر...... قمقمے لگا......ثنا خوانوں کو محفل میلاد کی اسٹیج کی رونق بنا کر......محفل میلاد مصطفی ﷺ ...... سے انکار کرنے والوں کو یوں کہہ رہے ہیں......کہ!

ملے گا تم کو پیار ...... سجاؤ محفلیں

ملے گا تم کو وقار ...... سجاؤ محفلیں

ملے گا تم کو نور ...... سجاؤ محفلیں

ملے گا تم کو سرور ...... سجاؤ محفلیں

ملے گی تم کو عزت ...... سجاؤ محفلیں

ملے گی تم کو عظمت ...... سجاؤ محفلیں
ملے گی تم کو برکت ...... سجاؤ محفلیں
ملے گی تم کو محبت ...... سجاؤ محفلیں
ملے گی تم کو معرفت ...... سجاؤ محفلیں
ملے گی تم کو نجات ...... سجاؤ محفلیں
ملے گی تم کو شفاعت ...... سجاؤ محفلیں

کیونکہ!

سرکارِ دوعالم ﷺ ...... کے میلاد کی محفلیں ...... آپ ﷺ کے غلاموں کے حصے میں ہی آئی ...... جن کا دررسول ﷺ سے قلبی تعلق ہے ...... اور یہ سعادت مقدر اور قسمت سے اللہ ﷻ کے خاص کرم وفضل ...... اور سرکار مدینہ ﷺ کا نگاہ عنایت سے ہی عطا ہوتی ہے ...... کیونکہ!

پتہ لگدائیں کدوں لگ جاون انہاں اکھیاں دا اعتبار کیہ اے
یار دی سارتے یار جانیں اناں کیہ جانیں ہندا یار کیہ اے
ایتھے عقل حیران دا سمجھ سکے ہندا عشق دا یار و خمار کیہ اے
دل والا دیوانیہ جاندا اے ہندا دل کیہ اے دلدار کیہ اے

اور ...... محافل میلاد سرورِ کونین ﷺ ...... میں سبق یہ ملتا ہے ...... کہ!

امداد کرو آقا مجھے تیرا سہارا ہے
دکھ درد مصیبت میں تجھ کو ہی پکارا ہے
طوفان ہیں زوروں پر اور باد مخالف بھی
منجدھار میں ہے کشتی اور دور کنارا ہے

تم ساقی کوثر ہو ، تم شافع محشر ہو
منگتوں کو عطا کرنا یہ کام تمہارا ہے
میری قبر اندھیری میں سرکار بھی آئیں گے
دیدار نبی ہوگا یہ ایمان ہمارا ہے
میری قبر اندھیری میں نکیرین کے آنے پر
فرمان نبی ہوگا یہ غلام ہمارا ہے

محترم سامعین!

محفل کے ذوق کو مزید بام عروج پر لیجانے کیلئے ......اور محفل میں موجود سامعین وسامعات کو......تصور ہی تصور میں ......سوئے حجاز ......یعنی کوئے مدینہ کی زیارت کروانے ......اور تصور مدینہ میں ......سنہری جالیوں کا دلوں کو قرار بخشنے والا تصور حسیں دینے کیلئے تشریف لاتے ہیں ...... ہماری آج کی بزم ذکر رسول ﷺ کے ہر دلعزیز ثنا خوان ......ثنا خوانوں میں ایک عظیم اور نفیس ثنا خوان ......میری مراد......ثنا خوان رسول ﷺ ......مصور سوز وگداز ثنا خوان ......سفیر عشق رسول ثنا خوان محترم ...... زین الحسن نورانی ہیں

میں انتہائی ادب اور خلوص سے گذارش کرتا ہوں ...... اپنے ہر دلعزیز ثنا خوان سے کہ وہ تشریف لائیں ......اور اپنے سوز وگداز بھرے آواز وانداز میں حضور سرور دوعالم ﷺ کی مدح سرائی فرمائیں

اور آپ حضرات محفل میں تشریف لا کر ...... نعت سرور کونین ﷺ کی سعادت حاصل کرنے والے ثنا خوان ......کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ......ایک محبت وعقیدت کا ترجمان نعرہ لگائیں

نعرہ تکبیر......نعرہ رسالت......عظمت مصطفیٰ ﷺ

جناب بندہ!

نور محمدی ﷺ ...... ایک ایسا نورانیت کا فیض بانٹنے والا نور ہے ...... جس نے لاچاروں اور بے سہاروں ...... اور عمر بھر کے مسکینوں کو ...... شان سلطانی دے کر چمکا دیا ...... در بدر پھرنے والے پست حوصلہ ہو جانے والے غلاموں کو زمانے بھر کیلئے ایک محسن بنا کر چمکا دیا ...... عرصہ دراز سے اپنی غربت اور مفلسی کی گرفت میں قید بے آسراؤں کو سہارا دے کر چمکا دیا ...... اور صراط مستقیم یعنی سیدھی راہ اور قرب خداوندی کی راہ کے پرانے متلاشیوں کو حقیقت کا جلوہ دکھا دیا ...... محبوب ﷺ نے تشریف لا کر انسانیت کو اپنی نورانیت کا ایسا فیض عطا کیا ...... کہ لوگ محبوب ﷺ کی مبارک زبان سے سن کر مالک حقیقی کی ...... وحدانیت پر یقین کرنے لگے ...... اپنے خالق کی ذات کو وحدہٗ لاشریک ماننے لگے ...... بے عیب ماننے لگے ...... اپنا اور تمام کائنات کا رب ماننے لگے ...... تو پھر کیوں نہ کہا جائے ...... کہ!

قرآن کی آیات میں ...... نورانیتِ سرکار ﷺ کا فیض ہے
ایمان کی چاشنی میں ...... نورانیتِ سرکار ﷺ کا فیض ہے
ایقان کی حقیقت میں ...... نورانیتِ سرکار ﷺ کا فیض ہے
دونوں جہاں میں ...... نورانیتِ سرکار ﷺ کا فیض ہے
شمس و قمر میں ...... نورانیتِ سرکار ﷺ کا فیض ہے
خشک و تر میں ...... نورانیتِ سرکار ﷺ کا فیض ہے
بحر و بر میں ...... نورانیتِ سرکار ﷺ کا فیض ہے
شجر و حجر میں ...... نورانیتِ سرکار ﷺ کا فیض ہے

برگ و ثمر میں ...... نورانیتِ سرکار ﷺ کا فیض ہے
جن و بشر میں ...... نورانیتِ سرکار ﷺ کا فیض ہے
حور و غلمان میں ...... نورانیتِ سرکار ﷺ کا فیض ہے
زمین و آسمان میں ...... نورانیتِ سرکار ﷺ کا فیض ہے
گل میں خزینے میں ...... نورانیتِ سرکار ﷺ کا فیض ہے
مکے میں مدینے میں ...... نورانیتِ سرکار ﷺ کا فیض ہے
نبوت میں رسالت میں ...... نورانیتِ سرکار ﷺ کا فیض ہے
صداقت میں عدالت میں ...... نورانیتِ سرکار ﷺ کا فیض ہے
سخاوت میں امامت میں ...... نورانیتِ سرکار ﷺ کا فیض ہے
شجاعت میں ولایت میں ...... نورانیتِ سرکار ﷺ کا فیض ہے
رحمت میں مغفرت میں ...... نورانیتِ سرکار ﷺ کا فیض ہے
سکون میں قرار میں ...... نورانیتِ سرکار ﷺ کا فیض ہے
حسن میں نکھار میں ...... نورانیتِ سرکار ﷺ کا فیض ہے

تو پھر کیوں نہ یوں کہا جائے......کہ!

جس طرف چشم محمد ﷺ کے اشارے ہوگے
جتنے ذرّے سامنے آئے وہ ستارے ہوگے
جب کبھی عشق محمد ﷺ کی عنایت ہوگی
میرے آنسو کوثر و زم زم کے دھارے ہوگے
یا محمد ﷺ آپ کی نظروں کا یہ اعجاز ہے
جس طرف نظریں اُٹھیں سب تمہارے ہوگے

اور یہ میرے آقا ﷺ ...... کا ہی مقام اور عظمت و شان ...... اور رفعت و عزت ہے کہ آپ ﷺ کی جس طرف بھی نگاہ کرم ہوگی ...... طلب سے سوا عطا کر دیا ...... منگتوں کو زمانے کا سلطان بنا دیا ...... اور سلطانوں کو آداب سکندری سے واقف بنا دیا

کیونکہ!

جن کی مہ و خورشید کی کرنوں میں ضیا ہے
غنچوں کے تبسم میں وہی جلوہ نما ہے
اوروں کیلئے بارش سیم و زرو گوہر
خود فاقہ کشی میں بھی وہ راضی بہ رضا ہے
اپنوں کیلئے سجدہ کناں غار حرا میں
غیروں کیلئے بدر میں مصروف دعا ہے
اُمی تو ہے لیکن ہے دو عالم کا معلم
انسان تو ہے مانا پر محبوب خدا ہے
طائف کی زمیں پر جو گرا خونِ مقدس
اسلام کا ہر نخل اسی خون سے بنا ہے
پرستش کا کیوں ہو ڈر ہم ہیں غلامان محمد
جو صاحب پرستش ہے وہ محمد کا خدا ہے

سامعین محترم!

یہ محفل محبوب ﷺ کی محبتوں کے فیض اور برکات کو اپنے دامن میں لئے ہوئے ...... اپنی منزل ذوق کی طرف رواں دواں ہے ...... اب اس ذوق اور بے مثال

لگن کو مزید نعت سرکار ﷺ سنا کر نکھار بخشنے کیلئے ...... میں گذارش کرتا ہوں ......
آقا ﷺ کے ثناخوان ...... محبت وعقیدت کے ترجمان ...... ثناخوان خوش الحان ......
میری مراد ...... الفاظ کو ادائیگی کی نفاست دے کر نعت پڑھنے والے ثناخوان خوش الحان ...... بلحاظ انداز وآواز ایک نفیس ثناخوان ...... محترم المقام جناب نعمان منہاس صاحب ہیں تو میں انتہائی خلوص ...... اور بے حد محبت سے عرض کرتا ہوں ...... مداح سرور کونین ﷺ ...... جناب نعمان منہاس صاحب سے کہ وہ تشریف لائیں اور اپنی محبتوں کی ترجمان آواز میں ...... حضور سرور کونین ﷺ کے دربار بے مثال ...... در بندہ نواز میں ...... ہدیہ نعت پیش کریں آپ سامعین حضرات بھی ...... دامن میں محبت کے موتی سجا کر ...... من کو کوئے یار بنا کر ...... خود کو مجسمہ ادب ونیاز بنا کر ...... درود پاک کا نذرانہ پیش کریں ...... تاکہ آنے والے مہمان ثناخوان ...... نعت جان دوعالم ﷺ پیش کریں۔

محترم سامعین!

آپ حضرات نے علما کرام سے سنا ہوگا ...... کہ نعت ...... حضور سرور کائنات ﷺ کی صفت وثنا کو کہا جاتا ہے ...... یہ نعت سرور کائنات ﷺ کا ذکر جمیل ہے ...... کہ اس پاک ذکر کے ذاکر کیلئے نہ ہی تو کوئی عالم وفاضل ہونے کی شرط ہے ...... نہ ہی خوبصورت ہونے کی شرط ہے ...... نہ ہی کوئی رنگ وصورت کی شرط ہے ...... یہ کوئی دنیا کے سلاطین کی محفل نہیں ...... شاہان زمانہ کا دربار نہیں ...... کہ جہاں بڑے لوگوں کی تعریف میں قصیدے کہنے والوں کیلئے رنگ وروپ ...... ذات وبرادری ...... امیری وغریبی کی کوئی شرط ہو ...... بلکہ ...... یہ تو در رسول ﷺ ہے ...... یہ تعریف تو خدا

کے حبیب لبیب ﷺ کی صفت وثنا ہے......جس کیلئے نہ کوئی جنس کی شرط ہے......نہ ہی امیری غریبی کی شرط ہے......نہ کوئی غلام اور مولا کی شرط ہے......اس کیلئے تو بس من کا محبت رسول ﷺ سے روشن اور نور' علی نور ہونا ہی شرط ہے......اور حضور ﷺ......کا غلام جس حال میں چاہے......جس وقت چاہے......جس مقام پہ چاہے......جیسی آواز سے چاہے......اپنے آقا ﷺ کی تعریف کرے یعنی نعت شریف پڑھے......تو اس کا یہ عمل ہر حال میں......اس پڑھنے والے کیلئے ذریعہ نجات اور توشہ آخرت ہے ......حضور ﷺ کا ثناخوان چاہے......تو!

آپ ﷺ کی سیرت پاک کے مظاہر بیان کرے ...... یہ بھی نعت ہے
آپ ﷺ کے حسن کی پاکیزگی کا بیان کرے ...... یہ بھی نعت ہے
آپ ﷺ کے راتوں کو یاد الٰہی کرنے کا بیان کرے ...... یہ بھی نعت ہے
آپ ﷺ کے میدان جنگ میں صبر کو بیان کرے ...... یہ بھی نعت ہے
آپ ﷺ کی مکی زندگی کے کمالات و حالات بیان کرے ...... یہ بھی نعت ہے
آپ کی مبارک مدنی زندگی کے عروج و کمال کا بیان کرے ...... یہ بھی نعت ہے
آپ ﷺ کی غار حرا کی تنہائیوں کا بیان کرے ...... یہ بھی نعت ہے
آپ ﷺ کی مسجد نبوی میں انجمن آرائیوں کا بیان کرے ...... یہ بھی نعت ہے
آپ ﷺ کے رحمۃ اللعالمین ہونے کا بیان کرے ...... یہ بھی نعت ہے
آپ ﷺ کے صادق و امین ہونے کا بیان کرے ...... یہ بھی نعت ہے
آپ ﷺ کے شفیع معظم ہونے کا بیان کرے ...... یہ بھی نعت ہے
آپ ﷺ کے نور مجسم ہونے کا بیان کرے ...... یہ بھی نعت ہے
آپ ﷺ کی غریب و غلام نوازی کا بیان کرے ...... یہ بھی نعت ہے

آپ ﷺ کی شان بندہ پروری کا بیان کرے ...... یہ بھی نعت ہے
آپ ﷺ کے حسن و جمال کا بیان کرے ...... یہ بھی نعت ہے
آپ ﷺ کی حیات مبارکہ کے ماہ وسال کا بیان کرے ...... یہ بھی نعت ہے
آپ ﷺ کے سوئے عرش جانے کا بیان کرے ...... یہ بھی نعت ہے
آپ ﷺ کے زینت فرش ہونے کا بیان کرے ...... یہ بھی نعت ہے
آپ ﷺ کے ہر کمال کا بیان کرے ...... یہ بھی نعت ہے
آپ ﷺ کی عظمت والی آل کا بیان کرے ...... یہ بھی نعت ہے
آپ ﷺ کے معلم کائنات ہونے کا بیان کرے ...... یہ بھی نعت ہے
آپ ﷺ کے باعث تخلیق کائنات ہونے کا بیان کرے ...... یہ بھی نعت ہے

کیونکہ!

پرچم یوں کسی اور کا لہرایا نہیں ہے
اس شان سے کوئی نبی آیا نہیں ہے
ہر سمت ہیں نفرت کی کڑی دھوپ کے پہرے
جز آپ کی رحمت کے کہیں سایہ نہیں ہے
آواز لگائی نہیں جس نے بھی تیرے در پر
اللہ سے اس شخص نے کچھ پایا نہیں ہے
اللہ رے لطافت تیرے پر نور بدن کی
ٹھنڈک کا ہے احساس مگر سایہ نہیں ہے
دامن مین ہے ناصؔر کے تیرے پیار کی دولت
اور اس کے سوا کوئی سرمایہ نہیں ہے

قابل قدر......سامعین کرام!

اتنی عظمت اور بلند شان کے مالک محبوب ﷺ......جن کے حکم سے درخت حکم بجالاتے ہوئے......سلامی پیش کرنے کیلئے حاضر ہوں......جن کے ذکر پاک کی برکت سے......مہکی مہکی ہوائیں......نکھری نکھری فضائیں رقص کرنے لگیں...... آپ ﷺ کے نور نبوت کی چمک اور روشنی کے سامنے......چاند اور ستارے کی روشنی ماند پڑھ جائے......وہ ہمارے آقا ﷺ اگر اپنے حسین چہرے سے پردہ ہٹائیں تو ......اپنی پوری آب وتاب سے چمکنے والا سورج بھی شرم سے......نظریں جھکا کر منہ چھپانے لگے...... چند پتھر کی کنکریاں اگر حضور سرور کونین ﷺ کا مبارک اشارہ پاجائیں......تو اپنی خوش بختی پر جھومنے لگیں......اور نام محمد ﷺ کی عظمت کی گواہی دینے لگیں......یعنی کلمہ بولنے لگیں......اور یہ حقیقت بھی کسی سے چھپی نہیں ہے کہ محبوب ﷺ کے چہرہ مبارک تک کی سفیدی سے......صبح کی چاندی جیسی سفیدی خیرات حسن ورنگ لے کر ہر سو پھیلتی ہے......اور حضور سرور کائنات ﷺ کے حسن کا صدقہ ہی...... پھولوں کا حسن اور کلیوں کی مسکراہٹ قائم ہے اور تا قیامت رہے گی ......سرکار دو جہاں ﷺ کے وصال مبارک کے بعد حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا......حضور سرورکونین ﷺ کی قبر انور پر آئیں......تو یوں کہنے لگیں......کہ!

مَاذَا عَلٰی مَنْ شَمَّ تُرْبَۃَ اَحْمَدَ
اَنْ لَایَشُمَّ مُدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا

ترجمہ:

جس نے خاک پائے احمد سونگھ لی
تو تعجب نہیں کہ وہ ساری عمر کوئی اور خوشبو نہ سونگھے

کیونکہ:

دیکھ لیا جس نے ایک نظر سرکار ﷺ کی
وہ تو روپ نگر کی رانی ہو گی

جناب محترم!

محفل پاک میں موجود آپ تمام سامعین حضرات کی نظروں کے محور ثنا خوان رسول عربی...... اب آپ حضرات کے سامنے نعت سرور کونین ﷺ پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں گے...... میری مراد! نعت شریف کو اچھے اور حسین انداز اور خوش آوازی سے ادا کرنے والے ثنا خوان...... مدّاح سرور کونین ﷺ...... محمد شہزاد حنیف مدنی صاحب

تو میں آج کی محفل میں آپ تمام حضرات کو نعت سرور کونین ﷺ سنانے کیلئے تشریف لانے والے معزز و مکرم ثنا خوان...... محترم محمد نعیم مدنی صاحب سے گذارش کروں گا کہ وہ تشریف لائیں...... اور تاجدار مدینہ ﷺ کے دربار گوہر بار میں ہدیہ نعت پیش فرمائیں...... اور آپ تمام حضرات مہمان ثنا خوان کی عزت کو جانتے ہوئے...... مدّاح سرور کونین ﷺ کی شہرت کو مانتے ہوئے...... محبت اور عقیدت سے سجا ہوا...... ایک میٹھا سا...... دیوانوں والا...... مستانوں والا...... پروانوں والا...... نعرہ بلند فرمائیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت...... محفل ذکر مصطفیٰ ﷺ

سامعین ذی وقار!

آج کی یہ حسین یہ پر وقار...... پر بہار...... محفل دلبر...... بزم منور...... آہستہ آہستہ...... اپنے اختتام تک پہنچ رہی ہے...... اور آج بلندیاں آپ غلامانِ مصطفیٰ ﷺ کے مقدر کے عروج پر رشک کر رہی ہیں...... کہ رات بھر حضور سرورکونین ﷺ کی ذات پاک پر...... والہانہ دیوانہ وار...... درود و سلام پیش کرتے رہے ہیں کہ صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک کی نشست کا وقت ختم ہو جاتا ہے...... مگر یہ یاد رکھا جائے کہ شان مصطفیٰ ﷺ کا باب کبھی نہ ختم ہونے والا وسیع اور مضبوط باب ہے...... فرشتوں کے سردار جبرائیل امین شب معراج جس محبوب ﷺ کی خدمت میں پیش ہونے کہ بعد ناز کرتے ہوں اس محبوب ﷺ کی شان کون بیان کر سکتا ہے؟ انبیا و رسل جس کریم آقا ﷺ کی ذات کا وسیلہ تلاش کریں...... اس کریم آقا ﷺ کی شان کی بلندیوں کا اندازہ کون کر سکتا ہے؟ حکمت و دانش جس علیم و حکیم نبی ﷺ کے قدم چومتی ہوں اس محبوب دو جہاں ﷺ کے علوم نبوت کا احاطہ کون کر سکتا ہے؟ اہل فکر...... اہل دانش ...... اہل علم...... اہل حکمت...... اہل محبت...... جس کریم در پہ دامن پھیلائے کھڑے ہوں...... اس در کریمانہ کی شان بیان کرنے کے لائق الفاظ کس کے پاس ہیں؟ کیونکہ کائنات کا خلاصہ انسان ہے اور انسانیت کا خلاصہ حضرات انبیاء و رسل ہیں اور سارے نبیوں اور رسولوں کے سرتاج...... سید دو جہاں سردار دو جہاں...... سیاح لامکاں...... حضرت محمد ﷺ ہیں...... اور اب میں محفل کا اختتام...... پاکستان کے معروف اور ممتاز نعت گو شاعر الحاج محمد حنیف نازش صاحب کے لکھے ہوئے ایک کلام کو پڑھنے کی سعادت حاصل کرنے کے بعد کرتا ہوں...... کہ!

سارے ادوار ترے ، سارے زمانے تیرے
یا نبی مرتبے ہر عہد نے مانے تیرے
محفل گل ہو کہ ہو بزم نجوم و مہتاب
فرش پہ عرش پہ ہر جا ہیں ترانے تیرے
دینے والا ہے خدا بانٹنے والا تو ہے
دین و دنیا کے ہیں جتنے بھی خزانے تیرے
بڑی شان تیری پہلی گھڑی سے بڑھ کر
گونجتے رہتے ہیں ہر آن ترانے تیرے
اپنے نازش پہ کبھی ایک نگاہ رحمت
سائیں ! ہم لوگ تو نوکر ہیں پرانے تیرے

دنیائے نقابت کے
درخشندہ ستارے

(حصہ اوّل)

مؤلف

الحافظ القاری محمد نوید شاکر چشتی

ناشر

مکتبہ صابریہ

باغبانپورہ، لاہور

نقابت وخطابت کا ذوق رکھنے والے حضرات کیلئے حسین تحفہ

قاری محمد نوید شاکر چشتی

کے قلم کی ادنیٰ سی کاوشیں

دنیائے نقابت کے

درخشندہ ستارے

پارٹ I

محترم قاری محمد یونس قادری (لاہور)
محترم سید اکرم علی شاہ گیلانی (مریدکے)
محترم محمد افتخار رضوی (شاہ کوٹ)
محترم طاہر عباس خضر کھچی (چنیوٹ)
محترم زاہد رضا قادری (جڑانوالہ)
محترم ہارون شاہ ہاشمی (میانوالی)
محترم شکیل احمد خان قادری (ساہیوال)
محترم محمد شاہد فراز اویسی (گوجرانوالہ)
محترم محمد عارف کریمی (کامونکی)
محترم حافظ تجمل حسین صابری (لاہور)

پارٹ II

استاذ النقباء الحاج محمد اختر سدیدیؒ (فیصل آباد)
صاحبزادہ محمد شہر یار قدوسیؒ (کراچی)
محترم صاحبزادہ تسلیم احمد صابری (کراچی)
محترم صاحبزادہ حامد علی سعیدی السدیدی (ملتان)
محترم محمد رفیق شیخ فریدی (حیدرآباد)
محترم سید محمد ابوذر قادری (کراچی)
محترم عابد حسین خیال (لاہور)
محترم سید محسن رضا قادری (چیچہ وطنی)
محترم شوکت جمیل مستانہ (فاروق آباد)
محترم سید امجد شاہ گیلانی (مریدکے)

ملک کے مشہور و معروف نقباء حضرات کی مختلف محافل کی نقابتیں

وہی لکھا ہے جو ہم نے دیکھا ہے

نقابت ایک فن کی حیثیت اختیار کر چکی ہے نقابت محافل میلاد میں
فروغ عشق مصطفی ﷺ اور عقائد اہل سنت کو اُجاگر کرنے کا اہم ذریعہ ہے
اس فن پر بہت سی کتابیں لکھی گئیں بلا مبالغہ جو شہرت اور پذیرائی علامہ قاری محمد نوید شاکر چشتی کو ملی وہ انہی کا حصہ ہے، بحر عشق ومحبت کی گہرائیوں میں ڈوب کر جب ایک عاشق خستہ جاں کے دل سے صدائے درد بلند ہوتی ہے تو پھر وہ دلوں کی دنیا میں ہلچل مچا دیتی ہے ایسا ہی قاری صاحب کی فن نقابت پر لکھی گئی کتب پر ہوا، انہوں نے ملک اور بیرون ملک اہل ادب کے دل جیت لئے۔

قاری صاحب ثنائے خواجہ کو اپنا توشہ آخرت سمجھتے ہیں "بارہ نقابتیں" دیکھ کر اندازہ ہوا تھا کہ قاری صاحب کے جذبات کا تموج نقابت کے نئے ساحلوں کی تلاش میں ہیں اب ان کی دیگر کتب دیکھ کر نہ صرف اس بات کی توثیق ہوگئی بلکہ یہ انکشاف بھی ہوا کہ فن نقابت کی خدمت میں ان کی بے قراریاں اور بھی بڑھ گئی ہیں وہ نقابت کے نئے آفاق تلاش کرتے رہیں گے اور جو اس فن سے منسلک لوگ ہیں ان کو منظر عام پر لاتے رہیں گے۔ آپ کا انداز تحریر اتنا دلکش ہے کہ ادب شناس ہو یا عشق شناس دونوں متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ آپ قاری، خطیب، نقیب، مدرس، ادیب اور شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ اچھے شفیق دل انسان بھی ہیں۔ یہ سارا فیض ہے سیدی، مرشدی پیر سید نصیر الدین نصیر چشتی گولڑوی کا۔ آپ نے خود کو مدحت سرکار مدینہ ﷺ کے لئے وقف کر لیا ہے دن ہو یا رات آپ دین کی خدمت کی دھن میں رہتے ہیں۔ اس صدی میں فن نقابت پر آپ کی خدمات کو اہل محبت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ میں نے ملک بھر میں اہل ادب اور نقباء کو ان کے لئے سراپا سپاس پایا۔ میرے نہاں خانہ دل کی صدا ہے جہاں جہاں عشاق مصطفےٰ ﷺ ہیں وہ قیامت تک ان محبت کے ترانوں سے اپنی روحوں کو زندہ کرتے رہیں گے اور اس عشق نبی کے متوالے کو ہمیشہ دعائیں دیتے رہیں گے۔ اس امید کے ساتھ کہ ان کا قلم فروغ عشق مصطفےٰ ﷺ اور فن نقابت کے سدا بہار پھول کھلاتا رہے گا۔

دعا گو سید اکرم علی شاہ گیلانی
0300-4298763 (مریدکے)